



نَضْرَ الْبَارِي

فی تحقیق

عزنا القراءۃ للبخاری



ترجمہ، تصحیح و تالیف

حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

تألیف:
امیر المؤمنین فیہ الرحمۃ
محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

WWW.IRCPK.COM

فہرست

17	مقدمہ التحقیق.....
22	فاتحہ خلف الامام اور احادیث مرفوعہ.....
23	فاتحہ خلف الامام کے خاص دلائل.....
26	فاتحہ خلف الامام اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم.....
29	فاتحہ خلف الامام اور تابعین رضی اللہ عنہم.....
30	فاتحہ خلف الامام اور علماء.....
33	امام بخاری رحمہ اللہ کی سیرت اور صحیح بخاری کی فضیلت.....
37	امین اوکاڑوی دیوبندی اور اس کے اسلاف کے اکاذیب و افتراءات.....
39	جزء القراءۃ کے نسخے.....
42	حدیث نمبر ۱۔ سری نمازیں اور فاتحہ خلف الامام.....
43	حدیث نمبر ۲۔ جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں.....
44	مذکورہ حدیث اور سر فراز خان صفدر کی توثیق.....
44	مذکورہ حدیث اور علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) کی توثیق.....
44	مذکورہ حدیث اور امام شافعی رحمہ اللہ کی توثیق.....
45	حدیث نمبر ۳۔ جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں.....
45	امام خطابی (۳۸۸ھ) کی توثیق.....
46	حدیث نمبر ۴۔ جس نے ام القرآن نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں.....
46	مذکورہ حدیث پر لفظ ”فصاعدا“ کا اضافہ اور اس کی وضاحت.....
48	لفظ ”فصاعدا“ اور جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی کی وضاحت.....
49	حدیث نمبر ۵۔ اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا.....
49	سفیان بن عیینہ کا قول اور اس کی حقیقت.....
49	حدیث نمبر ۶۔ ”اس آدمی کی نماز نہیں جو ام القرآن (فاتحہ) نہ پڑھے“ اور جو شخص فاتحہ کی قراءت بھول جائے اس کا حکم.....
50	

فہرست

- 51..... حدیث نمبر ۷۔ (لا صلاة إلا بغتحة الكتاب وما زاد) کی وضاحت
- حدیث نمبر ۸۔ ”سورہ فاتحہ کے ساتھ پڑھی گئی نماز جائز اور کافی ہے۔ اگر کچھ اضافہ کر لے تو اچھا ہے“..... 52
- 52..... اضافہ کس جگہ پر کیا جائے گا.....
- حدیث نمبر ۹۔ ہر وہ نماز جس میں (سورہ فاتحہ) کی قراءت نہ ہو وہ نامکمل ہے..... 53
- احمد رضا بریلوی اور محمد بن اسحاق کی توثیق..... 54
- زکریا تبلیغی دیوبندی اور محمد بن اسحاق کی توثیق..... 54
- حدیث نمبر ۱۰۔ ”ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی گئی وہ ناقص ہے“..... 55
- امام بیہقی کی وضاحت..... 55
- حدیث نمبر ۱۱۔ سیدنا ابو ہریرہ کی اپنے شاگرد کو وصیت کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھو..... 56
- ”سورہ فاتحہ“ اللہ اور بندے کے درمیان نماز کا تقسیم ہونا..... 57
- حدیث نمبر ۱۲۔ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھنے کا حکم اور اس کی تحقیق..... 58
- حدیث نمبر ۱۳۔ ”ہر نماز میں قراءت ہے“..... 60
- حدیث نمبر ۱۴۔ ”ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ ہو وہ نامکمل ہے“..... 61
- حدیث نمبر ۱۵۔ ”ہر نماز میں قراءت ہے چاہے وہ سورہ فاتحہ ہی ہو“..... 61
- حدیث نمبر ۱۶۔ ابو درداء کا استفسار کہ کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟..... 62
- ابو درداء کی خواہش..... 63
- حدیث نمبر ۱۷۔ جب نبی سے پوچھا گیا کہ ”کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟“..... 63
- امام اور مقتدی کے لیے (سورہ فاتحہ) کی قراءت کا واجب ہونا اور کم سے کم قراءت جو نماز میں کافی ہے..... 65
- کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟..... 65
- کیا ایک دو آیت کی تلاوت کافی ہے یا سورہ فاتحہ واجب ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت..... 66
- فارسی زبان سے نماز کا افتتاح و قراءت اور احناف..... 66
- آخری دور کعتوں میں قراءت کی تحقیق..... 68
- قراءت اور رکوع میں شامل ہونے والا..... 69
- ((وإذا قرئ القرآن...)) کے ہوتے ہوئے ٹاپڑھنے کا فتویٰ..... 70

فہرست

71 رکوع میں شامل ہونے والے کے بارے میں مزید وضاحت
71 ((وإذا قرئ القرآن...)) اور علمائے احناف کے بعض اعمال
72 حدیث نمبر ۲۲۔ ((جس کا امام ہو، اس کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے)) اس کی تحقیق
75 احادیث ((من كان له إمام)) اور ((إلا بفاتحة الكتاب)) میں تطبیق
77 سورہ فاتحہ کی قراءت اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وعائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ
77 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کا حکم دینا کہ میرے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھو
77 دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وضاحت
78 علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب قول کی تحقیق
78 قاسم بن محمد بن ابی بکر کا خبر دینا کہ ائمہ کرام امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھتے تھے
79 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا امام کے پیچھے قراءت کرنا
79 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول کہ ”امام کے لیے خاموش ہو جا“ کی وضاحت
80 بے شمار تابعین عظام کا امام کے پیچھے قراءت کرنا
82 مجاہد بن جبر رضی اللہ عنہ اور فاتحہ خلف الامام کی وضاحت
83 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت دوسکتے
83 سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی، سکتوں میں فاتحہ پڑھنے کی وضاحت
84 مختلف تابعین سے سکتوں میں فاتحہ پڑھنے کا اثبات اور تحقیق
85 انصاف کی بحث
86 حسن بصری، سعید بن جبیر اور حمید بن ہلال کا قول اور تحقیق
87 علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ امام کے پیچھے قراءت غلط ہے اور اس کی حقیقت
90 سعد رضی اللہ عنہ کا قول کہ جو امام کے پیچھے پڑھے اس کے منہ میں انگارہ کی علمی تحقیق
..... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی تحقیق کہ جو امام کے پیچھے (جہراً) پڑھے
91
..... حماد بن ابی سلمان کا قول ہے کہ میرا دل چاہتا ہے جو امام کے پیچھے پڑھے اس کا منہ شکر
94 سے بھر جائے اور اس کی تحقیق
94 زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول کہ ”جس نے امام کے پیچھے پڑھا اس کی کوئی نماز نہیں“ کی تحقیق
96 بعض تابعین کی امام کے پیچھے تسبیح

فہرست

- 96.....امام بیہقی رحمہ اللہ کا قول کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قراءت ایک نور ہے
- 97.....جابر بن عبد اللہ کا قول کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قراءت کرو۔
- 98.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ میں اللہ سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ قراءت کے بغیر نماز پڑھوں
- 99.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ صحابہ کرام دل میں پڑھنے کو جائز سمجھتے تھے
- 99.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے اور اس کی تحقیق
- 100.....عمر رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ میرے پیچھے بھی قراءت کرو
- 102.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت کیا کرتے تھے
- 103.....ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ ”امام کے پیچھے پڑھو“
- 104.....علی رضی اللہ عنہ کا حکم دینا اور پسند فرمانا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں فاتحہ پڑھی جائے
- 105.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا امام کے پیچھے قراءت کرنا
- 106.....حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قراءت کو پسند کرنا اور اس کی تحقیق
- 107.....ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا فتویٰ کہ ”امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھی جائے“
- 108.....مجاہد رحمہ اللہ کا کہنا کہ جو رکعت میں فاتحہ بھول جائے اس کی رکعت نہیں اور اس کی تحقیق
-عمران بن حصین کا کہنا کہ ”نماز، طہارت، رکوع، سجود اور قراءت کا نام ہے چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے“
- 108.....مجاہد رحمہ اللہ کا کہنا کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو امام کے پیچھے قراءت کرتے ہوئے سنا
- 110.....عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر میں فاتحہ پڑھتے اور اس کی تحقیق
- 111.....حدیث نمبر ۶۲۔ ”سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز ناقص ہے“
- 112.....حدیث نمبر ۶۳۔ ”میرے پیچھے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کے علاوہ نہ پڑھو“
-حدیث نمبر ۶۴۔ ”جب امام قراءت کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے“
- 113.....حدیث نمبر ۶۵۔ جب جہری قراءت ہو تو تم میں سے کوئی ام القرآن (فاتحہ) کے علاوہ کچھ نہ پڑھے
- 115.....حدیث نمبر ۶۶۔ ”سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو“
- 117.....امام اوزاعی رحمہ اللہ کا امام کے پیچھے قراءت کے متعلق فتویٰ اور بیان کیفیت
- 117.....نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ”امام کے پیچھے اپنے دل میں فاتحہ پڑھو“
- 118.....

فہرست

- 120..... نبی اکرم ﷺ کا فرمانا کہ ”نماز قراءت، ذکر، اور رب کے حضور دعا کا نام ہے“
- 120..... نبی اکرم ﷺ کا فرمانا کہ ”نماز، تکبیر، تسبیح، تہجد اور قراءت کا نام ہے“
- 122..... نبی اکرم ﷺ کا فرمانا کہ ”نماز، تسبیح، تکبیر اور قراءت کا نام ہے“
- 124..... حدیث نمبر ۷۔ ”جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے“
- 124..... نماز کی اللہ اور بندے کے درمیان سورہ فاتحہ کی بنیاد پر تقسیم
- 127..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنے شاگرد کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی تلقین کرنا
- حدیث نمبر ۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ابوالسائب فارسی کو جہری نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم
- 129.....
- 131..... حدیث نمبر ۴۔ نبی ﷺ کا فرمانا کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز نامکمل ہے
- 133..... حدیث نمبر ۶۔ نبی ﷺ کا فرمانا کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز پوری نہیں ہے
- 135..... حدیث نمبر ۸۔ نبی ﷺ کا فرمانا کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز پوری نہیں ہے
- 137..... سورہ فاتحہ کی بنا پر نماز کا بندے اور اللہ کے درمیان تقسیم ہونا
- 138..... نبی ﷺ کا فرمانا کہ ”سورہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز ناقص ہے“
- 138..... راوی کا تعین کن امور سے ہوتا ہے
- 140..... حدیث نمبر ۸۱۔ ”فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے“
- 140..... صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا
- 141..... نبی ﷺ کا فرمانا کہ ”ہر نماز میں قراءت ہے“
- 143..... نبی ﷺ کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دینا کہ اعلان کر دو ”فاتحہ کے بغیر نماز نہیں“
- 143..... نبی ﷺ کا فرمانا ”جس نماز میں سورہ فاتحہ نہیں وہ نامکمل ہے“
- 145..... قراءت اور اونٹنیوں کی مثال کا ذکر
- 146..... کیا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ سے کچھ زیادہ پڑھنا چاہئے؟
- 146..... صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھنا اور اس کی وضاحت
- 148..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی
- 149..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی
- 150..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی
- 151..... ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی

فہرست

- ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے نبی ﷺ کے پیچھے ﴿سبح اسم﴾ پڑھی 151
- جہری نماز میں صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا..... 152
- مذکورہ حدیث پر امام زہری رحمہ اللہ کے الفاظ اور وضاحت..... 153
- ایک اور حدیث جو دلالت کرتی ہے کہ صحابی نے جہری نماز میں نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کی 154
- امام زہری رحمہ اللہ کا ادراج اور امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت..... 154
- ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کی امام زہری کو وصیت..... 155
- صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا..... 156
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کا حکم دینا کہ ”مدینہ میں اعلان کرو کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں چاہیے وہ سورۃ فاتحہ ہی ہو“..... 157
- صحابی کا نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کرنا..... 157
- قراءت کے بغیر نماز کا صحیح نہ ہونا..... 158
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ ”تکبیر کہو“ قراءت کرو اور پھر رکوع کرو“..... 160
- ایک اور حدیث ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: تکبیر کہو، قراءت کرو اور پھر رکوع کرو..... 161
- نبی ﷺ کا سورۃ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھنے کا حکم اور تحقیق..... 162
- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی وضاحت کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھو..... 163
- عطاء بن ابی رباح کا فاتحہ خلف الامام کی کیفیت واضح کرنا..... 164
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ اچھے طریقے سے وضو کرنا، قبلہ رخ ہونا، تکبیر، قراءت، رکوع اور سجدہ ہی اصل نماز ہے..... 165
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو پھر قراءت کرو پھر رکوع کرو..... 166
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو اور پھر جو میسر ہو وہ پڑھو..... 167
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو پھر قراءت کرو پھر رکوع کرو..... 168
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ جب نماز کھڑی ہو تو تکبیر کہو، قراءت کرو اور پھر رکوع کرو..... 169
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ جب نماز کھڑی ہو تو تکبیر کہو، سورۃ فاتحہ پڑھو اور جو میسر ہو پڑھو پھر رکوع کرو..... 170
- نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو اور جو قرآن سے میسر ہو پڑھو پھر رکوع کرو..... 170
- ایک اور حدیث میں نبی ﷺ کا فرمانا کہ تکبیر کہو اور جو قرآن سے میسر ہو پڑھو اور پھر رکوع کرو..... 171

فہرست

- اس بات کی وضاحت کہ ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین پڑھتے تھے 172
- اس بات کی وضاحت کہ ابو بکر، عمر نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے... 173
- انس کا بیان آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے 173
- انس کا بیان آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے 174
- ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے... 175
- ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے... 176
- ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے... 177
- ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے... 178
- ایک اور حدیث کہ آپ ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان الحمد للہ رب العالمین سے نماز شروع کرتے... 180
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ ﷺ اور ابو بکر، 180
- عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ ﷺ اور ابو بکر 181
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ رکعت تب ہوگی جب امام کے ساتھ حالت قیام میں ملے .. 182
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ رکعت تب ہوگی جب رکوع سے پہلے امام کے ساتھ بحالت قیام ملے 183
- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ تم میں سے کوئی بھی ام القرآن (فاتحہ) کے بغیر رکوع نہ کرے۔ 183
- صحابہ میں سے بعض کا رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت کو صحیح اور بعض کا غیر صحیح کہنا 184
- ابو بکر رضی اللہ عنہ کا صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنا 185
- حدیث ابو بکر رضی اللہ عنہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت 186
- عبدالرحمن بن اسحاق کے متعلق علماء کا موقف 187
- نماز کے لیے اذان کیسے مقرر کی گئی 188
- محمد بن اسحاق بن یسار کے متعلق علماء کا موقف 190
- سورۃ فاتحہ سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے 197
- حدیث: فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں 198
- قرآن کو مخلوق سب سے پہلے امام ابو حنیفہ نے کہا 199
- امام بخاری رحمہ اللہ کا دور اور فاتحہ پڑھنے پر مسلم ممالک میں اتفاق کا دعویٰ 200
- حدیث نمبر ۱۵۳۔ ”قراءت کے بغیر نماز نہیں“ 201

فہرست 10

- 202..... جو امام کے سکتات اور فاتحہ خلف الامام کی نئی کرے کہ یہ جمعہ کے دن کا حکم ہے
- 202..... آپ ﷺ کا فرمان کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں
- 202..... اشرف علی تھانوی کا احتیاطاً جمعہ کے دن فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا فتویٰ
- 203..... جمعہ کے دن دو رکعت پڑھنے والا فاتحہ بھی پڑھے گا
- 203..... جمعہ کے دن دیر سے آنے والا دو رکعت پڑھے گا
- 204..... جمعہ کے دن دیر سے آنے والا دو رکعت پڑھے گا
- 205..... جمعہ کے خطبہ کے دوران آپ ﷺ کا ایک آدمی کو حکم دینا کہ دو رکعت ادا کرو
- 206..... سلیک الغطفانی کو خطبہ کے دوران آپ ﷺ کا حکم کہ اٹھو اور دو رکعت پڑھو
- 207..... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا خطبہ کے دوران دو رکعت ادا کرنا جبکہ مروان کو یہ ناپسند تھا
- 208..... آپ ﷺ کا حکم ”اٹھو اور دو رکعت پڑھو“
- 208..... سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ”جب امام بات کرے تو وہ خاموش رہے“ کی وضاحت
- 208.....
- 209..... امام بخاری رحمہ اللہ کا قول کہ لاتعداد اہل علم مقتدی کے لیے قراءت کو فرض سمجھتے ہیں
- 210..... صحابہ کرام کا بیان کہ اگر قراءت رہ جائے تو مقتدی اس کو پورا کرے
- 211..... ((مأدر کتم فصلوا و ما فاتکم فأتمو)) کی وضاحت
- 212..... نماز کھڑی ہونے پر بھی اطمینان اور وقار سے آنا، اور پھر جوں جوں پڑھ لینا اور جو رہ جائے وہ پورا کرنا
- 214..... ایک اور حدیث کہ ((مأدر کتم فصلوا و ما فاتکم فأتمو))
- 214..... ایک اور حدیث کہ ((مأدر کتم فصلوا و ما فاتکم فأتمو))
- 215..... ایک اور حدیث ((صلوا مأدر کتم واقضوا ما سبقتم))
- 216..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا و ما فاتکم فاقضوا))
- 217..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا و ما فاتکم فاقضوا))
- 219..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا و ما فاتکم فأتمو))
- 220..... ایک اور حدیث ((مأدر کتم فصلوا و ما فاتکم فأتمو))
- 220..... آپ ﷺ کا فرمان ”جو توپالے پڑھ لے اور جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“
- 221..... آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”اسے چاہیے کہ جو پالے پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“

فہرست

- 222..... ایک اور حدیث اسے چاہیے کہ ”جو پالے وہ پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“
- 222..... ایک اور حدیث اسے چاہیے کہ ”جو پالے وہ پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“
- 223..... ایک اور حدیث اسے چاہیے کہ ”جو پالے وہ پڑھ لے جو فوت ہو جائے وہ پوری کرے“
- 223..... ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کو لقمہ دینا جائز سمجھتے تھے
- 224..... ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کو لقمہ دینا
- 225..... نبی ﷺ کا نماز کی قراءت میں بھول جانا
- 226..... نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ تم نے مجھے قراءت میں بھول جانے پر لقمہ کیوں نہیں دیا
- 227..... ابو بکرہ کی روایت ((زادک اللہ حرصاً...)) اور اس کی تحقیق
- 228..... نبی ﷺ کا رکعت کو پورا کرنا
- 229..... جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے رکعت پالی اس نے نماز عصر پالی
- 230..... جس نے غروب آفتاب سے پہلے رکعت پالی وہ اپنی نماز پوری کرے
- 231..... فقط آخری دو رکعتوں میں قراءت کا حکم
- 231..... امام بخاری رحمہ اللہ کا قول: اگر کوئی یہ کہے کہ نبی ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں
- 232..... یہ نہیں فرمایا کہ ہر رکعت نہیں
- 232..... نبی ﷺ ہر رکعت میں قراءت کرتے تھے
- 232..... جو شخص عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کو دلیل بنائے کہ وہ ایک رکعت میں فاتحہ بھول گئے تو دوسری رکعت
- 233..... میں دوبارہ پڑھی
- 234..... رکوع سے پہلے قراءت کا حکم
- 235..... جس نے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
- 236..... امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے قبل رکوع پالیا اور اس کی تحقیق
- 238..... دوسری حدیث: امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے قبل رکوع پالیا؟
- 239..... آپ ﷺ کا فرمان جس نے رکعت پالی اس نے نماز پالی بشرطیکہ فوت شدہ نماز پوری کرے
- 240..... آپ ﷺ کا فرمان جس نے رکعت پالی اس نے نماز پالی
- 241..... آپ ﷺ کا فرمان جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
- 242..... آپ ﷺ کا فرمان جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پالیا
- 242..... مذکورہ حدیث اور امام زہری کا قول

فہرست

12

- 243..... آپ ﷺ کا فرمان: جس نے نماز سے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
- آپ ﷺ کا فرمان: کہ جس نے نماز سے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی یہ نہیں کہا کہ
- 244..... جس نے رکوع پالیا
- 245..... جس نے صلوٰۃ خوف سے رکوع یا سجدہ پالیا اس کو نماز اور قراءت سے کچھ نہ ملا
- 246..... آپ ﷺ کا فرمان کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز ہی نہیں اور یہ حکم عام ہے
- 246..... ابو عبیدہ اور علماء کے نزدیک لفظ ”خدا“ کی تشریح
- 247..... آپ ﷺ کا فرمان کہ جس نے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی
- 248..... امام شافعی رحمہ اللہ کی فاتحہ خلف الامام کے بارے میں وضاحت
- 249..... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف منسوب دعویٰ اجماع کی حقیقت
- 250..... صلوٰۃ خوف
- 253..... رات کا قیام وتر اور قراءت فاتحہ
- 253..... وتر کی تعداد اور علماء کا موقف
- 254..... اہل حدیث کے نزدیک وتر کی تعداد
- 255..... اونچی آواز سے آمین کہنے کا حکم
- 256..... نبی ﷺ نے آمین کہنے کے ساتھ آواز کو بلند کیا
- 257..... امام شعبہ کی شاذ حدیث اور آمین
- 257..... آپ ﷺ کا فرمان: جب امام آمین کہے تو آمین کہو
- 258..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قراءت کے بعد لوگوں کے ساتھ مل کر اونچی آواز سے آمین کہنا
- 259..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور اونچی آمین کہنے کا حکم
- 260..... سورۃ فاتحہ امام سے پہلے بھی ختم کی جاسکتی ہے
- 260..... نبی ﷺ ظہر اور عصر میں بھی بعض دفعہ ایک دو آیات اونچی آواز سے پڑھ دیتے تھے
- 261..... آپ ﷺ کا فرمان کہ سجدہ میں شامل ہونے والا اسے کچھ شمار نہ کرے
- 262..... مذکورہ حدیث کی تحقیق
- 263..... آپ ﷺ کا فرمان کہ ”تو صلوٰۃ تسبیح کی ہر رکعت میں فاتحہ کی قراءت کر“
- 264..... آپ ﷺ نے نماز میں کلام منع کر دیا
- 265..... مذکورہ حدیث سے فاتحہ خلف الامام پر استدلال

فہرست 13

- 265..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نماز کے اندر قراءت کی
- 266..... عمر رضی اللہ عنہ اور عدم قراءت پر منقطع روایت
- 267..... عمر رضی اللہ عنہ کا بھول جانا اور ایک رکعت میں دومرتبہ قراءت کرنا
- 267..... عمر رضی اللہ عنہ کا فاتحہ رہ جانے پر دوبار نماز پڑھنا
- 268..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات میں کبھی بھی فاتحہ نہیں چھوڑی
- 270..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کے بجائے رکعت لمبی کرنا
- 272..... صبح کی نماز اور قراءت
- 272..... صبح کی قراءت کے وقت دن اور رات کے فرشتوں کا اکٹھے حاضر ہونا
- 274..... امام کے پیچھے اونچی قراءت نہیں کرنی چاہیے
- 275..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: امام کے پیچھے اونچی آواز کے بجائے اپنے دل میں فاتحہ پڑھو
- 277..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے
- 278..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: امام کے پیچھے صرف فاتحہ پڑھو کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہے
- 279..... ایک اور حدیث: امام کے پیچھے صرف فاتحہ پڑھو کیوں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہے
- 280..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی نے قراءت کی
- 280..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی نے ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھی
- 281..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ وہ نماز ناقص ہے جس میں فاتحہ نہ ہو
- 282..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ قراءت کرنے پر مجھ سے قرآن چھینا جا رہا تھا
- 283..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جب امام پڑھے تم خاموش رہو
- 283..... ((إذا قرأ فانصتوا)) منسوخ ہے
- 283..... احناف کا اصول جب راوی اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دے
- 284..... ((إذا قرأ فانصتوا)) لفظ ثابت بھی ہوں تو اس کا مطلب؟
- 284..... نماز کے بارے میں کتاب اور امام احمد پر افتراء
- 285..... غلط طباعت پر دارالسلام کی معذرت
- 287..... ((فأنصتوا)) کے الفاظ اور اس کی وضاحت
- 287..... ابوسائب کا بیان کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: فاتحہ دل میں پڑھو
- 287..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ ”جہری نمازوں میں قراءت کرو“

فہرست

14

- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں ظہر اور عصر میں قراءت کا حکم دیتے تھے اور اس قول کی تحقیق..... 288
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکتے کرتے اور سکنات میں پڑھنا حدیث کے مخالف نہیں ہے 288
- جو شخص سکنات امام، تکبیر اولیٰ، اور رکوع کے وقت قراءت کرے..... 290
- رشید احمد گنگوہی سے مذکورہ حدیث کی توثیق..... 291
- امام کے سکنات میں سورہ فاتحہ غنیمت سمجھ کر پڑھو..... 291
- مدینہ میں اس پر عمل نہ ہونے کا دعویٰ اور اس کی حقیقت..... 292
- عروہ بن زبیر کی وصیت کہ سکنات میں فاتحہ پڑھو..... 293
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکنات ثابت ہیں..... 294
- سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکنات کرتے تھے..... 295
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکنات کرتے تھے..... 296
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ تکبیر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکتہ کرتے تھے..... 297
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فاتحہ خلف الامام اور اونچی آمین کا ثبوت..... 298
- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ رکوع کو پانے والے کی رکعت شمار نہیں ہوگی..... 299
- ظہر اور عصر کی چاروں رکعات میں قراءت کرنا..... 300
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی چاروں رکعات میں فاتحہ کی قراءت کرتے تھے..... 300
- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ظہر اور عصر کی چاروں رکعات میں فاتحہ پڑھنا اور سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی..... 301
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں چاروں رکعات میں فاتحہ کی قراءت کرتے تھے..... 302
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھی..... 303
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں ﴿والمزلات﴾ اور ﴿عم یتساء لون﴾ پڑھتے تھے..... 303
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھتے تھے..... 304
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں لمبی قراءت کرتے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے..... 305
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات اور آخری رکعات میں پندرہ آیات اور سات آیات پڑھتے..... 306
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں قراءت کا حکم دیتے..... 307

فہرست	15
صحابہ کرام آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کی حرکت سے اندازہ لگاتے کہ آپ ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے.....	307
آپ ﷺ ظہر اور عصر میں ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ جیسی سورتیں پڑھتے تھے.....	308
ظہر اور عصر کی نماز میں آپ ﷺ کے ہونٹوں کی حرکت سے صحابہ آپ کی قراءت کا اندازہ کرتے.....	309
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی نماز اور اس کی تحقیق.....	309
آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی نماز نہیں جو فاتحہ نہیں پڑھتا.....	310
آپ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی نماز نہیں جو فاتحہ اور کچھ زیادہ نہیں پڑھتا، اس کی تشریح.....	311
اطراف الحدیث.....	312
راویوں کی فہرست.....	324



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمة التحقيق

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ:

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا طِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ [٣٤/٣٣]

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) [رواه البخاري في صحيحه: ٤٢٨٠]

اسلام کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر ہے۔

❖ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی گواہی دینا۔

❖ اقامتِ صلوٰۃ: نماز۔ ❖ ادائیگیِ زکوٰۃ۔ ❖ حج۔

❖ اور رمضان کے روزے۔ [صحیح بخاری: ۸/۱۹ و صحیح مسلم: ۱۶/۱۹۔ ترقیم دارالسلام: ۱۱۱]

نماز میں سورہ فاتحہ کا مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ متواتر حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

((لَا صَلَوةَ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ [دیکھئے یہی کتاب: ج ۱۹]

اسی وجہ سے علمائے اسلام نے سورہ فاتحہ کے موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً امیر

المومنین فی الحدیث و امام الدینی فی فقہ الحدیث، شیخ الاسلام ابو عبد اللہ البخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جزء

القراءات اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب القراءات خلف الامام وغیرہ۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں امام بخاری کی: ”جُزْءُ الْقِرَاءَةِ“ الْمَشْهُورُ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ
 الْإِمَامِ يَا ”خَيْرُ الْكَلَامِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ“ کے نام سے مشہور کتاب ہے۔
 اس کتاب کے مرکزی راوی: محمود بن اسحاق الخزاز القواس عجلتہ ہیں۔
 حافظ ابن حجر عجلتہ نے ان کی بیان کردہ ایک حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔
 [موافقة الخمر الخمر: ج ۱ ص ۴۷]

محدثین کا حدیث کو حسن یا صحیح قرار دینا، ان کی طرف سے اس حدیث کے ہر راوی کی
 توثیق ہوتی ہے۔ دیکھئے نَصْبُ الرَّايَةِ لِلزَّيْلَعِيِّ (۱/۱۴۹، ۳/۲۶۴)
 محمود بن اسحاق مذکور سے تین ثقہ راوی روایت کرتے ہیں:

✱ ابونصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ الملاحی (۳۱۲ھ-۳۹۵ھ)

✱ ابوالعباس احمد بن محمد بن الحسن الرازی الضری (م ۳۹۹ھ)

[تاریخ بغداد: ۱۳/۴۳۸- الارشاد للخلیلی: ۳/۹۷- تذکرۃ الحفاظ: ۳/۱۰۲۹ ات ۹۵۷]

✱ ابوالفضل احمد بن علی بن عمرو السلیمانی البیکندی البخاری (۳۱۱ھ-۴۵۴ھ)

[تذکرۃ الحفاظ: ۳/۱۰۳۶ ات ۹۶۰]

محمود بن اسحاق مذکور: حافظ ابن حجر کے نزدیک ثقہ و صدوق اور حسن الحدیث ہیں، کسی
 محدث نے انہیں مجہول نہیں کہا۔ بعض کذابین کا چودھویں، پندرھویں صدی میں انہیں مجہول کہنا
 سرے سے مردود ہے۔ دیکھئے مقدمہ طبعہ اولیٰ: جزء رفع الیدین للبخاری ص ۱۳-۱۴، لراقم
 الحروف۔

محمود بن اسحاق البخاری القواس کا تذکرہ: تاریخ الاسلام للذہبی: ج ۲۵ ص ۸۳ پر
 موجود ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا:

”وَحَدَّثَ وَ عَمَّرَ دَهْرًا“ اور اس نے حدیثیں بیان کیں اور لمبی عمر پائی۔

محدث ابو یعلیٰ خلیل قزوینی (م ۴۴۶ھ) نے لکھا ہے کہ:

”وَمَحْمُودٌ هَذَا آخِرُ مَنْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ“

أَجْزَاءَ بُيُخَارَى وَمَاتَ مُحَمَّدٌ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ“
اور (امام) بخاری سے ان کے (تصنیف کردہ) اجزاء، محمود نے سب سے آخر
میں بخارا میں بیان کئے ہیں اور محمود ۳۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

[الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث: ج ۳ ص ۹۶۸ ت ۸۹۵]

محمود بن اسحاق کا شاگرد: الملاحی بھی ثقہ ہے۔ (تاریخ بغداد: ۱/۳۵۶ ت ۲۸۵)
معلوم ہوا کہ اس کتاب کی نسبت امام بخاری تک صحیح ہے اس لیے بعض الناس کا
عصر حاضر میں اس نسبت پر جرح کرنا باطل ہے۔

امام بیہقی وغیرہ اکابر علماء نے امام بخاری کی کتاب القراءات سے استدلال کیا ہے جو اس
کی دلیل ہے کہ وہ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب ہی سمجھتے ہیں۔

فاتحہ خلف الامام کے دلائل و آثار کا کچھ خلاصہ درج ذیل ہے:

① قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سات دہرائی جانے والی آیتیں اور قرآن عظیم

عطا کیا۔ [۱۵/الحجر: ۸۷]

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ ہی سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں۔

[صحیح بخاری: ۳/۳۸۰ رقم الحدیث: ۴۷۰۴، کتاب التفسیر: سورۃ الحجر]

مفسر قرآن قتادہ بن دعامہ (تابعی) نے کہا:

”فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُشْنِي فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ“

فرض ہو یا نفل، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ دہرائی جاتی ہے۔

[تفسیر عبدالرزاق: ۱۴۵۶، تفسیر ابن جریر الطبری: ج ۱ ص ۳۹ و سندہ صحیح]

② قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَاقْرَأْ وَامْتَسِرْ مِنَ الْقُرْآنِ﴾

اور قرآن سے جو میسر ہو پڑھو۔ [۳۰/الزلزل: ۲۰]

اس آیت کریمہ سے ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص حنفی (احکام القرآن: ج ۵ ص ۳۶۷) اور ملا ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی (المہدیہ اولین: ج ۱ ص ۹۸ باب صفۃ الصلوۃ) وغیرہما نے نماز میں قراءت کی فرضیت پر استدلال کیا ہے۔ نصر بن محمد السمرقندی الحنفی (متوفی ۳۷۵ھ) نے لکھا ہے:

”فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَيَقَالُ: فَاقْرَأْ وَمَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ“

اس سے رات کی نماز مراد ہے اور کہا جاتا ہے کہ قرآن میں سے جو میسر ہو اسے تمام نمازوں میں پڑھو۔ [تفسیر سمرقندی: ۳/۳۱۸]
﴿مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد (ح ۸۵۹ حسن) وغیرہ سے ثابت ہے۔

ابوبکر الجصاص (متوفی ۳۷۰ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی لکھتے ہیں:
”وَكَانَ يميلُ إِلَى الْإِعْتِزَالِ وَفِي تَصَانِيفِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ فِي مَسْأَلَةِ الرُّؤْيَةِ وَغَيْرِهَا مَعْتَزِلٌ فِي طَرَفٍ مائلٌ تَهَا۔ اس کی کتابوں میں جو کچھ ہے وہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ (مثلاً دیکھئے) مسئلہ رؤیت (باری تعالیٰ کو دیکھنا) وغیرہا۔ [تاریخ الاسلام للذہبی: ج ۲ ص ۴۳۲]
یعنی یہ شخص معتزلی تھا۔ ڈاکٹر محمد حسین الذہبی نے لکھا ہے:

”هَذَا وَقَدْ ذَكَرَهُ الْمَنْصُورُ بِاللَّهِ فِي طَبَقَاتِ الْمُعْتَزِلِ لِقِيَاتِكَ فِي تَفْسِيرِهِ مَا يُؤَيِّدُ هَذَا الْقَوْلَ.“

اسے منصور باللہ نے طبقات المعتزلیہ میں ذکر کیا ہے اور آپ اس کی تفسیر میں اس قول کی تائید پائیں گے۔ [التفسیر والمفسرون: ج ۲ ص ۴۳۸]

③ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى﴾

اور انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرے۔ [الانجم: ۳۹]

④ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

﴿وَإِذْ كُنْزُ رَبِّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً﴾

اور عاجزی و خوف کے ساتھ اپنے دل میں اپنے رب کا ذکر کر۔ [۷/ الاعراف: ۲۰۵]

اس کی تشریح میں حافظ ابن حزم اندلسی (متوفی ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

”وَلَيْسَ فِيهَا إِلَّا الْأَمْرُ بِالذِّكْرِ سِرًّا وَتَرْكُ الْجَهْرِ فَقَطُّ.“

اور اس میں صرف اس بات کا حکم ہے کہ سرّاً (خفیہ) ذکر کیا جائے اور جہر

ترک کر دیا جائے۔ [المحلی: ج ۳ ص ۲۳۹ مسئلہ ۳۶۰]

تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۱ ص ۱۰۲-۱۱۸)

⑤ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾

(جب وہ قرآن سنتے ہیں تو) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان

لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ دے۔ [۵/ المائدہ: ۸۳]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو کتاب و سنت کے مطابق

ضروری کلام کیا جاسکتا ہے۔

⑥ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا نَبَأُ بَشَرٍ مِّمَّنْ

الْحَقِّ مِنْ رَبَّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ﴾

اور جب ان پر (قرآن) پڑھا (یعنی سنایا) جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر

ایمان لائے یقیناً یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے، بے شک ہم پہلے

سے ہی مسلمان ہیں۔ [۲۸/ القصص: ۵۳]

⑦ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال

باطل (ضائع) نہ کرو۔ [۴۷/ محمد: ۳۳]

⑧ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ

عَنْهُ فَأَنْتَهُوْاۙ

اور رسول تمہیں جو دے وہ لے لو اور جس (چیز) سے وہ منع کرے اس سے رک جاؤ۔ [۵۹/الحشر: ۷]

④ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) اتارا ہے، تاکہ آپ لوگوں کے لیے اس کا بیان (تشریح) کریں جو ان کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ [۱۶/النحل: ۴۴]

احادیث مرفوعہ

① عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

[جزء القراءة ح: ۲- صحیح البخاری: ۷۵۶- صحیح مسلم: ۳۴- ۳۶/۳۹۴- ترمذی: ۸۷۶- ۸۷۷]

② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى صَلَوةً وَلَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، ثَلَاثِيًّا

تَمَامٌ، ثُمَّ خُصَّصَ نَمَازُ پڑھے اور (اس میں) سورۃ فاتحہ نہ پڑھے وہ (نماز)

ناقص (یعنی باطل) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ فرمائی: مکمل نہیں

ہے۔ [جزء القراءة ح: ۱۱- صحیح مسلم: ۳۹۵- دار السلام: ۸۷۸]

③ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ))

ہر وہ نماز، جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

[سنن ابن ماجہ: ۸۴۰- احمد: ۲۷۵/۲۸۸۸]

④ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ))

ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

[جزء القراءة: ۱۴۰- ابن ماجہ: ۸۴۱]

⑤ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

[کتاب القراءة للبیہقی: ص ۵۰ ج ۱۰۰ و سندہ صحیح]

⑥ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

[صحیح مسلم: ۳۹۶- جزء القراءة: ۱۵۳]

⑦ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ)) ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔

[جزء القراءة: ۱۳- صحیح البخاری: ۷۷۲- صحیح مسلم: ۳۹۶]

⑧ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اقْرَءُوا)) تم سب قراءت کرو۔ [جزء القراءة: ۷۳- ابوداؤد: ۸۴۱ و سندہ صحیح]

⑨ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔ [جزء القراءة: ۱۰۳ و سندہ صحیح]

خاص دلائل

① انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ))

پس ایسا نہ کرو اور تم میں سے ہر آدمی سورہ فاتحہ اپنے دل میں (سرّاً) خاموشی

سے پڑھے۔ [جزء القراءة: ۲۵۵- ابن حبان: ۴۵۸، ۴۵۹ و الکواکب الدریۃ ص ۱۹ و سندہ صحیح]

جزء القراءة

23

فقیر اللہ المتخصّص ”الاثری“ الدیوبندی، نام کا ایک متروک الحدیث شخص الکواکب الدریہ کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”حالانکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے جزء القراءة میں: عن رجل من اصحاب النبی ﷺ کی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ عن انس کی حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو اس سے حجت کیسے پکڑی؟“
[رسالہ فاتحہ خلف الامام علی زئی کا رد: ص ۱۳]

فقیر اللہ مذکور کو میرے شاگرد ابو ثاقب محمد صفدر بن غلام سرور الحضروی نے اس سلسلے میں (۶ مارچ ۲۰۰۰ء کو) ایک خط لکھا تھا جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی ہی میں عافیت سمجھی۔ اس خط کی نقل رجسٹری محفوظ ہے۔ والحمد للہ (رجسٹری نمبر ۱۱۲۹، پوسٹ آفس حضرو)
② ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ))
پس ایسا نہ کرو مگر یہ کہ تم میں سے ہر آدمی سورۃ فاتحہ اپنے دل میں (سرّاً) پڑھے۔ [جزء القراءة: ۶۷ والکواکب الدریہ: ص ۲۹ و صحیح]

③ نافع بن محمود (تابعی) عبادہ بن الصامت (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا))
سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ بھی نہ پڑھو، کیونکہ جو (سورۃ فاتحہ) نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ [کتاب القراءة للبیہقی: ص ۶۴ ح ۲۱۱ و سندہ حسن، صحیح البیہقی]
ایک سند میں یہ الفاظ ہیں:

((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرَتْ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ))
جب میں جہر کے ساتھ قراءت کر رہا ہوتا ہوں تو تم میں سے کوئی شخص بھی سورۃ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھے۔

[سنن النسائي: ۹۲۱ - جزء القراءة: ۶۵ - الكواکب الدریہ: ص ۲۹]

(یاد رہے کہ) نافع بن محمود: ثَقَّةٌ وَثَقَّةُ الْجَمْعِ هُورُ. (نافع بن محمود ثقہ ہیں،

انہیں جمہور محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے)

④ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں سے) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) سورۃ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو۔

[جزء القراءة: ۶۳ والکواکب الدرر: ص ۳۵ وسندہ حسن]

⑤ محمد بن اسحاق عن محول عن محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) عن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا))

سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھو۔ جو اسے نہ پڑھے یقیناً اس کی نماز نہیں

ہوتی۔ [جزء القراءة: ۲۵۷ والکواکب الدرر: ص ۴۱]

محمد بن اسحاق حسن الحدیث، وثقہ الجمعہ رہیں۔ ان کی متابعت علاء بن الحارث نے کی ہے۔

[دیکھئے کتاب القراءة للبیہقی ص ۶۲ ح ۱۱۵، والکواکب الدرر: ص ۴۶]

محول کا مدلس ہونا ثابت نہیں ہے۔ [دیکھئے طبقات المدلسین تحقیقی: ۳/۱۰۸]

انہیں صرف ابن حبان اور ذہبی نے مدلس قرار دیا ہے۔ یہ دونوں ارسال کو بھی تدلیس

سمجھتے ہیں۔

[دیکھئے الثقات لابن حبان: ۹۸/۶، الموقظة للذہبی: ص ۴۷۔ میزان الاعتدال: ۳۲۶/۲]

لہذا جب تک کوئی دوسرا محدث ان کی متابعت نہ کرے یا واضح دلیل نہ ہو صرف ان کا

مدلس قرار دینا کافی نہیں ہے۔

⑥ معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (جو کہ مقتدی

تھے) فرمایا:

((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ))

اس نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے، یہ تو تسبیح، تکبیر اور قراءت قرآن (کا نام) ہے۔

[صحیح مسلم: ۵۳۷۔ جزء القراءۃ: ۶۹، ۷۰، والکواکب الدرریہ: ص ۴۹]

جس طرح مقتدی تسبیح و تکبیر کہتا ہے اسی طرح وہ (سورہ فاتحہ کی) قراءت قرآن کرتا ہے۔

⑦ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ (سکنتوں میں) خاموش ہوتے تو وہ آپ کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے اور جب آپ پڑھ رہے ہوتے تو وہ قراءت نہ کرتے۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۲۶ ح ۳۰۱ وسندہ حسن۔ الکواکب الدرریہ: ص ۴۸]

⑧ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر (فاتحہ کی) قراءت کر، پھر

(امام کے ساتھ) رکوع کر۔ [جزء القراءۃ: ۱۱۳ وسندہ صحیح]

⑨ رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تيسَّرَ ثُمَّ ارْكَعْ))

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر سورہ فاتحہ پڑھ اور جو میسر ہو،

پھر رکوع کر۔ [شرح السنہ للبیہقی: ج ۳ ص ۵۵۴ ح ۵۵۴ و قال: هذا حديث حسن]

یہاں ”وَمَا تيسَّرَ“ کا تعلق سری نمازوں سے ہے نہ کہ جہری نمازوں سے۔ دیکھئے

حدیث سابق: ۳۔ واضح رہے کہ سری نمازوں میں بھی وَمَا تيسَّرَ واجب نہیں ہے۔ دیکھئے جزء القراءۃ

۸: ۶

آثار صحابہ

✱ عمر رضی اللہ عنہ نے قراءت خلف الامام کے بارے میں فرمایا:

ہاں (پڑھو)..... اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔ [جزء القراءة: ۵۱: ۵۱ و صحیح]

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فاتحہ خلف الإمام کے بارے میں فرمایا:

((اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ))

اسے (فاتحہ کو) اپنے دل میں (سراً) پڑھو۔ [جزء القراءة: ۱۱: ۱۱ و صحیح مسلم: ۳۹۵]

اور فرمایا:

((إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبِقْهُ))

جب امام سورہ فاتحہ پڑھے تو، تو بھی اسے پڑھ اور اس سے پہلے ختم کر لے۔

[جزء القراءة: ۲۸۳: ۲۸۳ و سندہ صحیح]

ایک روایت میں ہے کہ سائل نے کہا تھا:

جب امام جہری قراءت کر رہا ہو تو میں کیا کروں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ))

اسے اپنے دل میں (سراً) پڑھو۔ [جزء القراءة: ۳: ۳ و سندہ حسن و صحیح بالمشاہد]

☆ ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے قراءت خلف الامام کے بارے میں فرمایا:

((بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) سورہ فاتحہ (پڑھ)

[جزء القراءة: ۱۱، ۱۰۵ و سندہ حسن۔ الکواکب الدرر: ص ۶۸، ۶۹]

☆ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد فرمایا:

((أَجْلُ إِنَّهُ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِهَا)) ہاں، اس (فاتحہ) کے بغیر نماز نہیں

ہوتی۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۵ ح ۳۷۵ و سندہ صحیح]

مزید آثار عبادہ رضی اللہ عنہ کے لیے دیکھئے جزء القراءة: ۶۵ و غیرہ۔

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے:

”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور

ان کی یہی تحقیق اور یہی مسلک و مذہب تھا۔“ [احسن الکلام: ۲/۱۴۲ و الکواکب الدرر: ص ۱۳]

بعض دیوبندیوں کو عبادہ رضی اللہ عنہ اور محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ پر فاتحہ خلف الامام کی وجہ سے بہت غصہ ہے۔ اس کی چند دلیلیں درج ذیل ہیں:

۱: حسین احمد مدنی ٹانڈوی دیوبندی نے کہا:

”یہ کہ اس کو عبادہ بن الصامت معنعناً ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں“ [توضیح ترمذی: ص ۲۳۶ طبع مدنی مشن بک ڈپو، مدنی ٹکر، کلکتہ ۵۱، ہندوستان]
مزید کہا: ”کیونکہ بعض کے راوی عبادہ ہیں جو مدلس ہیں۔“ [ایضاً: ص ۲۳۷]
حالانکہ عبادہ رضی اللہ عنہ مشہور بدری صحابی ہیں اور صحابہ کو مدلس قرار دینا انتہائی غلط اور باطل ہے۔ یاد رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرسل روایات بھی مقبول و حجت ہیں۔
۲: محمد حسین نیلوی دیوبندی مماتی نے لکھا ہے:

”ابونعیم حضرت محمود بن ربیع کی کنیت ہے“ [اعدل الکلام: ص ۲۹ طبع گلستان ج ۵ شمارہ ۱۲]
مزید کہا: ”یاد رہے کہ حضرت ابونعیم محمود بن ربیع مدلس ہیں.....“ [ایضاً: ص ۲۳۳]
۳: ماسٹر امین اوکاڑوی نے کہا: ”اور یہ عبادہ مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال)“
(تجلیات صفدر مطبوعہ اشاعت العلوم الخفیفہ فیصل آباد ج ۳ ص ۵۲ و جزء القراءۃ بحاشیہ امین اوکاڑوی ص ۱۳۱ تحت ج: ۱۵۰) یاد رہے کہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں میزان الاعتدال کا حوالہ اوکاڑوی صاحب کا سیاہ جھوٹ ہے۔ میزان الاعتدال میں سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجہول الحال کا کوئی فتویٰ موجود نہیں ہے۔ واللہ
☆ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھ۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۵۳۷ ح ۳۷۷ و صحیح۔ الکواکب الدرر: ص ۷۰، ۷۱، ۷۲]

☆ انس رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور (سری نماز میں) ایک سورت پڑھنے کے قائل تھے۔ ثابت بن اسلم البنانی (تابعی) کہتے ہیں:

((كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ))

آپ ہمیں قراءت (فاتحہ) خلف الامام کا حکم دیتے تھے۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ج ۱۰ ص ۲۳۱ والکواکب الدریۃ: ج ۳ ص ۷۳ وسندہ حسن]

☆ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے [ظہر وعصر میں] (سورہ مریم کی) قراءت

تکرتے تھے۔ [جزء القراءۃ: ۶۰ وغیرہ۔ والکواکب الدریۃ: ج ۳ ص ۷۴، ۷۵]

☆ جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

ہم ظہر وعصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور

(کوئی) ایک سورت اور دوسری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

[ابن ماجہ: ۸۴۳ وسندہ صحیح، صحیح البیہقی]

☆ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھتے تھے۔

[جزء القراءۃ: ۵۲ وھو حسن۔ والکواکب الدریۃ: ج ۳ ص ۷۵، ۷۶]

ان کے علاوہ دیگر آثار کے لیے کتاب القراءۃ للبیہقی وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

آثار التالبعین

☆ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس سوال: ”کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟“ کا

جواب دیا کہ ”جی ہاں اور اگرچہ تو اس کی قراءت سن رہا ہو۔“ [جزء القراءۃ: ۲۷ وسندہ حسن]

ایک اور روایت میں فرمایا: ((لَا بُدَّ أَنْ تَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ مَعَ الْإِمَامِ))

یہ ضروری ہے کہ تو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے۔

[مصنف عبد الرزاق: ۱۳۳/۲ ج ۲ ص ۸۹ وتوضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۳۰ وکتاب القراءت للبیہقی: ۲۳۷

شطرہ الآخر وصرح عبد الرزاق بالسماع عنده]

☆ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِكَ.))

امام کے پیچھے ہر نماز میں، سورۃ فاتحہ اپنے دل میں (سرا) پڑھ۔
[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۵ ج ۲۴۲ والسنن الکبریٰ لہ: ۱۷۱/۲ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ۱/۵۳۸، مصنف ابن ابی شیبہ: ۴/۳۷۲ ج ۳۷۷]

☆ عامر الشعمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ
وَفِي الْآخَرَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

ظہر وعصر میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور (کوئی) ایک سورت پڑھ اور
آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھ۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۴۷۷ ج ۳۷۷ وسندہ صحیح]

امام شعی رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے قراءت کو اچھا سمجھتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۵۷۷ ج ۳۷۷ وسندہ صحیح]

☆ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۷ ج ۳۷۷ وسندہ صحیح]

☆ ابوالخیر اسماعیل بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ، امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۷ ج ۳۷۷ وسندہ صحیح وجزء القراءۃ: ۴۶]

☆ حکم بن عتیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”جس نماز میں امام بلند آواز سے نہیں پڑھتا اس کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ

اور (کوئی) ایک سورت پڑھ اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھ۔“

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۷ ج ۳۷۷ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۵۵]

☆ عروہ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں (فاتحہ اور مازاد علی الفاتحہ)

پڑھتے تھے۔ [موطا امام مالک: ۱/۸۶ ج ۸۵ وسندہ صحیح]

☆ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے غیر جہری (یعنی سری) نمازوں میں (فاتحہ اور مازاد علی

الفتاحہ) پڑھتے تھے۔ [موطاماک: ۱/۸۵ ح ۱۸۷ وسندہ صحیح]
 ✱ نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں (فاتحہ اور مازا و علی الفاتحہ)
 پڑھتے تھے۔ [موطاماک: ۱/۸۵ ح ۱۸۷ وسندہ صحیح]
 تنبیہ: بریکٹوں میں فاتحہ اور مازا و علی الفاتحہ کی صراحت دوسرے دلائل سے کی گئی ہے۔

آثار العلماء

✱ امام محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ) سکنت امام میں فاتحہ
 خلف الامام کے قائل تھے۔

دیکھئے الاوسط لابن المنذر (ج ۳ ص ۱۱۰، ۱۱۱)

✱ امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔
 [دیکھئے حاشیہ جزء القراءة: ۶۶ و کتاب القراءة للبیہقی: ۲۴۷ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۵۶]
 ✱ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”کسی آدمی کی نماز جائز نہیں ہے جب تک وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھ لے۔
 چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، امام جہری قراءت کر رہا ہو یا سری، مقتدی پر یہ لازم ہے کہ سری اور
 جہری (دونوں نمازوں میں) سورۃ فاتحہ پڑھے۔“

[حاشیہ جزء القراءة: ۲۲۶ و معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ج ۲ ص ۵۸ ح ۹۲۸ وسندہ صحیح]

اس قول کے راوی ربیع بن سلیمان المرادی نے کہا:

”یہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا آخری قول ہے جو ان سے سنا گیا“ (ایضاً)

اس آخری قول کے مقابلے میں کتاب الأم وغیرہ کے کسی مجمل و مبہم قول کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اسے
 اس صریح نص کی وجہ سے منسوخ سمجھا جائے گا۔

✱ امام عبداللہ بن المبارک رضی اللہ عنہ قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ.))

وہ (یعنی ابن المبارک... وغیرہ) قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔

[سنن الترمذی: ج ۳۱۱ باب ماجاء فی القراءة خلف الامام]
 امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب العلل (طبع دار السلام ص ۸۸۹) میں وہ صحیح سندیں ذکر کر دی ہیں جن کے ذریعے امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ کے فقہی اقوال ان تک پہنچے تھے۔ ان میں سے ایک سند بھی ضعیف نہیں ہے۔

✱ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ بھی قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔
 [سنن الترمذی: ج ۳۱۱ و کتاب العلل: ص ۸۸۹ ب]
 ✱ امام بخاری رحمہ اللہ بھی جہری و سری نمازوں میں (فاتحہ کی) قراءت خلف الامام کے قائل تھے، جس پر یہ کتاب ”جزء القراءة“ اور صحیح البخاری (باب وُجُوبُ الْقِرَاءَةِ لِأَمَامٍ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا فَيَحْضُرُ وَالسَّفَرِ وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافُ: ج ۷۵۵) گواہ ہیں۔

✱ امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری (متوفی ۳۱۱ھ) بھی جہری نمازوں میں قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔

[دیکھئے صحیح ابن خزیمہ: ج ۳ ص ۳۶ باب القراءة خلف الامام وان جهر الامام بالقراءة قبل: ج ۱۵۸۱]
 ✱ امام ابن حبان البستی رحمہ اللہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔
 [دیکھئے صحیح ابن حبان، الاحسان: ج ۳ ص ۱۴۲ قبل: ج ۱۷۹۱ باب ذکر الزجر عن ترک قراءة فاتحة الكتاب للمصلي في صلاته ما موما كان او اماماً او منفرداً]

✱ امام بیہقی رحمہ اللہ بھی قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔ جس پر ان کی ”کتاب القراءات خلف الامام“ اور السنن الکبریٰ و معرفۃ السنن والآثار، وغیرہ بہترین گواہ ہیں۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ قراءت (فاتحہ) خلف الامام کا ثبوت (۱) رسول اللہ ﷺ (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (۳) تابعین عظام رحمہم اللہ (۴) اور قابل اعتماد ائمہ اسلام سے قولاً و فعلاً ثابت ہے۔ لہذا یہ قول و عمل نہ قرآن کے خلاف ہے اور نہ حدیث کے اور نہ اجماع کے۔
 والحمد للہ

جن روایات میں قراءت سے منع کیا گیا ہے اور انصات کا حکم دیا گیا ہے ان کا صحیح

مطلب صرف یہ ہے کہ:

- ۱: امام کے پیچھے اونچی آواز سے نہ پڑھا جائے۔ (لقمہ دینا اس سے مستثنیٰ ہے)
- ۲: جہری نمازوں میں سورہ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھا جائے۔ (تکبیر تحریمہ، تعوذ قبل الفاتحہ تسمیہ قبل الفاتحہ اور لقمہ دینا اس سے مستثنیٰ ہے)

اس تطبیق و توفیق سے تمام دلائل پر عمل ہو جاتا ہے اور کوئی تعارض باقی نہیں رہتا اور یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ راستہ انتہائی پسندیدہ راستہ ہے جس پر چلتے ہوئے قرآن وحدیث و اجماع و آثار سلف سب پر عمل ہو جائے اور کسی قسم کا تعارض اور ٹکراؤ باقی نہ رہے۔ جو لوگ دلائل شرعیہ کو آپس میں ٹکرا دیتے ہیں ان کی یہ حرکت انتہائی قابل مذمت ہے۔

امام ابن عبدالبر (متوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

”وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ إِمَامٍ فَصَلَا تَهُ تَامَةً وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ“

اور یقیناً علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھتا ہے۔ اس کی نماز مکمل ہے اس پر کوئی اعادہ نہیں ہے۔

[الاستدکار: ۲/۱۹۳۔ الکواکب الدرر: ص ۵۲]

مولوی عبدالحی لکھنوی حنفی نے صاف صاف لکھا ہے:

”لَمْ يَرَدْ فِي حَدِيثِ مَرْفُوعٍ صَحِيحٍ: النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَكُلُّ مَا ذَكَرُوهُ مَرْفُوعًا فِيهِ إِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ وَإِمَّا لَا يَصِحُّ“

کسی مرفوع صحیح حدیث میں فاتحہ خلف الامام کی ممانعت وارد نہیں ہے اور وہ (مخالفین فاتحہ خلف الامام) جو بھی مرفوع احادیث بیان کرتے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں یا ان کی کوئی اصل نہیں۔

[التعلیق المجد: ص ۱۰۱ حاشیہ نمبر ۱، الکواکب الدرر: ص ۵۳]

سیرت الامام البخاری رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔
حساب ابجد سے آپ کی تاریخ پیدائش ”صدق“ یعنی سچائی ہے۔

آپ کے جلیل القدر اساتذہ کرام میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

احمد بن حنبل، احمد بن صالح المصری، اسحاق بن راہویہ، سلیمان بن حرب، عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی، علی بن عبد اللہ المدینی، ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین۔ [تہذیب الکمال: ۸۵، ۸۴/۱۶]

آپ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

ترمذی، ابن ابی عاصم، ابو بکر عبد اللہ بن ابی داؤد، ابن ابی الدنیا، ابو زرعہ الرازی، ابو حاتم الرازی، امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر المروزی، مسلم بن الحجاج، محمد بن یوسف الفربری اور محمود بن اسحاق الخزاز وغیرہم رحمہم اللہ۔ [ایضاً: ص ۸۶، ۸۷]

آپ کی تصنیف کردہ چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

صحیح البخاری، التاريخ الكبير، التاريخ الاوسط، التاريخ الصغير، الضعفاء، خلق افعال العباد والادب المفرد، جزء رفع الیدین اور جزء القراءة وغیرہ۔

[دیکھئے مقدمۃ التاريخ الصغير/ الاوسط: ج ۱ ص ۱۸]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”وَلَمْ أَرَ أَحَدًا بِالْعِرَاقِ وَلَا بِخُرَاسَانَ فِي مَعْنَى الْعِلَلِ وَالتَّارِيخِ
وَمَعْرِفَةِ الْأَسَانِيدِ فِي عِلَلِ تَارِيخِ أَوَّلِ سُنْدُونِ كِي بِيحَانِ وَالْآ، آ
جیسا کوئی شخص نہ عراق میں دیکھا اور نہ خراسان میں۔

[تاریخ بغداد: ج ۲ ص ۲۷ و سندہ صحیح، العلیل الصغير ص ۸۸۹]

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے انہیں ثقہ راویوں میں ذکر کر کے فرمایا:
 ”وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ جَمَعَ وَصَنَّفَ وَرَحَّلَ وَحَفِظَ وَ
 ذَاكَرَ وَحَثَّ عَلَيْهِ وَكَثُرَتْ عِنَايَتُهُ بِالْأَخْبَارِ وَحَفِظَهُ لَلْأَثَرِ مَعَ
 عِلْمِهِ بِالتَّارِيخِ وَمَعْرِفَةِ أَيَّامِ النَّاسِ وَلُزُومِ الْوَرَعِ الْخَفِيِّ وَ
 الْعِبَادَةِ الدَّائِمَةِ إِلَى أَنْ مَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ“

وہ ان بہترین لوگوں میں سے تھے جنہوں نے (احادیث) جمع کیں اور
 کتابیں لکھیں، سفر کیا اور یاد رکھا، مذاکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی۔ ان کی
 توجہ احادیث و آثار کے حفظ پر رہی، ساتھ ہی آپ علم تاریخ اور معرفت
 ایام رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ خفیہ پرہیزگاری اور عبادت مسلسل پروفات تک
 کار بند رہے۔ رحمہ اللہ [کتاب الثقات: ۱۱۳/۹۰]

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”وَكَانَ إِمَامًا حَافِظًا حُجَّةً رَأْسًا فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ مُجْتَهِدًا
 مِنْ أَفْرَادِ الْعَالَمِ مَعَ الدِّينِ وَالْوَرَعِ وَالنَّالَةِ“
 آپ فقہ و حدیث میں امام، حافظ، حجت، سردار اور مجتہد (مطلق) تھے۔
 دین، پرہیزگاری اور عبادت گزاری کے ساتھ دنیا کے چندہ لوگوں میں سے
 تھے۔ [الکشف: ج ۳ ص ۱۸]

حافظ ابن حجر نے فرمایا: ”جَبُلُ الْحِفْظِ وَإِمَامُ الدُّنْيَا فِي فَقْهِ الْحَدِيثِ“
 آپ حافظ کا پہاڑ اور فقہ حدیث میں (ساری) دنیا کے امام تھے۔

[تقریب التہذیب: ۵۷۲]

کتاب الجرح والتعديل لابن ابی حاتم الرازی (۱۹۱/۷) میں منقول ہے کہ محمد بن یحییٰ
 نیشاپوری (الذہلی) کے خط کی وجہ سے ابو حاتم الرازی اور ابو زرہ الرازی نے امام بخاری سے
 روایت ترک کر دی تھی۔ اس کے دو جواب ہیں:

۱: ایک ثقہ راوی سے اگر کوئی ثقہ راوی روایت ترک کر دے تو وہ ثقہ راوی متروک نہیں بن جاتا۔
امام مسلم نے محمد بن یحییٰ الذہلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ترک کر دی تھی، کیا امام ذہبی کو بھی متروک سمجھا جائے گا؟

یہاں پر بطور اطلاع عرض ہے کہ حنفی علماء امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ثقہ سمجھتے ہیں۔ ابو حاتم رازی فرماتے ہیں:

ثُمَّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِأَخِرَةٍ
پھر آخر میں ابن المبارک نے انہیں ترک کر دیا تھا۔

[کتاب الجرح والتعديل: ج ۸ ص ۴۴۹]

کیا خیال ہے؟ کیا امام ابو حنیفہ کو اب حنفی حضرات متروک سمجھیں گے؟

۲: تہذیب الکمال وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حاتم رازی اور امام ابو زرہ الرازی دونوں نے امام بخاری سے روایت بیان کی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ کتاب الجرح والتعديل والی روایت ترک: منسوخ ہے اور منسوخ سے استدلال کرنا جائز نہیں ہوتا۔ اس منسوخیت کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام ابو زرہ الرازی نے اپنی کتاب الضعفاء میں امام بخاری کا ذکر تک نہیں کیا۔ وہ اگر ان کے نزدیک ضعیف یا متروک ہوتے تو کتاب الضعفاء میں ان کا ذکر ضرور کرتے۔ اس کے برعکس ابو زرہ نے کتاب الضعفاء میں امام ابو حنیفہ کا علانیہ ذکر کیا ہے۔ (ج ۲ ص ۶۶۴ ترجمہ نمبر ۳۳۸) اور کہا ہے:

”كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ جَهْمِيًّا“

ابو حنیفہ جہمی (یعنی غیر سنی) تھے۔ [کتاب الضعفاء: ج ۲ ص ۵۷۰]

امام ابو زرہ نے جناب ابو حنیفہ کو اہل سنت والجماعت سے نکال کر بدعتی فرقے جہمیہ میں شمار کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت و امامت پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اور ان کی کتاب صحیح بخاری کو اصْحٰحُ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ الْجَامِعِ تلقیٰ بالقبول حاصل ہے۔ دیو

بندیوں کے بہت سے اکابر صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح سمجھتے ہیں۔ مثلاً:

✱ رشید احمد لنگوہی [تالیفات رشیدیہ: ج ۳۳، ۳۳۳]

✱ قاری محمد طیب [فضل الباری: ج ۱ ص ۲۶]

✱ عبدالحق حقانی [عقائد الاسلام: ج ۱۰۰ پسند کردہ محمد قاسم نانوتوی، ایضاً: ج ۲۶۴]

✱ مفتی رشید احمد لدھیانوی

[”حالانکہ امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری“ احسن الفتاویٰ: ج ۱ ص ۳۱۵]

✱ محمد تقی عثمانی [درس ترمذی: ج ۱ ص ۶۸]

✱ سرفراز خان صفدر لکھڑوی [حاشیہ احسن الکلام: ج ۱ ص ۱۸۷ و احسان الباری: ج ۳ ص ۳۴ بحوالہ

سرفراز خان صفدر اپنی تصانیف کے آئینہ میں: ج ۲ ص ۲۴]

✱ پرائمری ماسٹر امین اوکاڑوی

[مجموعہ رسائل: طبع اول ستمبر ۱۹۹۴ء ج ۳ ص ۲۶۲، فرقہ غیر مقلدین کی ظاہری علامات: حوالہ نمبر ۱۶]

شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا ہے:

”صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے میں تمام محدثین متفق ہیں کہ ان میں تمام کی تمام متصل اور مرفوع احادیث یقیناً صحیح ہیں یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک بالتواتر پہنچی ہیں۔ جو ان کی عظمت نہ کرے وہ بدعتی ہے۔“ [حجۃ اللہ البالغہ: ج ۱ ص ۲۴۲ مترجم اردو: عبدالحق حقانی]

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے ایک خواب بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کو صحیح بخاری پڑھ کر سنائی گئی، اس مجلس میں آٹھ آدمی تھے، ایک حنفی تھا۔ کشمیری صاحب فرماتے ہیں کہ ”یہ خواب یقیناً بیداری والا ہے اور اس کا انکار جہالت ہے۔“ [فیض الباری: ج ۱ ص ۲۰۴]

”حکایات اولیاء عرف ارواح ثلاثہ“ میں ایک آدمی کے بارے میں لکھا ہوا ہے:

”میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں دونوں جہان کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ [۲ ص ۲۷ حکایت نمبر ۲۵۴]

امام بخاری ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات بحساب ابجد ”نور“

ہے۔ ابتدا: صدق، انتہا: نور، حویہ اللہ۔

امین اوکاڑوی دیوبندی اور اس کے اسلاف کے اکاذیب و افتراءات

① اوکاڑوی نے لکھا ہے کہ: ”امام بخاری کے سرپرست اور استاد امام ابو حفص کبیر نے پیغام بھیجا

کہ آپ صرف درس حدیث دیا کریں اور فتویٰ نہ دیں۔“ [مقدمہ جزء القراءۃ ص ۱۲]

اور لکھا ہے کہ: ”چنانچہ آپ نے فتویٰ دیا کہ دو بچے ایک بکری کا دودھ پی لیں تو ان کا

آپس میں نکاح حرام ہے۔“ [المبسوط للسرخسی: ج ۳ ص ۲۹۷.....، ایضاً: ص ۱۲]

سرخسی مذکور محمد بن محمد بن محمد ہے جو کہ ۵۴۴ھ میں مرا۔

[دیکھئے حاشیہ الجواہر المضمیہ: ۱۳۰/۲، والفوائد البھیة:

ص ۱۸۹]

امام بخاری اور ابو حفص احمد بن حفص الکبیر، اس سرخسی کی پیدائش سے پہلے فوت ہو

گئے تھے۔ یہ عین ممکن ہے کہ سرخسی مذکور نے اپنی بیان کردہ حکایت اس شیطان سے سنی ہو جس کا

ذکر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا ہے:

”شیطان انسانی شکل و صورت میں قوم (لوگوں) کے پاس آ کر ان سے کوئی جھوٹی

بات کہہ دیتا ہے۔ لوگ منتشر ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسے آدمی

سے، یہ بات سنی ہے جس کی شکل سے واقف ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا۔“

[صحیح مسلم: مترجم اردو ج ۱ ص ۳۸۔ ترقیم دار السلام: ۱۷]

سرخسی کا ثقہ ہونا محدثین کرام سے ثابت نہیں ہے۔ عبدالقادر القرشی وغیرہ متعصبین اور

بے کار لوگوں کا اسے ”امام کبیر“ قرار دینا چنداں مفید نہیں ہے۔ سرخسی کے بعد والوں نے یہ

روایت سرخسی سے ہی نقل کر رکھی ہے۔ [دیکھئے البحر الرائق، فتح الکبیر، الکشف الکبیر، الجواہر المضمیہ،

تاریخ خمیس للبکری، الخیرات الحسان لابن حجر المہتمی المبتدع وغیرہ]

عبدالحی لکھنوی نے باوجود متعصب حنفی ہونے کے اس واقعہ کا انکار کیا ہے۔ [الفوائد البھیة: ص ۱۸۸]

اوکاڑوی نے اس جھوٹے قصے کو باسند صحیح ثابت کرنے کے بجائے امام یحییٰ بن معین اور امام عبدالرحمن بن مہدی پر جرح شروع کر دی ہے۔ حالانکہ ابن الجوزی (ص ۷۲) کا حوالہ بے اصل ہے اور تاریخ بغداد (۶/۶۶) المحمد ث الفاصل (ص ۲۴۹ ح ۱۵۷) اور طبقات الشافعیہ (۱/۲۴۹) والی روایت کا راوی ”رجل“ نامعلوم و مجہول ہے۔

اس طرح کی مجہول و موضوع روایتوں کی بنیاد پر ہی یہ لوگ محدثین کرام پر تنقید و جرح کرتے ہیں۔

② اوکاڑوی نے بغیر کسی حوالے کے لکھا ہے کہ

”امام بخاری اور ان کے بعض ساتھیوں نے فتویٰ دیا کہ ایمان مخلوق ہے۔“

[مقدمہ جزء القراءة: ص ۱۳]

یہ بات بے سند و بے اصل ہے۔

③ اوکاڑوی نے لکھا ہے:

”تاہم طحاوی ج ۱ ص ۱۶۰ پر تصریح ہے کہ مختار نے یہ حدیث بذات خود حضرت علی سے

سنی“ [جزء القراءة: ص ۵۸ ح ۳۸]

حالانکہ طحاوی کے محولہ بالا صفحے پر لکھا ہوا ہے:

”عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“

[دیکھئے جزء القراءة بتحقیق: ح ۳۸]

امام بخاری نے جزء القراءة میں ایک جگہ فرمایا کہ: ”قال لنا أبو نعیم“ [ح: ۴۸]

تو اوکاڑوی نے کہا: ”اس سند میں نہ بخاری کا سماع ابو نعیم سے ہے اور.....“

[جزء القراءة اوکاڑوی ص ۶۴]

عرض ہے کہ جب ”قال لنا“ سماع نہیں تو مجرد ”قال“ کہاں سے سماع ہو گیا ہے؟

④ اوکاڑوی نے کہا:

”دوسرا صحیح السند قول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا يَقْرَأُ وَلَا خَلْفَ الْإِمَامِ کہ امام

کے پیچھے کوئی شخص قراءت نہ کرے۔“ [مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۳۷۶] (ایضاً: ص ۶۳)
مصنف میں آپ ﷺ کی ایسی روایت نہ محولہ بالا صفحے پر موجود ہے نہ کہیں اور۔ یاد رہے کہ
جابر بن عبد اللہ کے قول: لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ [مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۳۷۶/۱] [۳۷۸۶]
کو ”آپ ﷺ نے فرمایا“ کہنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔
⑤ اوکاڑوی نے کہا:

”حضرت عمر نے حضرت نافع اور انس بن سیرین کو فرمایا:
تَكْفِيكَ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ تَحْتَهُ إِمَامٌ كَفَىٰ هُـ“ [ایضاً: ص ۶۶]
عرض ہے کہ جناب نافع اور انس بن سیرین رحمہما اللہ دونوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت
کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ (دیکھئے جزء القراءة تحقیقی: ج ۱ ص ۵۱) تو سوال یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے
اپنی شہادت کے بعد دنیا میں دوبارہ زندہ ہو کر انہیں کب یہ فتویٰ دیا تھا؟ جھوٹ بولنے والوں کے
جھوٹ بولنے کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ امین اوکاڑوی صاحب نے تو جھوٹ کا ”لک“ توڑ کر
رکھ دیا ہے۔

جزء القراءة کے نسخے

میرے پاس جزء القراءة کے درج ذیل نسخے ہیں:

- ① نسخہ سعید زغلول، مطبوعہ: المكتبة التجارية مكة المكرمة: مصطفى احمد الباز.....
اس نسخے کو اصل قرار دے کر اس کا ترجمہ اور حواشی لکھے گئے ہیں۔
- ② مجاہد علی مجاہد بن اللہ وسایا، پتین روڈ بستی کھوکھر آباد شور کوٹ شہر، ضلع جھنگ کا قلمی نسخہ
(مخطوطہ) اس نسخے کے لیے اشارہ ”مخطوطہ“ کے لفظ سے کیا گیا ہے۔
اس نسخے میں بکثرت اخطاء موجود ہیں لیکن بعض جگہ عبارت صحیح ہے اور اس سے فائدہ
اٹھایا گیا ہے۔

- ③ شیخنا الأستاذ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۸ھ) کی مراجعت اور شیخنا

جزء القراءۃ

40

ابو الفضل فیض الرحمن الثوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۱۷ھ) کی تعلیق والا نسخہ جسے المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور اور کراچی سے ۱۴۰۲ھ میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ بہترین نسخہ ہے۔ راقم الحروف نے اس نسخے سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے اور اصل نسخے کی اخطاء کی اصلاح کر دی ہے۔ اس نسخے کے لیے ”ع“ کی رمز اختیار کی گئی ہے۔

④ خالد بن نور حسین گر جاکھی کے ترجمہ و تفسیر والا نسخہ جسے ادارہ احیاء السنۃ گھر جاکھ گوجرانوالہ نے جون ۱۹۸۴ء میں شائع کیا ہے۔ اس کی رمز ”ن“ اختیار کی گئی ہے۔

⑤ محمد امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کے ترجمہ و تشریح والا نسخہ جسے مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان نے شائع کیا ہے۔

میری اس کتاب میں اوکاڑوی کے اعتراضات، افتراءات اور مغالطات وغیرہ کے جوابات موجود ہیں۔ والحمد للہ

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ غیر جانبداری سے کریں۔ اگر راقم الحروف کی کہیں غلطی معلوم ہو جائے تو مجھے یا ناشر کو اطلاع دیں تاکہ علانیہ اس سے رجوع کیا جاسکے۔ باطل میں جھگڑا کرنے سے بہتر ہے کہ آدمی فوراً حق کی طرف رجوع کرے۔ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ۔
اعلان نمبر ۱:

میں ہر اس قول و فعل سے بری ہوں جو قرآن، حدیث، اجماع اور آثار السلف کے خلاف کسی سے یا مجھ سے صادر ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔
اعلان نمبر ۲:

میری جس تحریر میں دیوبندیوں و بریلویوں کے ساتھ حنفی کا لفظ لکھا گیا ہے وہ عرف کے لحاظ سے لکھا گیا ہے ورنہ حقیقت میں یہ حضرات حنفی نہیں ہیں۔ لہذا اسے منسوخ سمجھا جائے۔
اعلان نمبر ۳:

مجھ سے تحقیق حدیث اور تحقیق اسماء الرجال میں جو بھی غلطی ہوئی ہے، میں اس سے



رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل کرے جو مجھے میری غلطیوں پر تنبیہ احسن کرے۔

اعلان نمبر ۴:

میری ہر سابقہ، جدید اور مستقبل کی صرف وہی کتاب معتبر اور قابل اعتماد ہے جس کے ہر ایڈیشن کے آخر میں میرے دستخط مع تاریخ ہوں۔ میری موت کے بعد یہ حق میری اولاد اور ورثاء کو حاصل ہے۔ میں ایسی کسی کتاب کا ذمہ دار نہیں ہوں جس کے آخر میں میرے دستخط مطبوع نہیں ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

حَافِظُ زَيْدِ عِلْمِي زَيْدٌ

مدرسہ اہل حدیث محفرو ضلع لاہور

(3 دسمبر 2003ء)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خیر الکلام فی القراءة خلف الامام

۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا لَمْ يَجْهَرِ الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَاقْرَأْ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةَ أُخْرَى فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ.

[۱] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاز) نے حدیث بیان کی: انہوں نے کہا کہ (امام) محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ الجعفی البخاری نے فرمایا: ہمیں عثمان بن سعید (الکوفی) نے حدیث سنائی، انہوں نے عبید اللہ بن عمرو (بن ابی الولید الرقی) کو (روایت کرتے ہوئے) سنا، وہ اسحاق بن راشد سے وہ (امام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب) الزہری سے، وہ عبید اللہ بن ابی رافع مولیٰ بنی ہاشم سے، وہ (سیدنا) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جب امام نمازوں میں جہر (سے قراءت) نہ کرے تو سورۃ فاتحہ اور ایک دوسری سورت ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھ اور ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں، مغرب کی آخری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھ۔

((إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ)) اسے دارقطنی (۱/۳۲۳ ج ۱۲۱۹) بیہقی (۲/۶۸۱) و کتاب

القراءة خلف الامام ص ۹۳ ج ۱۹۶، ۱۹۷ و ص ۱۲۴ ج ۲۹۸) اور ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳

من ”ن“، نسخ الشيخ نور حسين گرجا کھی ”من ع“، الشيخ عطاء الله حنيف ”وفي الأصل: عبد الله، وهو خطأ.

☆ لحنی ”قال محمد بن أحمد بن موسى الملاحمي: حدثنا محمود بن إسحاق الخزازي...“

ح ۳۷۵۳) نے امام زہری سے بیان کیا ہے۔ دارقطنی نے کہا: ”هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.“
 بیہقی نے کہا: ”ذکر رواية صحيحة“ نیز دیکھئے۔ یہی کتاب، حدیث: ۵۴۔

ﷺ: ① یہ روایت زہری سے معمر بن راشد، معقل بن عبید اللہ اور سفیان بن حسین نے
 مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے۔ مفہوم تقریباً ایک ہی ہے۔ ② زہری مدلس ہیں۔ لہذا
 یہ سندان کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے راقم الحروف کی کتاب ”الْكُؤَاكِبُ الدَّرِيَّةُ
 فِي وُجُوبِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْجَهْرِيَّةِ“ ص ۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳)
 ح ۳۷۵۴) واسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۸) میں اس کا ایک ضعیف شاہد ہے۔ ③
 علی رضی اللہ عنہ سے فاتحہ خلف الإمام کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے حدیث: ۵۴۔ ④ محمود بن
 اسحاق الخزاعی موثق و حسن الحدیث ہیں جیسا کہ مقدمہ التحقیق: ص ۱۸، ۱۹ میں گزر چکا ہے۔

۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۲] هَمِيْلُ مَحْمُوْد (بن اسحاق الخزاعی) نے
 الْبَخَارِيُّ [حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ] حَدَّثَنَا أَنبَاءُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ)
 نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہری نے
 حدیث بیان کی، کہا: وہ (سیدنا) محمود بن الربیع
 (رضی اللہ عنہ) سے، وہ (سیدنا) عبادہ بن الصامت
 (رضی اللہ عنہ) سے (بیان کرتے ہیں کہ) بے شک
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (شخص) کی نماز

نہیں (ہوتی) جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

ﷺ: ((صَحِيْحٌ)) یہ روایت اسی سند (علی بن عبد اللہ: أنباءنا سفیان) کے ساتھ صحیح
 بخاری (۱/۱۹۲ ح ۵۶۷) اور خلق افعال العباد للبخاری (ص ۱۰۱ ح ۵۲۰) میں موجود ہے۔

❖ من ”ع“ نسخۃ الشیخ عطاء اللہ حنیف الفوجیانی رحمۃ اللہ علیہ، وسقط من الاصل۔

جزء القراءۃ

44

امام مسلم نے اپنی صحیح (۲/۸۲۸/۳۹۴) میں اسے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ لہذا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

ﷺ: ① اس کے راوی عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فاتحہ خلف الإمام کے قائل و فاعل تھے۔ دیکھئے حدیث: ۶۵۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ: ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور ان کی یہی تحقیق اور یہی مسلک و مذہب تھا۔“ [احسن الکلام: ج ۲ ص ۴۲ طبع دوم]

اور یہ بات اصول میں تسلیم شدہ ہے کہ راوی (صحابی) اپنی روایت کے مفہوم کو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ جانتا ہے۔ [الکواکب الدرریہ: ص ۱۳، وانظر ص ۱۴]

② درج بالا حدیث کے بارے میں عینی خفی (متوفی ۸۵۵ھ) نے لکھا ہے:

اِسْتَدَلَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَأَبُو ثَوْرٍ وَ دَاوُدُ عَلَيَّ وَجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي جَمِيعِ الصَّلَاةِ. [عمدة القاری: ج ۶ ص ۱۰ طبع دار الفکر]

اس حدیث سے عبد اللہ بن مبارک، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (بن) الشافعی و أحمد و إسحاق و أبو ثور و داؤد علی و جوب قراءۃ تمام نمازوں میں فاتحہ خلف الامام پڑھنے کے وجوب (فرضیت) پر استدلال کیا ہے۔

مذکورہ حدیث عبادہ اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما (۱۱) کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَإِنْ حَدِيثَ عِبَادَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدُلَّانِ عَلَى فَرَضِ أُمِّ الْقُرْآنِ.“

[کتاب الام: ج ۱ ص ۱۰۳، الکواکب الدرریہ: ص ۱۶]

بے شک عبادہ اور ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہما) کی حدیثیں سورہ فاتحہ کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا [۳] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاز) نے الْبَخَارِيُّ قَالَ: إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَدِيثَ سَنَائٍ، كَمَا: هَمِيسَ بَخَارِي نَعْدِثَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَنَائٍ، كَمَا: هَمِيسَ إِسْحَاقَ (بن راهویہ) نے

أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ
مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ وَكَانَ مَعَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَثْرِ لَهْمٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ
لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یعقوب بن
ابراہیم (بن سعد) نے حدیث سنائی، کہا:
میرے ابا (ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن
عبدالرحمن بن عوف) نے ہمیں حدیث
سنائی، وہ صالح (بن کیسان) سے، وہ زہری
سے (بیان کرتے ہیں کہ) محمود بن ربیع
(رضی اللہ عنہ) نے جن کے چہرے پر رسول اللہ
ﷺ نے (پیارے) ان کے کنویں (کے
پانی) سے کلی پھینکی تھی، انہوں نے (زہری
کو) خبر دی کہ انہیں (سیدنا) عبادہ بن
الصامت (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی ہے کہ بے شک
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز نہیں
(ہوتی) جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

((صحیح)) یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب خلق افعال العباد (ص ۱۰۲
ح ۵۲۳) میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔ اسے امام مسلم نے یعقوب بن ابراہیم کی سند
سے روایت کیا ہے۔ [صحیح مسلم: ۲/۳۹۶/۳۹۴]

امام خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

”عُمُومُ هَذَا الْقَوْلِ يَأْتِي عَلَى كُلِّ صَلَوةٍ يُصَلِّيَهَا الْمَرْءُ وَحْدَهُ
أَوْ مِنْ وَرَاءِ إِمَامٍ أَسَرَّ إِمَامُهُ الْقِرَاءَةَ أَوْ جَهَرَ بِهَا.“

اس حدیث کا عموم ہر اس نماز کو شامل ہے جو کوئی شخص اکیلے پڑھتا ہے یا امام کے
پیچھے پڑھتا ہے۔ اس کا امام قراءت بالسر کر رہا ہو یا قراءت بالجہر کرے۔

[اعلام الحدیث فی شرح صحیح البخاری: ج ۵ ص ۵۰۰، الکواکب الدریۃ: ص ۱۳]

٤. أَنبَأَنَا الْمَلَا حِمِيُّ قَالَ: إِنَّ الْهَيْثَمَ
ابْنَ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ
مُحَمَّدٍ [الدُّورِيُّ] * قَالَ: حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الَّذِي
مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ
بُثْرِ لَهُمْ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ
لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ))
قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ: مَعْمَرٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ
بِأَمِّ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا" وَغَامَّةُ
الْثَّقَاتِ لَمْ يُتَابِعْ مَعْمَرًا فِي قَوْلِهِ
"فَصَاعِدًا" مَعَ أَنَّهُ قَدْ اثْبَتَ فَاتِحَةَ
الْكِتَابِ، وَقَوْلُهُ "فَصَاعِدًا" غَيْرُ
مَعْرُوفٍ، مَا أَرَدْتُهُ حَرْفًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ
ذَلِكَ؟ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَقَوْلِهِ: لَا
تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ
فَصَاعِدًا فَقَدْ تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي دِينَارٍ وَ
فِي أَكْثَرَ مِنْ دِينَارٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ:
وَيُقَالُ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ إِسْحَاقَ

[٣] (جزء القراءات کے راوی: ابو نصر محمد بن احمد
بن محمد بن موسیٰ البخاری) الملاحی نے ہمیں خبر
دی، کہا: بے شک یثیم بن کلیب نے کہا: ہمیں
عباس بن محمد الدوری نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں یعقوب (بن ابراہیم بن سعد) نے
حدیث بیان کی، کہا: میرے ابا (ابراہیم بن
سعد بن ابراہیم) نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ
صالح (بن کیسان) سے، وہ ابن شہاب
(الزہری) سے، انہیں (سیدنا) محمود بن ربیع
(رضی اللہ عنہ) نے خبر سنائی جن کے چہرے پر رسول اللہ
ﷺ نے ان کے کنوئیں سے (پانی پی کر پیار
سے) کلی کی تھی۔ انہیں (سیدنا) عبادہ بن
الصامت (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی، بے شک
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں (ہوتی)"
بخاری نے کہا اور معمر (بن راشد) نے زہری
سے نقل کیا کہ "اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۃ
فاتحہ نہ پڑھے، پس جو زیادہ کرے" عام ثقہ
راویوں نے "پس جو زیادہ کرے" (کے لفظ)
میں معمر کی متابعت نہیں کی۔
باوجودیکہ انہوں نے سورۃ فاتحہ کا اثبات بیان

تَابَعَ مَعْمَرًا وَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ رُبَّمَا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ أَذْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الزُّهْرِيِّ غَيْرَهُ وَلَا [نَعْلَمُ] **❦** أَنَّ هَذَا مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ أَمْ لَا.

کیا ہے اور ان کا قول فصاعداً (پس جو زیادہ کرے) معروف (محفوظ و مشہور) نہیں ہے۔ اس سے میری مراد یہ نہیں کہ کوئی (بھی فاتحہ سے زیادہ) ایک حرف یا اس سے زائد نہیں پڑھ سکتا۔ اس کی مثال اس حدیث کی طرح ہے کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار (کی چوری) میں، پس زیادہ، پس ہاتھ یقیناً دینار اور دینار سے زیادہ (چوری) پر کاٹا جاتا ہے۔

بخاری نے کہا: اور کہا جاتا ہے کہ عبد الرحمن بن اسحاق (القرشی المدنی) نے معمر بن راشد کی متابعت کی ہے اور (بات یہ ہے کہ) بے شک عبد الرحمن (مذکور) زہری سے بعض اوقات روایت بیان کرتا ہے، پھر اپنے اور زہری کے درمیان دوسروں کو (سلسلہ سند میں) داخل کر دیتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ یہ اس کی صحیح حدیث میں سے ہے یا نہیں۔

(۴) **❦** ((صحيح))

دیکھئے حدیث سابق ۳، اسے ابو عوانہ الاسفرائینی نے مستخرج میں عباس بن محمد الدوری سے بیان کیا ہے۔ (۱۲۴/۲)

❦ ① یہ روایت امام بخاری کی بیان کردہ نہیں ہے بلکہ محمود بن اسحاق کے شاگرد الملاحی (محمد بن احمد بن موسیٰ) کی ہے۔ دیکھئے ص ۴۲، ملاحی سے اس کا شاگرد بیان کر رہا

❦ من ع وجاءني الاصل "تعليم"

ہے۔ ② صحیح مسلم کی ایک روایت میں فصاعداً کا لفظ ہے (۲/۹۷۷/۳۹۴ عن معمر بن راشد) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، پس جو زیادہ پڑھے۔ بعض لوگ اس روایت کا یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ ”نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جس نے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور قرآن نہ پڑھا“ حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ فصاعداً (ف صاعداً) کا مطلب ہے ”پس زیادہ“ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ”اور زیادہ“ ”فصاعداً“ کو ”و صاعداً“ بنا دینا بعض الناس کی شعبہ بازی ہے۔ فصاعداً والی حدیث کے بارے میں جناب انور شاہ صاحب کشمیری فرماتے ہیں:

”ثُمَّ زَعَمَ الْأَحْنَفُ مُرَادُ الْحَدِيثِ وَجُوبُ الْفَاتِحَةِ وَوُجُوبُ ضَمِّ السُّورَةِ وَلَكِنَّهُ يُخَالِفُ اللَّغَةَ فَإِنَّ أَرْبَابَ اللَّغَةِ مُتَّفِقُونَ عَلَى أَنَّ مَا بَعْدَ الْفَاءِ يَكُونُ غَيْرَ ضَرُورِيٍّ وَصَرَّحَ بِهِ سَيَبَوِيهِ فِي الْكِتَابِ فِي بَابِ الْإِضَافَةِ“

پھر احناف نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس حدیث سے مراد فاتحہ اور سورت ملانے کا وجوب ہے لیکن یہ (بات) لغت کے خلاف ہے کیونکہ اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ ”ف“ کے بعد جو ہو وہ غیر ضروری ہوتا ہے۔ سیبویہ (نحوی) نے (اپنی) الکتاب کے باب الاضافہ میں اس کی صراحت کی ہے۔

[العرف الثذی: ج ۱ ص ۷۶ باب ما جاء في القراءة خلف الامام]

حدیث ”لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا“ (ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار [یا اس کی مالیت کی چوری] میں، پس زیادہ) سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ فصاعداً کا مطلب ”پس زیادہ“ ہوتا ہے۔ ”اور زیادہ“ نہیں ہوتا، کیونکہ چوتھائی دینار یا اس کی مالیت کی چوری میں ہاتھ کٹ جاتا ہے۔ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ کی شرط شریعت مطہرہ سے ثابت نہیں ہے۔ لہذا فصاعداً والی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ پھر جس کی مرضی ہے وہ اس سے زیادہ پڑھے۔ یہ زیادہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ یاد رہے کہ جہری نماز میں مقتدی کو فاتحہ سے زیادہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیکھئے

حدیث: ۶۵۔ (۳) عبدالرحمن بن اسحاق (القرشی) کی روایت کتاب القراءة للبیہقی (ص ۲۳، ۲۴ ج ۲۹) میں موجود ہے۔

۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۵] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے
الْبَحَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: حَدِيثُ سَنَائِي، كَمَا: هَمِيں بخاری نے حدیث
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَنَائِي، كَمَا: هَمِيں حجاج (بن منہال) نے
مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حَدِيثِ سَنَائِي، كَمَا: هَمِيں (سفيان) بن عيينه
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا نَعْمُ)) حَدِيثِ سَنَائِي، وَهَ زَهْرِي سَ، وَهَ (سیدنا)
صَلَاةٍ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) مُحَمَّدُ بْنُ رَجَبٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) سَ، وَهَ (سیدنا) عبادہ
بن الصامت (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) سَ (روایت) بیان
کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی
نماز نہیں (ہوتی) جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

((صحيح)) یہ روایت سفيان بن عيينه کی سند سے گزر چکی ہے، نمبر ۲۔
سنن ابی داؤد میں سفيان بن عيينه کی اس روایت کے آخر میں ”فصاعداً“ کا لفظ
بھی ہے، (ج ۸۲۲ باب مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاتِهِ) امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ.“ سفيان (بن عيينه) نے کہا: (یہ) اس کے
لیے ہے جو اکیلے نماز پڑھے۔ [سنن ابی داؤد: ج ۱ ص ۱۲۶]

یہ قول سفيان بن عيينه سے ثابت نہیں ہے۔ سفيان رحمہ اللہ ۱۹۸ ہجری میں فوت
ہوئے، جبکہ امام ابو داؤد، ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ لہذا یہ قول منقطع ہونے کی وجہ سے
ثابت ہی نہیں ہے اور یہاں یہ خیال کرنا غلط ہے کہ ابو داؤد نے یہ قول قتیبہ بن سعید یا
ابن السرح سے سنا ہوگا۔ اگر ان سے سنا ہوتا تو یہ نہ فرماتے کہ ”قال سفيان“ بلکہ فرماتے
”قال قتیبہ“ یا ابن السرح: قال سفيان۔ (۴) آنے والی روایت (ج ۶) میں امام زہری
کے سماع کی تصریح موجود ہے۔ اس کے باوجود بعض الناس نے لکھا ہے کہ ”اور یہ سند بھی

ضعیف ہے کیونکہ زہری مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے، حالانکہ تصریح سماع بھی ثابت ہے اور یہ روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ رشید احمد گنگوہی دیوبندی (اوثق العری: ص ۱۸، ۲۹) و تالیفات رشیدیہ (ص ۳۳۷، ۳۳۸) اور محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند (فضل الباری: ج ۱ ص ۲۶) وغیرہا نے صحیح بخاری کو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کے بارے میں لکھا ہے:

”جو ان کی عظمت نہ کرے جو بدعتی ہے وہ مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے“

[حجۃ اللہ البالغہ: اردو ج ۱ ص ۲۴۲ واللفظ لہ و عربی ج ۱ ص ۱۳۴ نیز دیکھئے مقدمہ ص ۳۶، ۳۷]

۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي
مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
”لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ“
وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ قَالَ:
أَرَى يَعُودُ لَصَلَاتِهِ وَإِنْ ذَكَرَ ذَلِكَ
وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَلَا أَرَى
[إلا] أَنْ يَعُودَ لَصَلَاتِهِ.

ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاز) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن صالح) کا تب
اللیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں یونس (بن یزید الایلی) نے
حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب الزہری سے
بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہمیں
(سیدنا) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) نے حدیث
بیان کی، وہ (سیدنا) عبادہ بن الصامت
(رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے
فرمایا (کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورہ فاتحہ نہ

پڑھے۔“

من ع

اور میں نے ان سے اس آدمی کے بارے
میں پوچھا جو قراءت بھول جائے تو انہوں
نے فرمایا: ”میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنی نماز
دہرائے اور اگر اسے دوسری رکعت میں
(بھی) یاد آئے تو میرا یہی خیال ہے کہ وہ
اپنی نماز (یعنی رکعت) دہرائے۔

(۶) (صحیح) ((صحیح)) اسے مسلم نے بھی یونس بن یزید سے بیان کیا ہے۔ (۹/۲)
ح ۳۹۴/۳۵ نیز دیکھئے حدیث: ۲۔

۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
أَمَرَ فَنَادَى: ((أَنْ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ وَمَا زَادَ))

[۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں مسدد (بن مسدد) نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جعفر (بن میمون)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عثمان
النہدی (عبدالرحمن بن مل) نے حدیث
بیان کی، وہ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث
بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے
(منادی کرنے کا) حکم دیا، پس انہوں نے
(منادی) کر دی کہ اس (شخص) کی نماز نہیں
ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اور جو زیادہ کرے۔

(۷) (ضعیف) ((ضعیف)) اسے ابوداؤد (۸۱۹، ۸۲۰) اور احمد (۲/۳۲۸ ح ۹۵۲۵)
نے یحییٰ بن سعید القطان سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں ”فما زاد“

کے الفاظ ہیں۔ نیز دیکھئے حدیث: ۸۴، ۹۹، ۲۹۹، اس کا راوی جعفر بن میمون جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، یعقوب بن سفیان اور نسائی وغیرہم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس حدیث کے بارے میں ”ولا يتابع عليه“ کے الفاظ لکھے ہیں۔

۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۸] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزامی) نے الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدِيثِ بِيَانِ كِي، كُهَا: هَمِيں بخارى نے يُوسُفُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ حَدِيثِ بِيَانِ كِي، كُهَا: هَمِيں محمد بن يوسف جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (البخاري البليكندي) نے حدیث بیان کی، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يُجْزِيُ كُهَا: هَمِيں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جَرِيحٍ سے، وہ عطاء (بن ابی رباح) سے، وہ

(سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں

کہ انہوں نے فرمایا: سورۃ فاتحہ (پڑھنے) کے ساتھ نماز جائز (ہو جاتی) ہے اور اگر

(فاتحہ سے) زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

(۸) ﴿صَحِيحٌ﴾: اسے حمیدی (۹۹۶ تحقیقی) اور بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۹

ح ۱۵) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور بخاری (۷۷۲) و مسلم

(۳۹۶/۴۴) نے ابن جریج کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابن جریج نے سماع کی تصریح کر دی

ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے دوسرے راوی بھی یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ (حاشیاتی علی

مسند الحمیدی: ج ۱ ص ۲۸۶ مخطوط)

﴿۱﴾ اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور فاتحہ کے

علاوہ پڑھنا بہتر اور مسنون ہے۔ یاد رہے کہ صحیح حدیث کی رو سے جہری نمازوں میں مقتدی

صرف سورۃ فاتحہ ہی پڑھے گا۔ فاتحہ سے زیادہ قراءت نہیں کرے گا۔ دیکھئے حدیث: ۶۵

② کسی صحابی سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھنا فرض ہے۔ لہذا الفقہاء المجتہد المحدث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کی صحت پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم
عمر بن حریث، جابر بن سمرہ، عبد اللہ بن السائب وغیرہم (رضی اللہ عنہم) کی روایات میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فاتحہ کے علاوہ بھی قرآن پڑھا ہے۔ اس سے مازاد علی الفاتحہ کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صرف سنیت ہی ثابت ہوتی ہے۔ لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ ”فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا واجب ہے“ یہ قول درج بالا حدیث کے سراسر خلاف ہے۔

③ ابن جریج صحیحین کے مرکزی راوی اور ثقہ محدث ہیں۔ مسند الکناح کا مسئلہ ان سے باسند صحیح ثابت نہیں۔ دیکھئے نور العینین [ص ۴۱، طبع قدیم ص ۲۵، ۲۶]

۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا فَهْيَ
خِدَاجٌ)) قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَزَادَ يَزِيدُ
ابْنُ هَارُونَ: بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عبد اللہ الرقاشی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن عباد (بن عبد اللہ بن الزبیر) نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا سے، وہ (سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”ہر نماز جس میں (سورۃ فاتحہ کی) قراءت نہ کی جائے وہ ناقص (و باطل) ہے۔ (بخاری نے کہا) اور [اس حدیث میں] یزید بن ہارون نے فاتحہ الکتاب کے الفاظ

(بھی) بیان کئے ہیں۔ (یعنی قراءت سے مراد فاتحہ کی قراءت ہے)

(۹) رحمۃ اللہ علیہ: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔ اسے ابن ماجہ (۸۴۰) اور احمد بن حنبل (۲۵/۶ ح ۲۶۸۸۸) نے بھی محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق مذکور، جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے عمدۃ القاری للنعیمی (ج ۷ ص ۲۷) و نصب الراية (ج ۴ ص ۷) وسیرت المصطفیٰ / محمد ادریس کاندھلوی (ج ۱ ص ۷۶) احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں:

”ہمارے علماء کرام قدست اسرارہم کے نزدیک بھی راجح محمد بن اسحاق کی توثیق ہی ہے“
[منیر العین فی حکم تقبیل الایہامین: ص ۱۴۵]

ذکر یا صاحب تبلیغی جماعت والے، محمد بن اسحاق کے بارے میں صاحب مجمع الزوائد (حافظ بیہقی) سے نقل کرتے ہیں کہ ”وَهُوَ مُدْلِسٌ وَهُوَ ثِقَّةٌ“ (تبلیغی نصاب: ص ۵۹۵ فضائل ذکر: ص ۱۱۷ ح ۳۱) یعنی وہ مدلس ہے اور وہ ثقہ ہے۔ (ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے لہذا مدلس کا اعتراض مردود ہے) نیز دیکھئے الکواکب الدرر (ص ۴۲، ۴۴) اور یہی کتاب (ج ۱۴۲، ۱۴۸)

رحمۃ اللہ علیہ: ① یزید بن ہارون کی روایت نمبر ۶۲ پر آ رہی ہے۔ ② اس حدیث میں ”ہر نماز“ سے معلوم ہوا کہ ہر نماز چاہے، صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، وتر وغیرہ ہو یا امام، منفرد، مقتدی، مرد، عورت، یا بچے کی نماز ہو وہ فاتحہ کے بغیر ناقص یعنی باطل ہے۔

۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ
إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ
قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلِ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
[۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاز) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (ابو سلمہ التبوذکی المنقري) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان بن یزید (العطار) نے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأَ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ مُخَدَّجَةٌ.))
 حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عامر (بن عبد الواحد) الاحول (البصری) نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن شعیب (بن محمد بن عبد اللہ

بن عمرو بن العاص) سے، وہ اپنے ابا (شعیب بن محمد) سے، وہ اپنے دادا (سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۱۰) صحیح: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔ اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۴۹ ح ۹۶) اور طبرانی (الاوسط ح ۳۷۱۶) نے ابان بن یزید العطار کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث (۱۲) امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ”ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي جُمْلَةٍ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي كِتَابِ الْقِرَاءَةِ خَلْفًا لِإِمَامٍ“ (اسے بخاری رحمہ اللہ نے کتاب القراءۃ خلف الامام میں ان احادیث میں ذکر کیا ہے جن سے حجت پکڑی ہے)

① عامر بن عبد الواحد الاحول پر احمد بن حنبل، نسائی اور عقیلی (بذکرہ فی الضعفاء ۳/۳۱۰) نے جرح کی ہے، جبکہ ابو حاتم رازی، یحییٰ بن معین، ابن عدی، ابن حبان، الساجی، حاکم (۱/۴۸۴) ترمذی (۱۹۲) ابن خزیمہ (۳۷۷) ابن الجارود (۱۶۲) ابوعوانہ (۱/۳۳۰) اور جمہور محدثین نے ثقہ و صدوق اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔ یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ دیکھئے (ج ۱ ص ۱۶۵ ح ۳۷۹) ان پر جرح مردود ہے اور یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ حسین المعلم نے یہی حدیث عمرو بن شعیب سے بیان کر کے ان کی متابعت تامہ کر رکھی ہے۔ لہذا بعض الناس کا عامر الاحول پر اعتراض کرنا مردود ہے۔ نیز دیکھئے ج ۱۴:

② عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده والی سند حسن یا صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے الکواکب الدریہ (ص ۳۵) و مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (ج ۱۸ ص ۸) تہذیب السنن لابن القیم (ج ۶ ص ۳۷۴) والترغیب والترہیب (۵۷۶/۴) و نصب الراية (۵۸/۱) و معارف السنن للبورقانی (۳/۳۱۵) ابن ماجہ اور علم حدیث لعبد الرشید العمانی (ص ۱۴۱) و محاسن الاصطلاح للبلقینی (ص ۴۸۱) و الحدیث الآتی (۶۳)

③ عامر الاحول کی روایت پر ابو حاتم کی جرح نہ تو علل الحدیث میں ملی ہے اور نہ ہی توجیہ انظر میں۔ واللہ اعلم

۱۱. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى وَلَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ)) قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .

[۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، وہ روح بن القاسم سے، وہ علاء (بن عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھے اور (اس میں) سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ (نماز) ناقص (یعنی باطل) ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی، مکمل نہیں ہے۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں امام کے پیچھے (بھی) ہوتا ہوں (یعنی جب میں امام کے پیچھے نماز

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِقْرَأْ وَأَيُّ الْقُرْآنِ))

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ يَقُولُ پڑھتا ہوں؟ تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا:
 اللَّهُ: حَمْدُنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: اے فارسی زادے! اسے اپنے دل میں
 ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: (ہونٹ ہلاتے ہوئے خفیہ آواز سے) پڑھ
 أَتُنِي عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ: (اور مزید سن لے کہ) میں نے نبی ﷺ کو
 ﴿مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 مَجْدُنِي عَبْدِي هَذَا لِي، يَقُولُ ہے: میں نے اپنے اور اپنے بندے کے
 الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ درمیان نماز آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے پس
 نَسْتَعِينُ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: فَهَذِهِ آيَةُ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے
 بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ وَإِذَا قَالَ بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے
 الْعَبْدُ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾ إِلَى آخِرِ جو مانگا اسے دیا جائے گا۔

السُّورَةِ يَقُولُ: فَهَذِهِ لِعَبْدِي وَ لِعَبْدِي نبی ﷺ نے فرمایا: پڑھو (جب) بندہ کہتا
 مَا سَأَلَ)) ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ اللہ

فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی،
 بندہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ اللہ
 فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف
 بیان کی۔ بندہ کہتا ہے ﴿مَا لَكَ يَوْمَ
 الدِّينِ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے
 میری تجید کی (یعنی بزرگی بیان کی) یہ
 میرے لیے ہے، بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ
 نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تو اللہ فرماتا
 ہے یہ آیت میرے اور میرے بندے کے
 درمیان آدھی آدھی ہے اور جب بندہ کہتا ہے

﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ ﴾ سورت کے آخر تک
(تو اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے
ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے اسے دیا
جائے گا۔

(۱۱) ﴿تَفْصِيْلٌ﴾: ((صحيح)) یہ روایت اسی سند کے ساتھ مختصراً آگے آرہی ہے۔ دیکھئے
حدیث: ۷۷-۷۸۔ اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۳۸ ج ۶۸) نے بھی یزید بن زریع کی سند
سے بیان کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے اور اصل صحیح مسلم میں موجود ہے۔

[دیکھئے یہی کتاب (ج ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲)]

﴿عَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ﴾: جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ و صدوق ہیں۔ لہذا ان پر ہر قسم کی
جرح مردود ہے۔

۱۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
هَشَامٌ [عَنْ هَمَّامٍ] عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نَقْرَأَ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تيسَّرَ.

[۱۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے یہ حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں ابو الولید ہشام (بن
عبد الملک الطیالیسی) نے یہ حدیث بیان کی (وہ
ہمام بن یحییٰ سے) وہ قتادہ (بن دعامہ) سے،
وہ ابو نضرہ (المنذر بن مالک البصری) سے، وہ
ابو سعید (سعد بن مالک الخدری رضی اللہ عنہ) سے
بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ہمیں
ہمارے نبی ﷺ نے (نماز میں) سورۃ فاتحہ
اور جو میسر ہو، پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(۱۲) ﴿تَفْصِيْلٌ﴾: ((ضعيف)) اسے ابو داؤد (۸۱۸) اور عبد بن حمید (المسند: ۸۷۹) نے

سقط من الاصول واستدرکته من ج ۱۰۴۔

ابوالولید الطیالسی سے روایت کیا ہے اور یہ روایت صحیح ابن حبان (الإحسان: ۱۷۸۷) اور مسند احمد (۳/۳، ۴۵، ۹۷) میں ہمام بن یحییٰ کی سند سے موجود ہے۔
 ﷺ اس کا راوی قتادہ بن دعامہ مدلس ہے۔ دیکھئے صحیح ابن حبان (الإحسان: ۸۵/۱) و کتاب المجرحین لابن حبان (۹۲/۱) و کتب المدلسین و اسماء الرجال۔ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”اور قتادہ مدلس ہے“ (جزء رفع الیدین ص ۲۸۹ ج ۲ تا ۳۱۲) و تجلیات صفدر (ج ۳ ص ۳۱۸، مطبوعہ جمعیت اشاعت العلوم الحنفیہ فیصل آباد) اصول حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مدلس کی غیر صحیحین میں عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ ”مدلس راوی عن سے روایت کرے تو وہ حجت نہیں الا یہ کہ وہ تحدیث کرے یا اس کا کوئی ثقہ متابع ہو مگر یہ یاد رہے کہ صحیحین میں تدلیس مضر نہیں۔ وہ دوسرے طرق سے سماع پر محمول ہے۔ مقدمہ نووی: ص ۱۸۔ فتح المغیث: ص ۷۷ و تدریب الراوی: ص ۱۴۴“ [خزان السنن: ج ۱ ص ۱۷۷ بعد ص ۱۷۷]

چونکہ اس روایت میں قتادہ کے سماع کی تصریح نہیں ہے، لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔ امام بخاری نے بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ اس روایت میں قتادہ کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ دیکھئے حدیث: ۱۰۴۔

۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
 حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ
 مَيْمُونٍ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ
 عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا
 أَسْمَعَنَا النَّبِيَّ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا
 أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَى عَلَيْكُمْ.
 [۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے (یہ) حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے (یہ) حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتو ذکی، ابوسلمہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے قیس (بن سعد) اور عمارہ بن ميمون اور حبیب بن الشہید (تینوں) سے حدیث بیان کی، وہ عطاء (بن ابی رباح) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔ پس نبی ﷺ نے ہمیں (جہراً) جو سنایا ہے۔ ہم تمہیں (جہراً) سناتے ہیں اور جو آپ نے مخفی رکھا (یعنی آہستہ پڑھا) ہم (اسے) آپ پر مخفی رکھتے ہیں۔ (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)“

(۱۳) (صحیح) اس کی سند صحیح ہے اور اسے ابوداؤد (۷۹۷) نے معمولی اختلاف کے ساتھ موسیٰ بن اسماعیل سے بیان کیا ہے۔ حبیب بن الشہید والی روایت صحیح مسلم (۳۹۶/۴۲ ح ۱۰/۲) میں ”لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ“ کے متن کے ساتھ موجود ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۵، ۸، ۱۵۳۔
 ① صحیح مسلم (۳۹۶/۴۲ ح ۱۰/۲) کی ایک روایت میں آیا ہے کہ ”وَمَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ“ جس نے (صرف) سورہ فاتحہ پڑھی تو اس کی نماز جائز ہوگئی اور جس نے (اس سے زیادہ) قراءت کی تو یہ افضل ہے۔
 صحیح بخاری (۱۹۵/۱ ح ۷۷۲) میں ہے:

”وَإِنْ لَمْ يَزِدْ عَلَى أَمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدَتْ فَهُوَ خَيْرٌ“ یعنی: اگر سورہ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھے تو جائز ہے اور اگر زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

② ”لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ“ کا ذکر امام بخاری نے آگے کیا ہے۔ دیکھئے: ح ۱۵۳، والحمد للہ۔
 ۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّلْعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: [۱۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہلال بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب السلعی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسین (بن ذکوان) المعلم نے حدیث بیان کی، وہ عمرو

((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ)) العاص) سے، وہ اپنے ابا (شعیب بن عمرو بن

سے، وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی
جائے وہ ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۱۴) (حسن) اس کی سند حسن ہے۔ اسے ابن ماجہ (۸۴۱) نے بھی یوسف بن
یعقوب کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ:

”وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ“ اور اسے بخاری نے ان حدیثوں میں ذکر
کیا ہے جن سے حجت پکڑی ہے۔ کتاب القراءة: ص ۵۰ ح ۹۷۔
① حسین بن ذکوان المعلم: صحیحین کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک
ثقہ ہیں۔ ان پر ”ربما و ہم“ والی جرح مردود ہے۔ عامر الاحول نے ان کی متابعت کر
رکھی ہے۔ دیکھئے: ح ۱۰۔

۱۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا [۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: بَيَانُ كِي، كُهَا: هَمِيَسُ بَخَارِي نَ حَدِيْثُ بَيَان
حَدَّثَنَا دَاوُدُ ابْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ كِي، كُهَا: هَمِيَسُ مَوْسَى (بَنِ اسْمَاعِيْلَ التَّبُوْذَكِي)
نَ حَدِيْثُ بَيَانُ كِي، كُهَا: هَمِيَسُ دَاوُدَ بَنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ”فِي كُلِّ
صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَمَا أَغْلَنَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَتَحْنُ نُغْلِنُهُ
وَمَا أَسْرَفْنَحْنُ نُسْرُهُ.“
ابن الفرات نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داؤد بن
ابن الفرات نے حدیث بیان کی، وہ ابراہیم
(بن میمون) الصائغ سے، وہ عطاء (بن
ابی رباح) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان
کرتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت (فرض)
ہے۔ اگرچہ (صرف) سورہ فاتحہ کے ساتھ

(ہی) ہو۔ پس ہمیں نبی ﷺ نے جو علانیہ سنایا ہم تمہیں علانیہ سناتے ہیں اور جو آپ نے سرا (یعنی دل میں، خفیہ) پڑھا ہم اسے سرا پڑھتے ہیں۔

(۱۵) (صحیح) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ح ۸، ۱۳۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ فرض اور رکن ہے اور ماعد الفاتحہ فرض نہیں ہے۔

۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ الْخَضْرَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ هَذِهِ.

[۱۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن السری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، وہ ابوالزہریہ (حدیر بن کریب الحمصی) سے، وہ کثیر بن مرہ الحضرمی سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے ابوالدرداء (عویمر بن عجلان) رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کیا ہر نماز میں قراءت (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں“ تو ایک انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ (سورۃ فاتحہ) واجب (یعنی فرض) ہوگئی ہے۔

(۱۶) (صحیح) یہ روایت امام بخاری کی کتاب خلق افعال العباد (ص ۱۰۰)

جزء القراءۃ

63

ح ۵۱۳) میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔ اسے امام نسائی (۱۴۲/۲ ح ۹۲۴) نے معاویہ بن صالح کی سند سے نقل کیا ہے۔

① بعض راویوں کے وہم کی وجہ سے اس حدیث میں ایک ضعیف اضافہ بھی ہو گیا ہے۔ دیکھئے سنن النسائی و سنن الدارقطنی (۳۳۲/۱، ۳۳۳ ح ۱۲۴۸) وغیرہا، یہ اضافہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے بلکہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور اس قول کا یہ مطلب ہے کہ امام کا جہر سے قراءت کرنا مقتدیوں کے لیے کافی ہے یعنی مقتدی جہر سے قراءت نہیں کریں گے بلکہ اپنے دل میں سر اسورۃ فاتحہ پڑھ کر خاموش ہو جائیں گے۔ نیز دیکھئے [ج: ۱۸، ۱۷، ۸۳، ۸۴، ۸۵] اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی قراءت فرض ہے اور یہ عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ ہر نماز میں مقتدی کی نماز بھی شامل ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْ كُنَّا أَقْدَرُ عَلَى أَنْ أَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنَ لَقَرَأْتُهُ وَأَنَا رَاكِعٌ .

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۵۷ ح ۳۸۴ و سند حسن]

”اگر مجھے سورت فاتحہ پڑھنے کی طاقت (یعنی موقع) نہ ہو تو میں رکوع میں (اسے) پڑھ لوں گا۔“ ❊

۱۷. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث البخاریؒ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان حَدَّثَنَا زَيْدٌ ❊ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ بن جعفر قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید کثیر بن مرقۃ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَ (بن حباب) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث قِرَاءَةٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.)) بیان کی، کہا: ہمیں ابو الزاہریہ (حدیر بن

❊ اس قول سے سورۃ فاتحہ خلف الامام کی اہمیت بیان کرنا مقصود ہے ورنہ رکوع و سجود میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (۲۰۹-۲۸۰) ❊ فی الاصل: ”یزید“ والصواب زید و هو ابن حباب، دیکھئے ح: ۲۹۴



کریب الحمصی) نے حدیث بیان کی، کہا:
 ہمیں کثیر بن مرہ نے حدیث بیان کی، انہوں
 نے ابوالدرداء (عویمیر بن عجلان رضی اللہ عنہ) کو
 (فرماتے ہوئے) سنا کہ نبی ﷺ سے
 پوچھا گیا: ”کیا ہر نماز میں قراءت (فرض)
 ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں!“
 (۱۷) صحیح)) دیکھئے: ح ۱۶، ۱۷، ۸۳، ۲۹۴۔



۱. بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ وَأَذْنِي مَا يُجْزِي مِنَ الْقِرَاءَةِ

باب: امام اور مقتدی کے لیے (سورہ فاتحہ کی) قراءت کا وجوب (یعنی فرضیت) اور کم از کم قراءت جو (نماز میں) کفایت کرتی ہے۔

۱۸. قَالَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ [۱۸] بخاری نے کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا: پس جو اس میں سے میسر (آسان) ہو پڑھو، ﴿قَالَ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾﴾ [۱۸] اور فرمایا: اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ کیا جاتا ہے (یعنی فرشتے یہ قرآن سننے کے لیے حاضر ہوتے ہیں، اور فرمایا) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش ہو جاؤ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (آیت) فرض (نماز) اور (جمعہ کے) خطبے (کے بارے) میں ہے اور ابو الدرداء (عویمیر بن عجلان رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انصار میں سے ایک آدمی بولا، (قراءت) واجب (یعنی فرض) ہوگئی۔

(۱۸) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ والی روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ۱۶، ۱۷۔

﴿[۲۰/۷۳] المزل: ۲۰﴾ ﴿[۷۸/۱۷] الاسراء: ۷۸﴾ ﴿[۷۸/۱۷] الاعراف: ۲۰﴾

ﷺ ① ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی اسانید میں نظر ہے۔ واللہ اعلم۔

زیلعی حنفی نے لکھا ہے کہ: ”ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ غَيْرِ سَنَدٍ“
(نصب الراية: ۱۹/۲) یعنی یہ قول بلا سند ہے۔ امام بیہقی نے ابن عباس سے نقل کیا کہ
”الْمُؤْمِنُ فِي سَعَةِ مَنْ إِلَّا سَمَاعٌ إِلَيْهِ إِلَّا فِي صَلَوةٍ مَفْرُوضَةٍ أَوْ مَكْتُوبَةٍ
أَوْ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَوْ يَوْمٍ فِطْرٍ أَوْ يَوْمٍ أَضْحَى، يَعْنِي وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ
وَأَنْصِتُوا“ [كتاب القراءة: ص ۱۰۸ ح ۵۳ و سَنَدُهُ حَسَنٌ وَ ابْنُ أَبِي
حَاتِمٍ فِي تَفْسِيرِهِ: ۱۶۳۶/۵] نیز دیکھئے ح ۱۵۸، ۱۶۱ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ.]

۱۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَتَوَاتَرَ الْخَبَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ أَمِّ الْقُرْآنِ)) وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: يُجْزِيهِ آيَةُ آيَةٍ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَلَا يُقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَقَالَ أَبُو قَسَادَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِي الْأَرْبَعِ جَارَتْ صَلَاتُهُ وَهَذَا خِلَافُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۱۹] بخاری نے کہا اور رسول اللہ ﷺ سے متواتر حدیث آئی ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں ایک ایک آیت، فارسی زبان میں (پڑھ دینا) جائز ہے اور آخری دو رکعتوں میں نہ پڑھنا جائز ہے اور ابو قتادہ (الانصاری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا نبی ﷺ چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں اگر چاروں (رکعتوں) میں نہ پڑھے تو اس کی نماز جائز ہے اور (حالانکہ اس کی) یہ بات نبی ﷺ کے فرمان کے ”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی“ کے

خلاف ہے۔

(۱۹) ﷺ: ((صحيح)) اس متواتر حدیث کی ایک سند نمبر ۲ پر گزر چکی ہے۔ تمام لوگوں کے نزدیک متواتر حدیث قطعی الثبوت ہوتی ہے۔

﴿بعض الناس﴾: بعض الناس سے مراد جناب ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔ محمد بن الحسن الشیبانی کذاب (دیکھئے جزء رفع الیدین تحقیقی ص ۳۲ تحت ح ۱) نے قاضی ابو یوسف (یعقوب) سے، اس نے ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ فارسی زبان میں نماز کا افتتاح اور قراءت دونوں جائز ہیں۔ اگرچہ آدمی عربی زبان اچھی طرح جانتا بھی ہو، دیکھئے الجامع الصغیر (ص ۹۴) یاد رہے کہ جناب ابو حنیفہ کا فارسی زبان میں نماز پڑھنے والے مسئلے سے رجوع کرنا قطعاً ثابت نہیں ہے۔ رجوع کا راوی نوح بن ابی مریم ہے۔

[دیکھئے الھدایہ مع الدرر: ج ۱ ص ۱۰۲ باب صفۃ الصلوۃ]

اور نوح بن ابی مریم مشہور متروک الحدیث، منکر الحدیث اور کذاب تھا، دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۴ ص ۲۷۹، ۲۸۰) و تہذیب التہذیب (ج ۱ ص ۴۳۳-۴۳۵) وغیرہما۔ الجامع الصغیر کی ظاہر روایت کے مقابلے میں حنفی و دیوبندی و بریلوی حضرات نے نوح بن ابی مریم کذاب کی من گھڑت روایت کو سینے سے لگا لیا ہے۔ یاد رہے کہ ان لوگوں کے نزدیک محمد بن الحسن الشیبانی اور قاضی ابو یوسف دونوں: بڑے امام، صاحبین اور مقبول الروایت ہیں۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۰۔

۲۰. فَإِنْ احْتَجَّ وَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا صَلَاةَ وَلَمْ يَقُلْ لَا يُجْزِئُ" قِيلَ لَهُ: إِنَّ الْخَبَرَ إِذَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَحُكْمُهُ عَلَى اسْمِهِ وَعَلَى الْجُمْلَةِ حَتَّى يَجِيَّ بَيَانُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: لَا يُجْزِئُهُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ.

[۲۰] اگر وہ حجّیت کرے اور کہے: "نبی ﷺ نے لا صلوة (نماز نہیں) کہا ہے" "لا یجزئ" (جائز نہیں) نہیں کہا، تو اسے کہا جائے، بے شک جب نبی ﷺ سے (صحیح سند کے ساتھ) حدیث آجائے تو اس کا حکم اس کے (عام) نام پر اور فی الجملہ (عموم پر) رہے گا، حتیٰ کہ نبی ﷺ سے اس کا (خاص) بیان آجائے (تو تخصیص کر لی

من عاون، وجاءني الأصل "جابر عن عبد الله"۔

جائے گی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہے۔

(۲۰) ﴿قُلْ اَللّٰهُمَّ﴾

① سابق حدیث میں ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کی جس حدیث کا ذکر ہے وہ آگے آرہی ہے۔ دیکھئے
ح ۲۳۸، ۲۸۶، ۲۸۸۔ اور لَا صَلَوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ والی حدیث کے لیے
دیکھئے: ۲۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۲/۱ ح ۳۷۴۳، ۳۷۴۷، ۳۷۴۷) اور مصنف
عبدالرزاق (۲/۹۹ ح ۲۶۵۷) میں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ آخری دو رکعتوں میں قراءت
نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت حارث بن عبد اللہ الأعمش (ضعیف و کذاب) کی وجہ سے مردود ہے۔
دیکھئے میزان الاعتدال (ج ۱ ص ۴۳۵) و تہذیب التہذیب (۲/۱۲۶، ۱۲۸) وغیرہما۔ اسی
سند میں ابواسحاق السبئی ہے جو کہ مشہور مدلس ہے۔ دیکھئے کتب المدلسین وغیرہ اور عن سے
روایت کر رہا ہے، ابواسحاق کی ایک روایت سے حارث الأعمش کا واسطہ گر گیا ہے۔ لہذا سند
منقطع ہو گئی ہے، یہ منقطع سند مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۲/۱ ح ۳۷۴۳) میں ہے اور سخت
ضعیف ہے، اس میں شریک القاضی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے اور ابواسحاق بھی
مدلس ہے۔ اس منقطع سند میں ”عبد اللہ“ (بن مسعود) کا بھی ذکر ہے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آخری دو رکعتوں میں قراءت نہ کرنا قطعاً ثابت نہیں
ہے۔ واللہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں آخری دو رکعتوں میں بھی قراءت کا ذکر ہے۔
حدیث ۱: میں گزر چکی ہے۔ علقمہ تابعی کی آخری دو رکعتوں میں قراءت نہ کرنے والی
روایت مجھے صحیح سند سے نہیں ملی۔ مصنف عبدالرزاق (۳۶۵۸) والی روایت حماد بن
ابی سلیمان کے اختلاط وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ وانظر الحدیث الآتی (۲۰۰)

مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۲/۱ ح ۳۷۲۶) میں (عبدالرحمن) بن الاسود (بن یزید) والی روایت کی سند ضعیف ہے۔ حجاج بن ارطاة ضعیف مدلس ہے۔ دیکھئے کتب الرجال و کتب التدلیس۔

⑤ جابر رضی اللہ عنہ کا قول آگے آ رہا ہے۔ دیکھئے: ح ۲۸۷۔

۲۱. فَإِنْ احْتَجَّ فَقَالَ: إِذَا أَذْرَكَ الرُّكُوعَ جَا زَتْ فَكَمَا أَجْزَأَتْهُ فِي الرُّكْعَةِ كَذَلِكَ تُجْزِئُهُ فِي الرُّكْعَاتِ قِيلَ لَهُ: إِنَّمَا أَجَا زَ زَيْدٌ بُنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَالَّذِينَ لَمْ يَرَوْا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ فَقَدْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "لَا يَرُكِعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ" وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ إِجْمَاعًا لَكَانَ هَذَا الْمُدْرِكُ لِلرُّكُوعِ مُسْتَثْنَى مِنَ الْجُمْلَةِ مَعَ أَنَّهُ لَا إِجْمَاعَ فِيهِ وَاحْتِجَّ بَعْضُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ: لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ لِقَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ فَقِيلَ لَهُ فَيُثْنِي

[۲۱] پس اگر وہ حجت پکڑے اور کہے کہ اگر (کوئی) رکوع پالے تو (اس کی نماز) جائز ہے۔ پس جس طرح ایک رکعت میں (قراءت نہ کرنا) جائز ہے۔ اسی طرح دوسری رکعات میں (بھی) جائز ہے، تو اسے کہا جائے گا کہ (رکوع کی رکعت) جائز قرار دی ہے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) اور ابن عمر (رضی اللہ عنہ) اور ان لوگوں نے جو قراءت خلف الامام کے قائل نہیں ہیں اور جو قراءت (کی فرضیت) کے قائل ہیں (تو وہ اسے جائز نہیں سمجھتے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نماز کی رکعت) اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک امام کو حالت قیام میں (قبل از رکوع) پانہ لے اور ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی رکوع نہ کرے جب تک وہ سورہ فاتحہ نہ پڑھ لے اور اگر یہ اجماع (والا مسئلہ) ہوتا تو

جزء القراءۃ

70

عَلَى اللَّهِ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟ قَالَ: نَعَمْ قِيلَ لَهُ: فَلِمَ جَعَلْتَ عَلَيْهِ الشَّاءَ، وَالشَّاءَ عِنْدَكَ تَطَوُّعٌ تَتِمُّ الصَّلَاةُ بِغَيْرِهِ؟ وَالْقِرَاءَةُ فِي الْأَصْلِ وَاجِبَةٌ أَسْقَطَتْ الْوَاجِبَ بِحَالِ الْإِمَامِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَاسْتَمِعُوا﴾ وَأَمْرُهُ أَنْ لَا يَسْتَمِعَ عِنْدَ الشَّاءِ وَلَمْ تُسْقِطْ عَنْهُ الشَّاءَ وَجَعَلْتَ الْفَرِيضَةَ أَهْوَنَ حَالًا مِّنَ التَّطَوُّعِ وَزَعَمْتَ أَنَّهُ إِذَا جَاءَ وَالْإِمَامُ فِي الْفَجْرِ فَإِنَّهُ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ لَا يَسْتَمِعُ وَلَا يَنْصُتُ لِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ وَهَذَا خِلَافُ مَا قَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)) ❀

مدرک رکوع (فاتحہ کے عمومی حکم سے) مستثنیٰ فی الجملہ ہوتا، باوجود اس کے کہ اس (مسئلے) میں کوئی اجماع نہیں ہے۔ (یعنی مدرک رکوع کا مسئلہ اختلافی واجتہادی ہے) ان میں سے بعض نے حجت پکڑتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے قول: پس کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ۔ کی وجہ سے امام کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہیے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ جب امام قراءت کر رہا ہو تو کیا اللہ کی ثنا (سبحانک اللہم) اڑ پڑھنی چاہیے؟ وہ کہتا ہے جی ہاں! اسے کہا جائے: تو (حالت جہر میں) سبحانک اللہم الخ کا کیوں قائل ہے؟ حالانکہ تیرے نزدیک ثنا نفل ہے اس کے بغیر نماز ہو جاتی ہے!؟ (جبکہ) اصل میں (تیرے نزدیک بھی) قراءت واجب ہے۔ تو نے حالت امامت میں اللہ تعالیٰ کے قول: پس کان لگا کر سنو، کی وجہ سے واجب کو ساقط کر دیا ہے اور (ساتھ ساتھ) تو نے اسے یہ (نزلاً) حکم دے رکھا ہے کہ ثنا کے وقت کان لگا کر نہ سنے۔ تو نے اس سے ثنا کو ساقط نہیں کیا (جبکہ فرض

❀ صحیح مسلم: ۷۱۰۔

ساقط کر دیا ہے) تو نے تو فرض کو نفل سے بھی کم تر قرار دیا اور تو اس کا بھی دعویدار ہے کہ جب آدمی آئے اور امام نماز فجر پڑھا رہا ہو تو اسے دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں، امام کی قراءت کے باوجود وہ نہ سنتا ہے اور نہ خاموش رہتا ہے۔ (حالانکہ) یہ نبی ﷺ کی حدیث ”جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے علاوہ دوسری (کوئی) نماز نہیں ہوتی“ کے (سراسر) خلاف ہے۔

(۲۱) ﷺ: مدرک رکوع کا مسئلہ اختلافی مسئلہ ہے۔ امام بخاری، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (ح ۱۳۲) وغیرہما مدرک رکوع کو مدرک رکعت نہیں سمجھتے۔ تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی (متوفی ۷۵۶ھ) نے اس مسئلے پر ایک جزء لکھا ہے۔ امام ابن خزیمہ والضبعی وغیرہما مدرک رکوع کے قائل نہیں ہیں۔

دیکھئے فتح الباری (۲/۱۱۹ قبل ح ۶۳۷) وفتاویٰ السبکی (۱/۱۳۷، ۱۴۱) معلوم ہوا کہ اس مسئلے پر اجماع کا دعویٰ غلط ہے۔

جب امام قرآن کی قراءت کر رہا ہو تو خفی و دیوبندی و بریلوی درج ذیل کاموں کے قائل ہیں:

① تکبیر تحریمہ سے لیٹ پہنچنے والے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ یہ ان کا ایسا متواتر عمل ہے کہ اس کے لیے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تکبیرات عید کے بھی اس حالت میں قائل ہیں۔ دیکھئے فتاویٰ عالمگیری (ج ۱ ص ۱۵۱) والبحر الرائق (۲/۱۷۴) ورد المحتار وتوضیح الکلام (ج ۲ ص ۱۵۵)

② وہ ثنا (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ) الخ پڑھتے ہیں۔ ان کے فقیہ ابو جعفر نے کہا ہے:

”إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامُ فِي الْفَاتِحَةِ يَتَّبِعِي بِالْإِتِّفَاقِ ذَكَرَهُ فِي الذَّخِيرَةِ“

جب امام کو بحالت قراءت فاتحہ آملے تو بالاتفاق ثنا پڑھے۔ جیسا کہ (یہ قول) ذخیرہ میں مذکور ہے۔ [منیۃ المصلی: ص ۸۶ و توضیح الکلام: ج ۲ ص ۱۵۱]

(اس) اتفاق سے قاضی ابو یوسف اور محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) کا اتفاق مراد ہے۔ دیکھئے احسن الکلام (ج ۱ ص ۱۸۲)

فتاویٰ عالمگیری (۱/۱۸۲) کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض فقہاء نمازیوں کے نزدیک سری نماز میں ثنا پڑھنی چاہیے اور جہری میں مقتدی خاموش رہے۔ ثناء پڑھے۔ یہ ان کی کتاب تاتارخانیہ میں لکھا ہوا ہے مگر ان کے عوام لگاتار جہری میں بھی ثناء، حالت مسبوقیت میں پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ (۴) ان کے نزدیک بھولنے والے امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔ دیکھئے بہشتی زیور (ص ۹۹۵) و توضیح الکلام (۲/۱۵۵) (۵) یہ لوگ صبح کے فرضوں کی امامت کے وقت سنتیں پڑھتے رہتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ فلاں صحابی رضی اللہ عنہ یہ سنتیں پڑھتے تھے۔ دیکھئے آثار السنن (ج ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴

(۲۲) (ضعیف) عبد اللہ بن شداد رحمہ اللہ والی روایت مرسل ہے اور مرسل روایت ضعیف حدیث کی ایک قسم ہے۔ اس سلسلے کی مسند روایات کا جائزہ درج ذیل ہے:

① حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ابن ماجہ ۸۵۰) بصری نے اس روایت کے بارے میں کہا: ”هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ جَابِرٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ مَتَّهِمٌ“ بلکہ زوائد ابن ماجہ لبصری میں ہے: ”جَابِرٌ هُوَ الْجُعْفِيُّ: كَذَّابٌ“ (ص ۱۴۰ ج ۲۸۲)

② مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (موطا الشیبانی ص ۹۸ والّا ثار لہ ج ۸۶)

شیبانی مذکور کذاب ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث (۲۵) کا حاشیہ، اس کذاب نے اپنے موطا میں ایک دوسری موضوع سند بھی پیش کر رکھی ہے۔ (ص ۹۹)

③ یوسف بن ابی یوسف (مجهول) سے منسوب بے سند کتاب میں ”عَنْ أَبِيهِ (ضعیف) عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ“ ایک سند موجود ہے۔ (الّا ثار ج ۱۱۳) اس سند کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔ یوسف مذکور کا ذکر تاریخ بغداد (۲۹۴/۱۴) میں بغیر کسی توثیق کے لکھا ہوا ہے۔ جناب ابو حنیفہ پر جرح کے لیے دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۸۱/۸) و کتاب الکنی للامام مسلم (قلمی ص ۳۱) وغیرہما۔

④ ”حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۷ ج ۳۸۰۲ و مسند احمد]

مسند احمد کے عالم الکتاب والے نسخے (۳/۳۳۹ ج ۱۴۶۹۸) میں حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ہے۔ احمد کی سند سے، اسی طرح ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔ (التحقیق: ۱/۳۶۳ ج ۴۷۲ و نسخہ آخری: ۱/۳۲۰)

ح ۵۲۷) اور اسی طرح اطراف المسند (۲/۱۳۹ ح ۱۹۲۶) میں بحوالہ احمد منقول ہے۔
 لہذا معلوم ہوا کہ مسند احمد میں جابر الجعفی کا اضافہ موجود ہے۔ یہی روایت درج ذیل
 کتابوں میں جابر الجعفی کے اضافے کے ساتھ موجود ہے۔ کامل ابن عدی (۲/۵۴۲) شرح
 معانی الآثار (۱/۲۱۷) سنن الدارقطنی (۱/۳۳۱ ح ۱۲۴۰) مسند عبد بن حمید (المنتخب
 ۱۰۴۸) وحلیۃ الاولیاء (۴/۳۳۴) لہذا جابر الجعفی کا اضافہ سند میں ثابت ہے اور یہ المزیدی
 متصل الاسانید میں سے ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث ۳۸۔

⑤ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ شَرِيكَ عَنْ
 مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ .

[اتحاف الخيرة لمهرة للبوصیری: ۲/۲۲۵ ح ۱۵۶۷]

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے۔ اولاً: یہ کہ سفیان ثوری اور شریک القاضی دونوں مدلس
 ہیں اور ان تک بشرط صحت کے بعد یہ روایت معنعن ہے۔ ثانیاً: احمد بن منیع کی اصل
 کتاب کہیں بھی نہیں ملی اور بوصیری اس کی وفات کے صدیوں بعد پیدا ہوا تھا۔

”مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ“ الخ کی دوسری ضعیف و مردود سندیں ارواء الغلیل للالبانی رحمہ اللہ
 (۲/۲۶۸، ۲۷۹ ح ۵۰۰) میں موجود ہیں۔ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف و
 مردود ہے۔ اسے ”حسن“ کہنا غلط ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ كُلُّهَا مَعْلُوكَةٌ .

اور صحابہ کی ایک جماعت سے اس کی سندیں ہیں اور ساری معلول (یعنی
 ضعیف) ہیں۔ [التلخیص الحبیہ ۱/۳۳۲ ح ۳۴۵]

ہمارے شیخ ابو محمد بدیع الدین الراشدی السندھی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ضعیف
 و مردود ہونے پر ایک کتاب ”اظہار البراءة عن حدیث من كان له إمام فقراءة الإمام
 له قراءة“ لکھی ہے۔ والحمد للہ

۲۳. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ [عَنْ جَابِرٍ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يُدْرَى أَسَمِعَ جَابِرٌ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَذَكَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَقَالَ: ((لَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)) فَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرَانِ كِلَاهُمَا لَكَانَ هَذَا مُسْتَشْنَى مِنَ الْأَوَّلِ لِقَوْلِهِ: "لَا يَقْرَأُ إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ" وَقَوْلُهُ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ لَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةٌ، جُمْلَةٌ وَقَوْلُهُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ مُسْتَشْنَى مِنَ الْجُمْلَةِ كَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: "جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا" ثُمَّ قَالَ فِي أَحَادِيثٍ أُخَرَ "إِلَّا الْمَقْبُرَةُ" وَمَا اسْتَشْنَاهُ مِنَ الْأَرْضِ وَالْمُسْتَشْنَى خَارِجٌ مِنَ الْجُمْلَةِ وَكَذَلِكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ خَارِجٌ مِنْ قَوْلِهِ "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقَرَأَ لَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةٌ" مَعَ

[۲۳] اور امام بخاری نے کہا: اور حسن بن صالح نے جابر (بن یزید الجعفی) سے، اس نے ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن تدرس المکی) سے، اس نے جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے (یہ روایت من کان له إمام الخ) بیان کی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت جابر (الجعفی) نے ابوالزبیر (المکی) سے سنی ہے یا نہیں۔

عبادہ بن الصامت اور عبد اللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، پس آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام پڑھ رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی قراءت نہ کرے سوائے سورۃ فاتحہ کے۔ اگر (یہ) دونوں حدیثیں من کان له إمام اور إلا بأمر القرآن ثابت ہیں تو یہ ”کوئی بھی قراءت نہ کرے سوائے سورۃ فاتحہ کے“ کی وجہ سے مستثنیٰ ہو جائے گی۔ حدیث ”جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے“ مجمل ہے اور حدیث ”إلا بأمر

انْقِطَاعِهِ وَقِيلَ لَهُ اتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَ
 أَنْتُمْ أَنَّهُ لَا يَحْتَمِلُ الْإِمَامُ فَرَضًا عَنِ
 الْقَوْمِ فِيمَا جَهَرَ الْإِمَامُ أَوْ لَمْ يَجْهَرْ
 وَلَا يَحْتَمِلُ الْإِمَامُ شَيْئًا مِنَ السَّنَنِ
 نَحْوَ الثَّنَاءِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ
 فَجَعَلْتُمْ الْفَرَضَ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ
 وَالْقِيَاسُ عِنْدَكَ أَنْ لَا يُقَاسَ
 الْفَرَضُ بِالتَّطَوُّعِ وَأَنْ لَا يُجْعَلَ
 الْفَرَضُ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ وَأَنْ
 يُقَاسَ الْفَرَضُ أَوْ الْفَرْعُ بِالْفَرَضِ
 إِذَا كَانَ مِنْ نَحْوِهِ فَلَوْ قِسْتَ الْقِرَاءَةَ
 بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالتَّشَهُدِ إِذَا
 كَانَتْ هَذِهِ كُلُّهَا فَرَضًا، ثُمَّ اخْتَلَفُوا
 فِي فَرَضٍ مِنْهَا كَانَ أَوْلَى عِنْدَ مَنْ
 يَرَى الْقِيَاسَ أَنْ يُقَاسُوا الْفَرَضُ
 أَوْ الْفَرْعُ بِالْفَرَضِ.

القرآن“ اس مجمل سے مستثنیٰ ہے۔
 جیسا کہ نبی ﷺ کی حدیث ہے:
 میرے لیے (ساری) زمین مسجد اور پاک
 کرنے والی بنائی گئی ہے۔ پھر دوسری
 احادیث میں ”سوائے مقبرہ (قبرستان)
 کے“ اور دوسری استثنائی حالتیں ہیں۔ جس
 کا استثناء کر دیا جائے وہ مجمل (اور عموم)
 سے خارج ہوتا ہے۔ اس طرح سورۃ فاتحہ
 (بھی) حدیث ”من کان لہ إمام
 فقرأه الإمام له قراءة“ (کے عموم)
 سے خارج ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ
 روایت منقطع (ضعیف) ہے۔
 اسے کہا جاتا ہے کہ (اہل حق کے) علماء کا
 اور تمہارا اس پر اتفاق ہے کہ امام جہر کرے یا
 نہ کرے وہ لوگوں پر فرض کو (خود) اٹھائیں
 لیتا اور نہ سنتوں میں سے مثلاً ثنا، تسبیح و تحمید
 میں سے کسی کا حامل ہو سکتا ہے۔ تم نے فرض
 کو نفل سے (بھی) کم بنا دیا ہے۔ تیرے
 نزدیک قیاس یہ ہے کہ فرض کو نفل سے نہ نپا
 جائے اور یہ کہ فرض کو نفل سے کم نہ قرار دیا
 جائے۔ فرض یا اس کی قسم کو اسی جیسی قسم کے
 ساتھ قیاس کیا جائے۔ اگر تو قراءت کا قیاس

رکوع، سجود اور تشهد سے کرتا کیونکہ یہ سب فرض ہیں (تو کتنا ہی اچھا ہوتا)۔ پھر ان میں سے کسی فرض کے بارے میں اختلاف ہو جاتا یہ اس سے بہتر تھا کہ قیاس ماننے والے فرض یا فرض کی قسم کا قیاس، فرض یا اس کی قسم سے کرتے۔

(۲۳) من كان له إمام الخ والی روایت باطل ہے۔ باقی کلام، اہل قیاس کے رد میں ہے کیونکہ یہ لوگ قیاس کی وجہ سے صحیح احادیث اور قرآن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۲۴. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ [۲۴] اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ اِیسی نماز پڑھے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَاجٌ.)) تو وہ (نماز) ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۲۴) (صحیح) دیکھئے: ح ۱۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور ح ۶۲، ۹ عن عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں یہ احادیث باسند موجود ہیں اور صحیح ہیں۔ والحمد للہ۔

۲۵. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اقْرَأْ [۲۵] اور (سیدنا) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھ، خَلْفَ الْإِمَامِ قُلْتُ: وَإِنْ قَرَأْتَ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ قَرَأْتُ، وَكَذَلِكَ قَالَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ: وَيُذَكِّرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِ میں (راوی) نے کہا اگرچہ آپ (جبراً) قراءت کر رہے ہوں تو (بھی پڑھوں)؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں اور اگر میں (جبراً) قراءت کر رہا ہوں تو (بھی پڑھ) اور اسی طرح ابی بن کعب، حذیفہ بن الیمان اور عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے اور

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ ذَلِكَ. (سیدنا) علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عمرو

(بن العاص) ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہما اور

متعدد اصحاب نبی ﷺ سے اسی طرح مذکور

(ومروی) ہے۔

(۲۵) (صحیح) دیکھئے: ح ۵۱، آثار مذکورہ کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:

ابی بن کعب: دیکھئے ح ۵۲، ۵۳، حذیفہ بن الیمان: دیکھئے ح ۵۶، عبادہ بن الصامت:

دیکھئے ح ۶۵ وغیرہ، علی بن ابی طالب: دیکھئے ح ۱، عبد اللہ بن عمرو بن العاص: دیکھئے

ح ۶۰۔ ابو سعید الخدری: دیکھئے ح ۵۷، ان سب سے قراءت خلف الامام مروی ہے۔

رضی اللہ عنہم اجمعین۔

مصنف عبدالرزاق میں ”عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي

أَشْيَاخُنَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ“ مروی ہے۔ (۲/۱۳۷)

ح ۲۸۱۰) یہ سند سخت ضعیف ہے۔ اشیاخ مجہول ہیں اور عبدالرحمن بن زید مذکور ضعیف

ہے۔ (تقریب: ۳۸۶۵) امام حاکم نیشاپوری نے کہا:

”رَوَى عَنْ أَبِيهِ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً.....“ اس نے اپنے ابا سے موضوع احادیث بیان

کی ہیں..... الخ۔ [المدخل الى الصحيح: ص ۱۵۴ ات ۹۷]

مصنف عبدالرزاق (۲/۲۸۱ ح ۳۳۷۱) میں سیدنا علی وابن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے

روایت ہے کہ: مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرَّكْعَةَ الْأُولَى فَلَا يَعْتَدُ بِالسَّجْدَةِ. جو شخص پہلی

رکعت نہ پائے تو وہ سجدے کا اعتبار نہ کرے۔ (سندہ حسن) اس روایت کا مدرک رکوع سے

کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ادراک رکعت یا ادراک سجدہ سے تعلق ہے۔

۲۶. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: كَانَ [۲۶] اور قاسم بن محمد (بن ابی بکر) نے کہا:

رَجُلٌ أَيْمَةٌ يَقْرَأُ وَنَ خَلْفَ الْإِمَامِ. ائمہ کرام امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ کی) قراءت

کرتے تھے۔

(۲۶) ﴿تَحْفِظُهُ﴾: ((حسن)) یہ قول کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۵ ج ۲۴) وسند حسن ص ۲۰۹ ج ۲۴۵ و ۲۴۶) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۱/۲) میں حسن سند کے ساتھ موجود ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ: ”كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ جَهْرًا وَلَا يَجْهَرُ“ یعنی ابن عمر امام کے پیچھے جہری نماز ہو یا غیر جہری (فاتحہ کے علاوہ) قراءت نہیں کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ) یہ اثر ماعد الفاتحہ پر محمول ہے۔ دیکھئے ج ۴۸۔ اسامہ بن زید اللیثی جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہے۔ وَلَهُ شَاهِدٌ مَعْنَوِيٌّ عِنْدَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ (۳۷۷/۱ ج ۳۷۷)

۲۷. وَقَالَ أَبُو مَرْيَمَ: سَمِعْتُ ابْنَ [۷] اور ابو مریم (عبداللہ بن زیاد الاسدی مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ خَلْفَ الْكُوفِيِّ) نے کہا: میں نے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو امام کے پیچھے قراءت کرتے

ہوئے سنا ہے۔

(۲۷) ﴿تَحْفِظُهُ﴾: ((ضعیف)) یہ اثر آگے آ رہا ہے۔ دیکھئے ج ۵۵۔

۲۸. وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَنِ ابْنِ [۲۸] اور ابو وائل (شقیق بن سلمہ) نے مَسْعُودٍ: أَنْصِتَ لِلْإِمَامِ. (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ

امام کی قراءت سننے کے لیے خاموش ہو جا۔

(۲۸) ﴿تَحْفِظُهُ﴾: ((صحیح)) یہ اثر ”أَنْصِتَ لِلْقُرْآنِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا وَسَيَكْفِيكَ ذَلِكَ الْإِمَامُ“ کے الفاظ کے ساتھ السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۰/۲) میں اور اختصار کے ساتھ مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۷/۱ ج ۳۷۷) میں موجود ہے۔ اس کی سند صحیح ہے اور یہ اثر جہری نمازوں میں ماعد الفاتحہ پر محمول ہے۔

۲۹. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: ذَلَّ أَنْ [۲۹] اور (عبداللہ بن المبارک نے کہا: یہ هَذَا فِي الْجَهْرِ وَإِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْحَالِ جَهْرٍ بِدَلَالَتِهِ كَرْتَا هُوَ أَمَامُ كَبِ يَجْهَرُ فِي مَا سَكَتَ الْإِمَامُ. صرف اس وقت پڑھا جاتا ہے جب

امام خاموش ہو۔

(۲۹) (ضعیف) ((یہ اثر مجھے باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۳۰. وَقَالَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ وَمَالَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ اور حسن (بصری)، سعید بن جبیر، أُحْصِيَ مِنَ التَّابِعِينَ وَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّهُ نَ كَہَا ہِے: يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِنْ جَهَرَ، وَ ”بے شک جہری حالت میں بھی امام کے كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کے پیچھے (سورۃ فاتحہ) پڑھنی چاہیے اور عائشہ بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلْفَ الْإِمَامِ۔“
(۳۰) (ضعیف) ان آثار کے حوالے درج ذیل ہیں:

حسن بصری: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۵ ح ۲۲۲) والسنن الکبریٰ (۱۷۱/۲) و سندہ صحیح، وابن ابی شیبہ (۳۷۴/۱ ح ۳۷۶۲) وسندہ صحیح، سعید بن جبیر: دیکھئے ح (۳۴، ۲۷۳) ميمون بن مهران: مجھے یہ اثر نہیں ملا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۹۹ ح ۲۲۱، ۲۲۲) والسنن الکبریٰ لہ (۱۷۱/۲) اس کی تین سندیں ہیں۔ ایک میں سفیان (الثوری یا ابن عیینہ دونوں) مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ دوسری سند میں عکرمہ بن ابراہیم الازدی الموصلی سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (۱۸۱/۲ ح ۱۸۲) تیسری میں حامد بن محمود بن حرب المقرئی النیسابوری (متوفی ۲۶۶ھ) کی توثیق، میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان (الثقات ۲۱۹/۸) نے کی ہے۔

حدیث: ۱۰۶ پر اس کا ایک معنوی شاہد بھی آرہا ہے۔

امام بخاری کا یہ کلام امام بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص ۱۰۶ ح ۲۴۵) میں نقل کر رکھا ہے۔

۳۱. وَقَالَ خَلَادٌ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْأُولَى وَالْعَصْرِ فَقَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْرَأُ فَقُلْتُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ فَقَالَ: أَنْ تَقْرَأَ.

[۳۱] اور خلاد (بن یحییٰ) نے کہا: ہمیں حنظلہ بن ابی المغیرہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حماد (بن ابی سلیمان) سے پہلی (ظہر) اور عصر (کی نماز) میں قراءت خلف الامام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: سعید بن جبیر قراءت کرتے تھے، میں نے کہا اس مسئلے میں آپ کی پسند کیا ہے؟ تو انہوں (حماد بن ابی سلیمان) نے کہا کہ تو قراءت کرے (یعنی مجھے قراءت

کرنا محبوب اور پسند ہے)

(۳۱) (ضعیف) خلاد بن یحییٰ امام بخاری کے استاد ہیں، لیکن حنظلہ بن ابی المغیرہ کی توثیق سوائے ابن حبان کے کسی نے نہیں کی۔ لہذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قول کے لیے دیکھئے: ح ۳۴، ۲۷۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ح ۹۲) میں ”ہشیم عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال: سألته عن القراءة خلف الإمام قال: ليس خلف الإمام قراءة“ والی روایت ہے۔ یہ روایت ہشیم کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہشیم بن بشیر الواسطی: ”ثِقَّةٌ ثَبَتٌ، كَثِيرُ التَّدْلِيسِ وَالْإِسْأَالِ الْخَفِيِّ“ تھے (تقریب التہذیب: ۳۱۲) وعام کتب رجال) لہذا غیر صحیحین میں، عدم تصریح سماع وعدم متابعت کی صورت میں ان کی روایت مردود و ضعیف ہوتی ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے فاتحہ خلف الامام کا قول آگے آ رہا ہے (ح ۳۴، ۲۷)

من التاريخ الكبير للبخاري: ۳/۴۳۴؛ وجاء في الأصل: خلال۔

۳۲. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَكَذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُبَيْرِ. وَقِيلَ لَهُ احْتِجَا جَكَ بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ ﴿أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَجْهَرِ الْإِمَامُ يَقْرَأْ مَنْ خَلْفَهُ؟ فَإِنْ قَالَ لَا، بَطَلَ دَعْوَاهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ وَإِنَّمَا يُسْتَمَعُ لِمَا يُجْهَرُ، مَعَ أَنَّا نَسْتَعْمِلُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾ نَقُولُ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ السُّكُوتِ.

[۳۲] اور مجاہد (بن جبر: مفسر قرآن) نے کہا: اگر (کوئی شخص) امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ کی) قراءت نہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔ اور عبد اللہ بن الزبیر (بن العوام رضی اللہ عنہما) نے اسی طرح کہا ہے اور اسے (جو قراءت خلف الامام کا مخالف ہے) کہا گیا کہ تو اللہ تعالیٰ کے قول:

(اور) جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ، سے حجت پکڑتا ہے۔ تیرا کیا خیال ہے اگر امام جبر سے قراءت نہ کرے تو اس کے مقتدیوں کو پڑھنا چاہیے؟ پس اگر وہ کہتا ہے کہ نہیں، تو اس کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ اور کان لگا کر اسی وقت سنا جاسکتا ہے جب جہر کیا جائے، ساتھ اس کے ہم اللہ تعالیٰ کے قول پس کان لگا کر سنو، پر عمل کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے سکنت میں پڑھنا چاہیے۔

(۳۲) (ضعیف) دیکھئے یہی کتاب ج ۵۸، مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۶۱ ج ۳۶۳۵) میں لیث (بن ابی سلیم) عن مجاہد کی سند سے مروی ہے کہ "إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ يَقْضِي تِلْكَ الرَّكْعَةَ" یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے

ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کا اثر مجھے نہیں ملا، نیز دیکھئے: ح ۴۷۔

۳۳. قَالَ سَمُرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: [۳۳] سمرہ (بن جندب) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكَّتَانِ سَكَّتَةٌ حِينَ
يُكَبِّرُ وَسَكَّتَةٌ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ قِرَاءَتِهِ.
کہ نبی ﷺ کے دو سکتے ہوتے تھے، ایک
(شروع نماز والی پہلی) تکبیر کے وقت
اور دوسرا سکتہ آپ کی قراءت کے اختتام پر
ہوتا تھا۔

(۳۳) (حسن) یہ روایت آگے آرہی ہے: ح ۲۷۷، ۲۷۸۔

۳۴. وَقَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ قُلْتُ لِسَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ
وَإِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ فَإِنَّهُمْ قَدْ
أَحَدُوا مَا لَمْ يَكُونُوا يَصْنَعُونَهُ [إِنْ] *
السَّلَفَ كَانَ إِذَا أَمَّ أَحَدُهُمُ النَّاسَ
كَبَّرْتُمْ أَنْصَتَ حَتَّى يَطْنَ * أَنْ مَنْ
خَلَفَهُ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ
وَأَنْصَتُوا.

[۳۴] (عبداللہ بن عثمان) بن خثیم نے کہا:
میں نے سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) سے کہا: کیا
میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ (تو)
انہوں نے فرمایا: جی ہاں اگرچہ تو اس کی
قراءت سن رہا ہو، کیونکہ (آج کل کے)
ان لوگوں نے ایسی بدعت نکال لی ہے جو
سلف (صالحین) نہیں کرتے تھے۔ ان میں
سے جب کوئی شخص لوگوں کا امام بنتا (تو) تکبیر
کہتا پھر خاموش ہو جاتا۔ حتیٰ کہ جب یہ گمان
(ظاہر) ہو جاتا کہ اس کے مقتدیوں نے
سورہ فاتحہ پڑھ لی ہے۔ پھر وہ قراءت کرتا تو
وہ خاموش ہو جاتے۔

(۳۴) (حسن) یہ روایت آگے آرہی ہے: ح ۲۷۳، کتاب القراءۃ

من، ع * فی الأصل "یظن"

سیبہقی (ص ۱۰۳ ج ۲۳۷) پر اس کا ایک شاہد بھی ہے۔ ابن خزیمہ نے اس جیسی روایت عن جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ بیان کر رکھی ہے۔ (حوالہ مذکورہ)
 ۱۰۴ ج ۲۳۷ (ص ۲۳۷)

۳۵. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: [۳۵] اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قراءت کا ارادہ کرتے تو تھوڑی سکت سکتے۔“
 (۳۵) صحیح ((صحیح)) یہ روایت آگے آرہی ہے: ج ۲۷۰، ۲۸۰۔

۳۶. وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمِمْوُنُ بْنُ مِهْرَانَ وَغَيْرُهُمْ وَسَعِيدُ ابْنِ جُبَيْرٍ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ عِنْدَ سُكُوتِ الْإِمَامِ إِلَى نُونٍ نَعْبُدُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) فَتَكُونُ قِرَاءَتُهُ فَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ حَتَّى يَكُونُ مُتَبِعًا [لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا فَيَسْتَعْمِلُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَيَتَّبِعُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم]
 [۳۶] اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن (بن عوف) میمون بن مہران وغیرہم اور سعید بن جبیر، امام کے نعبد کی نون (کہنے) تک سکتوں میں قراءت کے قائل تھے۔ ان کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی“ پس فاتحہ (ہی) اس کی قراءت ہوتی ہے۔ پھر جب امام قراءت کرتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے قول: ”جو رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی“ اور قول ”ہدایت واضح ہونے کے بعد جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے (اجماعی) راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے

من ع ۸۰/۴ [النساء: ۸۰]

المؤمنین نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿۳۶﴾ وَإِذَا تَرَكَ الْإِمَامُ شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ فَحَقَّ عَلَى مَنْ خَلْفَهُ أَنْ يُتِمُّوهُ، قَالَ عَلْقَمَةُ: إِنْ لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ أَتَمَّنَا. پر چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرح وہ پھرا ہے اور (پھر) اسے ہم جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔“ پر عمل کرنے والا بن جاتا ہے۔ (یعنی فاتحہ خلف الامام پڑھنے والا قرآن وحدیث سب کا متبع ہے) اور اگر امام اپنی نماز میں سے کچھ چھوڑ دے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ اسے پورا کر لیں۔ علقمہ (بن قیس) نے کہا: اگر امام پورا نہ کرے تو ہم پورا کر لیں گے۔

(۳۶) ﴿۳۶﴾ ((ضعیف)) یہ آثار مجھے اس متن کے ساتھ نہیں ملے ہیں۔ والعلم عند اللہ ﷺ: انصات کی بحث: عربی زبان میں انصات ”خاموشی، بغور سماعت“ کو کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۶۵ ج) وعام کتب لغت۔ دل میں قرآن و اذکار مسنونہ پڑھنا انصات کے منافی نہیں ہے۔ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نماز جمعہ پڑھنے والے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

((وَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ))

اور اپنی نماز ادا کر لینے تک وہ خاموش رہتا ہے۔

(السنن الصغریٰ للنسائی: ۱۰۴/۳، صحیح الحاکم: ۱/۲۷۷، ووافقه الذہبی)
اس کے شواہد کے لیے دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۷۶۲) وصحیح ابن حبان (موارد: ۵۶۲) وسنن ابی داؤد (۳۴۳) ومسند احمد (۸۱/۳) ومسند رک الحاکم (۸۳/۱) وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ دل میں سرّاً پڑھنا، انصات اور انصتوا کے حکم کے منافی نہیں ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام [ج ۲ ص ۲۱۶، ۲۱۷]
بعض الناس نے یہ جھوٹ لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک ”جو امام سکتہ نہ

کرے وہ بدعتی اور دوزخی ہے، 'أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ'۔

۳۷. وَقَالَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ: إِقْرَأْ بِالْحَمْدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ الْآخَرُونَ مِنْ هَؤُلَاءِ: يُجْزِيهِ أَنْ يُقْرَأَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَيُجْزِيَهُ أَنْ يُقْرَأَ بِأَيَّةٍ، يَنْقُضُ آخِرَهُمْ عَلَى أَوَّلِهِمْ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ وَقِيلَ لَهُ: مَنْ أَبَاحَ لَكَ الثَّنَاءَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ بِخَبَرٍ أَوْ بِقِيَاسٍ وَحَظَرَ عَلَى غَيْرِكَ الْفَرَضُ وَهُوَ الْقِرَاءَةُ؟ وَلَا خَبَرَ عِنْدَكَ وَلَا اتِّفَاقًا لِأَنَّ عِدَّةً مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَرَوْا الثَّنَاءَ لِلْإِمَامِ وَلَا لِغَيْرِهِ وَ يُكَبِّرُونَ ثُمَّ يَقْرَأُونَ؟ فَتَحَيَّرَ عِنْدَهُ، فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ مَعَ أَنَّ هَذَا صَنَعَهُ فِي أَشْيَاءٍ مِّنَ الْفَرَضِ وَجَعَلَ الْوَاجِبَ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ زَعَمَتْ أَنَّهُ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ أَوْ الْعِشَاءِ يُجْزِيهِ وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ مِّنْ أَرْبَعٍ مِنَ التَّطَوُّعِ لَمْ يُجْزِهِ قُلْتُ: وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ مِّنَ الْمَغْرِبِ أَجْزَأُهُ

[۳۷] اور حسن (بصری)، سعید بن جبیر اور حمید بن ہلال (رحمہم اللہ) نے کہا: جمعہ کے دن سورہ فاتحہ پڑھ اور ان (منکرین فاتحہ خلف الامام) میں سے دوسرے لوگوں نے کہا: فارسی میں قراءت جائز ہے اور (فاتحہ میں سے) ایک آیت پڑھنی جائز ہے۔ ان کے پچھلے اپنے اگلوں پر رد کر رہے ہیں۔ (ان کے پاس) نہ کتاب ہے اور نہ سنت۔ ایسے آدمی سے کہا جاتا ہے کہ: ”جب امام (قرآن) پڑھ رہا ہو تو کس نے تیرے لیے ثنا (پڑھنا) مباح (جائز) قرار دیا ہے؟ کوئی حدیث یا قیاس؟ اور کس نے تیرے علاوہ دوسرے پر قراءت جو فرض ہے، اسے منع کر دیا ہے؟ تیرے پاس کوئی حدیث نہیں اور نہ اس ثنا پر اتفاق (ہوا) ہے کیونکہ مدینہ والے کئی (علماء) ثنا کے قائل نہیں ہیں۔ نہ امام کے لیے اور نہ کسی دوسرے کے لیے۔ وہ تکبیر کہتے ہیں۔ پھر قراءت کرتے ہیں، تو ایسا شخص حیران و (پریشان) رہ جاتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے شک میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ اس نے فرض

وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رُكْعَةٍ مِّنَ الْوُتْرِ لَمْ يُجْزِئْهُ وَكَأَنَّهُ مُوَلِّعٌ أَن يَجْمَعَ بَيْنَ مَا فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ يَفَرِّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

کی کئی چیزوں میں (عجب و غریب) کام کر رکھا ہے۔ اس نے واجب (فرض) کو نفل سے کم درجے کا بنا دیا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ اگر ظہر، عصر یا عشاء کی دو (آخری) رکعتوں میں (مطلق) قراءت نہ کرے تو (بھی) جائز ہے اور اگر نفل کی چار رکعتوں میں سے ایک میں قراءت نہ کرے تو جائز نہیں ہے، تو یہ کہتا ہے کہ اگر مغرب کی ایک رکعت میں نہ پڑھے تو (نماز) جائز ہے اور اگر وتر کی ایک رکعت میں نہ پڑھے تو جائز نہیں ہے۔ گویا یہ شخص اس پر ٹٹلا ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جسے جدا کیا اسے یہ اکٹھا کر دے اور جسے رسول اللہ ﷺ نے اکٹھا کیا اسے یہ جدا کر دے۔

(۳۷) (ضعیف) یہ آثار مجھے نہیں ملے..... نیز دیکھئے حاشیہ ح ۲۰۔

۳۸. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ [عَنْ عَلِيٍّ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ" وَهَذَا لَا يَصِحُّ لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ الْمُخْتَارُ وَلَا يُدْرَى أَنَّهُ سَمِعَهُ

[۳۸] اور بخاری نے کہا: علی بن صالح نے الاصبہانی سے، اس نے مختار بن عبد اللہ بن ابی لیلیٰ سے، اس نے اپنے ابا (عبد اللہ بن ابی لیلیٰ) سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس نے امام کے پیچھے (جہر کے ساتھ) قراءت کی تو اس نے یقیناً فطرت (اسلام) کی مخالفت کی۔

مِنْ أَبِيهِ أَصْلًا [أَمْ لَا] ❀ وَ أَبُوهُ مِنْ
 عَلِيٍّ؟ وَلَا يَحْتَجُّ أَهْلُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ
 وَ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ❀
 ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَذْلُ وَ أَصَحُّ.
 یہ (اثر بلحاظ سند) صحیح نہیں ہے کیونکہ مختار
 (مذکور) معروف نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی
 پتا ہے کہ اس نے فی الاصل اپنے باپ سے
 اور اس کے باپ نے علی رضی اللہ عنہ (بن
 ابی طالب) سے سنا ہے۔ اہل حدیث اس
 جیسی روایت سے حجت نہیں پکڑتے اور
 زہری کی عبید اللہ بن ابی رافع سے، اس کی
 اپنے ابا ابو رافع سے روایت زیادہ صحیح اور
 زیادہ دلالت کرنے والی ہے۔

(۳۸) (ضعیف) سے پہلے نے کتاب القراءۃ (ص ۱۹۰ ح ۴۱۷) اور دارقطنی
 (۱/۳۳۱ ح ۱۲۴۱) نے عَلِيٍّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی سند سے بیان کر رکھا ہے۔ طحاوی نے اسے
 ابن الاصبہانی سے روایت کیا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۲۱۹) دارقطنی نے کہا: ”وَلَا
 يَصِحُّ إِسْنَادُهُ“، یعنی اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

ابن حبان نے کہا: ”هَذَا شَيْءٌ لَا أَصْلَ لَهُ..... وَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هَذَا رَجُلٌ
 مَجْهُولٌ“ (المجرعین ۲/۵) یعنی اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ (مختار) بن ابی لیلیٰ
 مجہول انسان ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ (عَبْدِ اللَّهِ) بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ
 عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی سند سے یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۶ ح ۳۷۸) و مصنف
 عبد الرزاق (۲/۱۳۶ ح ۲۸۰۱) میں بھی موجود ہے۔ اوپر والی روایت سے صاف ثابت
 ہے کہ ابن الاصبہانی اور عبد اللہ بن ابی لیلیٰ کے درمیان واسطہ مختار بن عبد اللہ بن ابی لیلیٰ ہے

جزء القراءة

89

جو کہ مجہول ہے۔ کما تقدم۔ جبکہ روایات میں مختار اور عبد اللہ بن ابی لیلیٰ کی تصریح موجود ہے تو ابن ابی لیلیٰ سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ مراد لینا قطعاً غلط ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس مراد کی تائید کے لیے سنن الدار قطنی (۱/۳۳۲ ح ۱۲۴۳) کی ایک روایت ذکر کی ہے۔ (ارواء الغلیل ۲/۲۸۲ ح ۵۰۳) حالانکہ اس روایت کی سند میں قیس (بن الربیع) ضعیف، حسین بن عبد الرحمن بن محمد الازدی (مجہول) اور احمد بن محمد بن سعید (بن عقدہ) غیر موثق، رافضی، بُرا آدمی اور چور ہے۔ دیکھئے الکامل لابن عدی (۱/۲۰۹) و سوالات السہمی للدار قطنی (۱۶۶) و تاریخ بغداد (۵/۲۲) و مقدمہ مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ لراقم الحروف ص (۶، ۷) ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی نے یہ بہت بڑا جھوٹ لکھا ہے کہ: ”مگر تاہم طحاوی ج ۱ ص ۱۶۰ پر تصریح ہے کہ مختار نے یہ حدیث بذات خود حضرت علی سے سنی۔“ (جزء القراءة للبخاری ص ۵۸ حاشیہ الاوکاروی)

معانی الآثار للطحاوی بیروتی نسخہ (۱/۲۱۹) اور ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی (ج ۱ ص ۱۵۰) پر لکھا ہوا ہے کہ: ”عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ اور یہ بات عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ قال اور سمعت میں بڑا فرق ہے۔ قال (اس نے کہا) کا لفظ تصریح سماع کی لازمی دلیل نہیں ہوتا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی طحاوی سے ”عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ“ کے الفاظ ہی نقل کئے ہیں۔ دیکھئے اتحاف المہرۃ بالفوائد المبتكرة من اطراف العشرة (ج ۱ ص ۵۱۶ ح ۱۳۵۴۳) ”قال“ اصل میں ”عن“ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ یہ تین شرطوں کے بعد محمول علی السماع ہوتا ہے۔

(۱) راوی مدلس نہ ہو۔ (۲) راوی کی مروی عنہ سے ملاقات یا معاشرت ثابت ہو۔ (۳) کسی دوسری سند میں اضافہ نہ آیا ہو۔ اگر یہ اضافہ آجائے تو عدم تصریح سماع کی صورت میں اسی اضافے کا اعتبار ہوتا ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص ۳۹۳ نوع ۳۷، معرفۃ المزیدي متصل الاسانید) وغیرہ۔ روایت مذکور میں مختار کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات یا معاشرت کسی خارجی دلیل سے ثابت نہیں ہے اور سند میں عن ابیہ کا اضافہ بھی ثابت ہے۔

لہذا طحاوی والی روایت منقطع ہی ہے۔ اس پر سہاگہ یہ کہ مختار مذکور مجہول ہے بلکہ امام ابو حاتم نے اسے ”منکر الحدیث“ کہا ہے (الجرح والتعديل ۳۱۰/۸ ولسان المیزان ۶/۶) و ذکرہ ابو زرعة الرازی فی کتاب الضعفاء (ترجمہ ۳۲۱) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۲ ص ۷۲۹، ۷۳۱) اور یہی کتاب حدیث سابق: ۲۵۔

۳۹. وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ نَجَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ وَلَدِ سَعْدٍ [عَنْ سَعْدٍ] وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ (اس نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے) ”الْإِمَامِ فِي فِيهِ جَمْرَةٌ“ وَهَذَا مُرْسَلٌ رَوَيْتُ كَمَا هِيَ كَمَا بَشَكَ جَوْشَنُ إِمَامٍ كَيْفَ (روایت کیا ہے کہ ”بے شک جو شخص امام کے پیچھے (اوپر) قرائت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو“ اور یہ (روایت) مرسل (یعنی منقطع) ہے اور ابن نجاد معروف نہیں ہے اور نہ اس کا نام معلوم ہے اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یہ کہہ دے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ

ہو۔] کیونکہ انگارہ اللہ کے عذاب میں سے ہے۔ (۳۹) (ضعیف) یہ روایت کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۲۱۲ ج ۲۳۹) میں بحوالہ بخاری دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ نَجَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ وَلَدِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْقُول ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۱/۱، ۳۷۸۲) میں غلطی سے وَكَيْعُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي نَجَّادٍ عَنْ سَعْدٍ چھپ گیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ”وَكَيْعُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ“ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ کے ہندی نسخے پر اشارہ لکھا ہوا ہے ”وَفِي دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ“ امام وکیع، قتادہ کی وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے۔ (محمد) ابن نجاد کی توثیق کسی محدث سے ثابت نہیں ہے۔ محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) کا اپنی موطا میں اس سے استدلال

اس کی صحت کی دلیل نہیں بن سکتا۔

یعنی حنفی نے یہی روایت بحوالہ مصنف عبدالرزاق: ”عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَجَّادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: ذَكَرَ لِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ“ الخ (عمدة القاری: ۱/۳۷۶ ج ۱)

یہ روایت مصنف عبدالرزاق میں نہیں ملی، محمد بن نجاد مجہول ہے اور موسیٰ بن سعد کو بتانے والا نا معلوم ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی نے جو مغالطات دیئے ہیں ان کے جوابات کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۲ ص ۳۸، ۴۳)

۴۰. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُعَذِّبُوا [۴۰] اور نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے عذاب بِعَذَابِ اللَّهِ)) وَلَا يُنْجِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتَوَهَّمْ ذَلِكَ عَلَى سَعْدٍ مَعَ إِسْأَلِهِ وَضَعْفِهِ. وہم کرنا جائز نہیں ہے کہ (سیدنا) سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے ایسا فرمایا ہوگا۔ باوجود اس کے کہ یہ روایت مرسل اور ضعیف ہے۔

(۴۰) (صحیح) یہ روایت صحیح البخاری (۳۰۱۷، ۶۹۲۲) میں موجود ہے۔

۴۱. وَرَوَى أَبُو حَبَابٍ * عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ [۴۱] اور ابو حباب نے سلمہ بن کھیل سے، انہوں نے ابراہیم (بن یزید النخعی) سے روایت کیا، ایک نسخے میں عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہے، کہا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے (جہراً) قراءت کرتا ہے اس کا منہ گندگی سے بھر جائے اور یہ (روایت) مرسل (یعنی منقطع) ہے اور اس سے حجت پکڑنا (جائز) نہیں ہے اور (عبداللہ) اَهِلُ الْعِلْمِ بُوْجُوْهُ.

* من ع۔ * وفي نصب الراية (۲/۲۰) ”عن ابراهيم قال قال عبدالله“ الخ

ابن عون نے اس (سند) کی مخالفت کرتے ہوئے اسے ابراہیم (النخعی) سے، اسود (بن یزید) سے بیان کیا ہے (کہ اسود نے کہا) گرم پتھر (سے منہ بھر جائے) اور کئی لحاظ سے یہ کلام علماء کے شایان شان نہیں ہے۔

(۴۱) (ضعیف) سے بیہقی نے بحوالہ بخاری نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءة ص ۲۱۲ ج ۴۴۹)

ابو حباب تک اس کی سند نامعلوم ہے۔ ابو حباب (کَمَا نَقَلَهُ فِي نَصْبِ الرَّايَةِ ۲۰/۲) یا ابن حباب (کَمَا نَقَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْقِرَاءَةِ) نامعلوم ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس سے مراد ابو حباب یحییٰ بن ابی حبیہ الکلمی ہو جو کہ ضعیف مدلس تھا۔ و قال فی التقریب: ”ضَعْفُوهُ لِكثْرَةِ تَدْلِيْسِهِ“ (۷۵۳۷)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ بے سند روایت مردود ہے۔ اسود، علقمہ اور ابراہیم نخعی کے اقوال بھی ثابت نہیں ہیں۔ (عبدالرزاق (۲۸۰۷) فیہ الثوری والاعمش و ابراہیم النخعی مدلسون و عنعوا، عبدالرزاق: (۲۸۰۸)، ابواسحاق عنعن، ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ج ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰) ابومعاویہ والاعمش و ابراہیم واسماعیل بن ابی خالد: مدلسون و عنعوا، (ح ۳۷۸، ۳۷۹)، ابو معشر السندی: ضعیف، وھو غیر زیاد (بن کلب)

۴۲. أَحَدُهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِالنَّارِ وَلَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ)).
[۴۲] ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ: نبی ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی لعنت اور (جہنم کی) آگ کے ساتھ (کسی پر) لعنت نہ بھیجو اور نہ اللہ کے عذاب کے ساتھ

وَالْوَجْهَ الْآخِرَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يُتَمَنَّى أَنْ يُمَلَأَ أَفْوَاهُ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ (ﷺ) * مِثْلُ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَحُذَيْفَةَ
وَمَنْ ذَكَرْنَا رَضْفًا وَلَا نَسْنَا وَلَا تُرَابًا.
وَالْوَجْهَ الثَّلَاثُ: إِذَا ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ
النَّبِيِّ (ﷺ) وَأَصْحَابِهِ فَلَيْسَ فِي
الْأَسْوَدِ وَنَحْوِهِ حُجَّةٌ.

کسی کو عذاب دو۔“
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی ایک کے
لیے یہ تمنا (کرنا) جائز نہیں ہے کہ (بقول
اس کے) نبی ﷺ کے صحابہ مثلاً عمر بن
الخطاب، ابی بن کعب، حذیفہ اور جن کا ہم
نے ذکر کیا ہے (رضی اللہ عنہم) کے منہ گرم پتھر،
گندگی یا مٹی سے بھر جائیں۔ (نعوذ باللہ)
تیسری وجہ یہ ہے کہ جب نبی ﷺ کی
حدیث اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے آثار
ثابت ہو جائیں تو اسود (بن یزید) وغیرہ
کے اقوال میں حجت باقی نہیں رہتی۔

(۴۲) (ضعیف) ((یروایت بعض اختلاف کے ساتھ سنن ابی داؤد (۴۹۰۶)
سنن ترمذی (۱۹۷۶) اور المستدرک للحاکم (۴۸/۱) میں ”قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ (ﷺ) قَالَ: لَا تَلَا عَنْوًا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ
وَلَا بِالنَّارِ“ کے الفاظ سے موجود ہے اور قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف
عبدالرزاق (۴۱۲/۱۰ ح ۱۹۵۳۱) میں اس کا ایک مرسل شاہد بھی ہے۔ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ
اللَّهِ والی روایت گزر چکی ہے: ح ۴۰۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ قول کہ حدیث کے مقابلے میں اسود وغیرہ کے اقوال میں حجت
نہیں ہے۔ جناب ابوحنیفہ کے اس قول کے موافق ہے کہ ”فَقَوْمٌ اجْتَهَدُوا فَأَجْتَهَدُوا كَمَا
اجْتَهَدُوا“ یہ (تابعین کی) ایک جماعت ہے۔ انہوں نے اجتہاد کیا۔ میں بھی ان جیسا اجتہاد
کرتا ہوں (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: ۳۱۶۳ والا سانید الصحیحۃ فی اخبار ابی حنیفۃ لراقم

جزا القراءۃ

94

الحروف ص ۷۸، سندہ حسن) اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ تقلید کے مخالف تھے۔

۴۳. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُجَاهِدٌ: [۴۳] اور (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اور
لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا يُؤْخَذُ مجاہد (بن جبر) نے کہا: نبی ﷺ کے بعد
مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ ہر آدمی کی بات رد بھی ہو سکتی ہے اور قبول بھی
اور نبی ﷺ کی ہر بات قبول ہے۔ کوئی
بات رد نہیں ہو سکتی۔

(۴۳) ان اقوال کی مختصر تخریج درج ذیل ہے۔ ابن عباس والی روایت مجھے نہیں ملی۔
مجاہد: جامع بیان العلم وفضلہ (۹۱/۲) باب ذکر الدلیل فی اتقاویل السلف علی ان الاختلاف
خطاً وصواب (ونسخہ آخری ۱۱۲/۲) الاحکام فی أصول الاحکام لابن حزم (۲/۲۹۱، ۳۱۷) فیہ
سفیان بن عیینہ مدلس وعتعن، ونحوہ قال الحکم (بن عتیبہ) رواہ ابن حزم فی الاحکام
(۲/۲۹۳، ۳۱۷) وابن عبد البر فی الجامع (۹۱/۲) وسندہ صحیح۔

۴۴. وَقَالَ حَمَّادٌ: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِيٌّ قُوهُ سُكْرًا. [۴۴] حماد (بن ابی سلیمان) نے کہا: میں
چاہتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے (سورۃ فاتحہ
سرا) پڑھتا ہے اس کا منہ شکر سے بھر جائے۔
(۴۴) ((ضعیف)) اس کی سند نہیں ملی۔ اسے بیہقی نے بحوالہ امام بخاری نقل کیا
ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۲۱۳)

۴۵. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُوسَى عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ، وَلَا يُعْرِفُ لِهَذَا الْإِسْنَادِ (جہراً) قراءت کرے تو اس کی نماز
سَمَاعٌ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَا يَصِحُّ نہیں ہوتی۔" اس سند کے راویوں کا ایک

من نصب الراية ۲/۲۰۰۔ من التاریخ الکبیر ۲/۲۸۵۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲/۱۶۳۔ افادہ شجنا عطاء اللہ عطاء اللہ عطاء اللہ

مثلاً۔ دوسرے سے سماع معلوم نہیں ہے اور ایسی روایت صحیح نہیں ہوتی۔

(۴۵) (ضعیف) ((صحیح)) یہ روایت امام بیہقی کی کتاب القراءۃ (ص ۲۱۰ ج ۲۳۸) میں سفیان (الثوری) عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ کی سند سے موجود ہے۔ ایک روایت میں ”سفیان (الثوری) عَنْ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ“ کی سند ہے۔ یہ دونوں سندیں ضعیف ہیں۔ سفیان الثوری مشہور مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۷ ج ۲۸۰۲) میں یہ روایت ”دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ“ کی سند سے موجود ہے۔ موسیٰ بن سعید کے بارے میں نظر ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس سے مراد موسیٰ بن سعد ہو۔ موسیٰ بن سعد کی زید بن علیؑ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ (دیکھئے نور العینین ص ۱۲۴، ۱۲۸ و نسخہ قدیمہ ۱۰۰، ۱۰۳)

محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی (کذاب) نے ”أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ، يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ“ کی سند فٹ کر رکھی ہے۔ دیکھئے موطا الشیبانی الکذاب (ص ۱۰۲) محمد بن الحسن الشیبانی کے بارے میں یحییٰ بن معین نے کہا ”جَهْمِيٌّ كَذَّابٌ“ (الضُّعْفَاءُ الْكَبِيرُ لِلْعَقِيلِيِّ ۵۲/۴ و سندہ صحیح) اور کہا: لَيْسَ بِشَيْءٍ (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: ۱۷۷۰) (الْأَسَانِيدُ الصَّحِيحَةُ ص ۲۳) نیز دیکھئے جزء رفع الیدین تحقیقی ص ۳۲ تحت ح۱۔ لہذا یہ روایت موضوع ہے۔

۴۶. وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ [۴۶] اور سعید بن المسیب، عروہ (بن عروہ والشَّعْبِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ [بُنْ الزبیر)، (عامر بن شراحیل) الشعمی، عبید اللہ

عَبْدُ اللَّهِ [وَنَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو] بن عبد اللہ، نافع بن جبیر، ابوالملیح (بن اسامہ الملیح وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو بن عمیر)، قاسم بن محمد (بن ابی بکر) مَجَلَزٌ وَمَكْحُولٌ وَمَالِكٌ [وَأَبْنُ] ابوجلز (لاحق بن حمید)، مکحول (الشامی)، عَوْنٌ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ يَرَوْنَ مالک، ابن عون اور سعید بن ابی عروبہ الْقِرَاءَةُ وَكَانَ أَنَسٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ (وغیرہم) قراءت (خلف الامام) کے قائل الْأَنْصَارِيُّ يُسَبِّحَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ تھے اور انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) و عبد اللہ بن یزید الانصاری (رضی اللہ عنہ) امام کے پیچھے تسبیح (سبحان اللہ) پڑھتے تھے۔

(۴۶) (صحیح) ((ان آثار کی مختصر تاریخ و تحقیق درج ذیل ہے:

سعید بن المسیب: مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۴/۱ ح ۳۷۶۵) اس کی سند سعید (بن ابی عروبہ) اور قراءۃ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہ دونوں مشہور مدلس تھے۔
 ① عروۃ بن الزبیر: موطا امام مالک (۱۸۶/۱ ح ۸۵) تحقیقی، سندہ صحیح، نیز دیکھئے یہی کتاب حدیث: ۲۷۶۔ ② عَامِرُ الشَّعْبِيِّ: قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ”حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةَ وَفِي الْآخِرِينَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“ (۳۷۴/۱ ح ۳۷۶۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ، الشَّيْبَانِيُّ هُوَ أَبُو اسْحَاقَ سُلَيْمَانَ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، ثِقَّةٌ مَشْهُورٌ۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: الْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُورٌ لِلصَّلَاةِ، رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۳۷۴/۱ ح ۳۷۶۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ وَ انْظُرْ كِتَابَ الْقِرَاءَةِ لِلْبَيْهَقِيِّ (ص ۱۰۵ ح ۲۲۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيحٌ۔

③ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ: مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۴/۱ ح ۳۷۵۰) وسندہ صحیح، و

من ع۔ سقطت الواو من الأصل والسياق يقتضيه۔

④ نافع بن جبیر بن مطعم : موطا امام مالک (ج ۱ ص ۸۵ ح ۱۸۸) وسندہ صحیح۔

⑤ ابوالمخ اسامہ بن عمیر: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۵ ج ۲۸۳) وسندہ صحیح ⑥ قاسم بن محمد دیکھئے حدیث سابق ۲۶: مع التخریج والتحقیق۔ ⑦ ابوالمزاحم بن حمید۔ قَالَ إِنَّ قَرَأْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسَنٌ وَإِنْ لَمْ تَقْرَأْ أَجْزَأُكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ (ابن ابی شیبہ ۱/۳۷۵ ج ۲۸۳) وَسَنَدُهُ ضَعِيفٌ .

⑧ مکحول: أبوداؤد (۸۲۵) وَ سَنَدُهُ ضَعِيفٌ، وَلَيْدٌ بْنُ مُسْلِمٍ مُدْلِسٌ وَ عُنْعَنٌ، وَلَهُ شَاهِدٌ ضَعِيفٌ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ فِي كِتَابِ الْقِرَاءَةِ (ص ۱۰۶ ح ۲۴۶)۔ ⑨ مالک بن أنس الإمام: انظر موطأ امام مالک (ج ۱ ص ۸۵ بعد ح ۱۸۸) بتحقيقی ⑩ عبد الله بن عون: یہ قول مجھے نہیں ملا۔ ⑪ سعید بن ابی عروبہ: ان کا قول بھی مجھے نہیں ملا۔ ⑫ أنس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”الْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ التَّسْبِيحُ“ رواه ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۵ ح ۳۷۶) وسنده حسن، نیز دیکھئے ح ۱۲۵۔ ⑬ عبد الله بن يزيد الانصاري: یہ اثر بھی مجھے نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۴۷۔ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "إِقْرَأْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ" وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ.

[۴۷] اور سفیان بن حسین نے (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب) الزہری سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت کیا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ (الانصاری) نے فرمایا: ظہر و عصر میں امام کے پیچھے پڑھ اور سفیان بن حسین نے

روایت کیا کہ (عبداللہ) ابن الزبیر

(رضی اللہ عنہما) نے اسی طرح کہا ہے۔

(۴۷) ﴿صحيح﴾ اس روايت کی سند مولیٰ جابر بن عبد اللہ کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ مولیٰ مذکور مجہول ہے اور زہری کا عنعنہ بھی ہے۔ تاہم سنن ابن ماجہ (۸۴۳) میں اس کا بہترین

جزء القراءة

98

شہاد ہے جس کی وجہ سے یہ روایت بھی صحیح ہے۔ دیکھئے یہی کتاب حدیث ۲۸۷، بعض الناس نے جابر بن عبد اللہ کے قول: ”لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ“ (ابن ابی شیبہ ۱/۳۷۶ ح ۳۷۸۶) کے بارے میں لکھا ہے کہ ”آپ ﷺ نے فرمایا ”لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ“، یعنی قول صحابی کو مرفوع حدیث بنا دیا ہے۔ اس قول کو طحاوی نے یحییٰ بن سلام سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن سلام ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۳۸۰/۴) وغیرہ۔ یحییٰ بن سلام پر خود طحاوی نے جرح کی ہے دیکھئے شرح معانی الآثار، باب المتع الذي لا يسجد هدياً ولا يصوم في العشر (۴۹۸/۱) تنبیہ: عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما والی روایت مجھے نہیں ملی۔ واللہ اعلم

۴۸. وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا [۴۸] ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا: (الکوفی) نے بتایا کہ ہمیں حسن بن ابی الحسن ابُو الْعَالِيَةِ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمَكَّةَ (ابو سہل البصری القواس) نے حدیث أَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَحِي بِان کی: ہمیں ابو العالیہ (البراء البصری) مِنْ رَبِّ هَذِهِ الْبُنْيَةِ أَنْ أُصَلِّيَ صَلَاةً لَا نے حدیث بیان کی: پس میں نے أَقْرَأُ فِيهَا وَلَوْ بِأَمِّ الْكِتَابِ. (عبد اللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مکہ میں

پوچھا: کیا میں نماز میں قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس گھر کے رب سے حیا کرتا ہوں کہ میں ایسی نماز پڑھوں جس میں قراءت نہ کروں اگرچہ (صرف) سورۃ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۸) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت بیہقی نے امام بخاری سے نقل کر رکھی ہے۔ (کتاب القراءة ص ۲۱۰ ح ۴۴۷) اور اسے ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۶ ح ۳۷۸۶) و بیہقی (کتاب القراءة ص ۹۶، ۹۷ ح ۲۱۳، ۲۱۴) نے ابو العالیہ البراء سے بیان کر رکھا ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔ حسن بن ابی الحسن صدوق اور ابو العالیہ ثقہ ہیں۔

جزء القراءۃ

99

﴿۱﴾ اس روایت کے عموم سے ظاہر ہے کہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) امام کے پیچھے اور تمام نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے۔ ﴿۲﴾ امام بخاری مدلس نہیں ہیں اور اس کے باوجود ”قال لنا أبو نعیم“ کہہ کر ابو نعیم سے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ ﴿۳﴾ جدید دور کے بعض الناس نے لکھا ہے کہ ”ابن ابی الحسن بھی غیر معروف ہے“ حالانکہ حسن بن ابی الحسن کا تذکرہ تقریب التہذیب (۱۲۲۸) تہذیب التہذیب (۲/۲۳۶) اور بہت سی کتب رجال میں موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بعض الناس تقریب التہذیب پڑھنے سے بھی قاصر ہیں۔

۴۹. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ [۴۹] عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد الرازی ابن سَعْدِ الرَّازِيِّ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ نے کہا: ہمیں ابو جعفر الرازی (عسائی بن الرَّازِي عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ: سُئِلَ ابْنُ ماہان) نے خبر دی، وہ یحییٰ (بن مسلم) البکاء عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ سے روایت کرتے ہیں: ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے فَقَالَ: ”مَا كَانُوا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يُقْرَأَ قراءت خلف الامام کے بارے میں پوچھا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ.“ گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی دل میں (سراً،

خفیہ آواز سے) سورۃ فاتحہ پڑھے۔

(۴۹) (ضعیف) ((ضعیف)) اسے بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص ۹۷ ح ۲۱۴ تعلیقاً، ص ۲۱۰ ح ۴۷ عن البخاری) میں نقل کیا ہے۔ یحییٰ البکاء ضعیف راوی ہے (تقریب التہذیب: ۶۴۵) ابو جعفر مختلف فیہ ہے۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد تک سند مطلوب ہے۔

۵۰. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ [۵۰] اور (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عَنْ) عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: يُنْصِتُ شہاب) الزہری نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے، اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر سے بیان کیا کہ جب لِلْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ۔ امام جہر کرے تو وہ (یعنی مقتدی) خاموش رہے۔

﴿۱﴾ من کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۲۱۰ ح ۴۷، وجاء فی الأصل ”عن سالم بن عبد اللہ بن عمر“ !

(۵۰) ((ضعیف)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۹ ح ۲۸۱۱) و کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۴۵ ح ۳۳۰) میں موجود ہے۔ ابن جریج نے سماع کی تصریح کر دی ہے مگر ابن شہاب الزہری کے سماع کی تصریح نہیں ملی۔ زہری مدلس ہیں اور مدلس کی تدلیس مضر ہوا کرتی ہے۔ موطا امام مالک (۱/۸۶ ح ۱۸۹) میں صحیح سند کے ساتھ آیا ہے: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے، فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قراءت کافی ہے۔ (الخ) اس کا مطلب یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے علاوہ امام کی قراءت اس کے لیے کافی ہے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے فاتحہ کے علاوہ قراءت نہیں کرتے تھے۔ اس تطبیق سے تمام احادیث مرفوعہ اور آثار صحابہ پر عمل ہو جاتا ہے۔

۵۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَابِ التَّيْمِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ: أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ قَرَأْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: وَإِنْ قَرَأْتُ.

[۵۱] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاز) نے حدیث بیان کی، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری البیہقی) نے بتایا، ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان بن ابی سلیمان فیروز الشیبانی سے، وہ جواب التیمی سے، وہ یزید بن شریک سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ قراءت کر رہے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا اگر میں قراءت کر رہا ہوں تو (بھی پڑھ)۔

(۵۱) (صحیح) یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ کی التاریخ الکبیر (۳۴۰/۸) ج ۳۲۳۹ میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔ اسے ابن ابی شیبہ (۳۷۳/۱) ج ۳۷۲۸ و عندہ ”خوات“ و الصواب ”جواب“ دارقطنی (۱/۳۱۷ ج ۱۱۹۸، ۱۱۹۷) طحاوی (معانی الآثار ۱/۲۱۸، ۲۱۹) حاکم (۲۳۹/۱) بیہقی (السنن ۲/۱۶۷) کتاب القراءۃ ص ۹۱ ج ۱۸۸، ۱۸۹) اور عبدالرزاق (المصنف ۲/۱۳۱ ج ۲۷۷) نے یزید بن شریک کی سند سے روایت کیا ہے۔ اسے حاکم، ذہبی اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔ جواب التیمی، ابو حنیفہ کے استاد اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۳/۴۶۷)، لہذا وہ صحیح الحدیث ہے۔ اس پر ارجاء کے الزام کا روایت حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”صدوق رمی بالارحاء“ (تقریب التہذیب: ۹۸۴) سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”اور اصول حدیث کی رو سے ثقہ راوی کا خارجی یا جہمی، معزلی یا مرجئی ہونا اس کی ثقاہت پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوتا.....“ (احسن الکلام: ج ۱ ص ۳۰) دیناچہ طبع دوم) ماسٹر امین اوکاڑوی کے نزدیک راوی پر بدعتی، شیعہ، مرجئی کی جرح مجروح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ دیکھئے تجلیات صفدر (ج ۲ ص ۹۷، ۹۸، امدادیہ ملتان) بلکہ (صدوق) راوی کی حدیث اوکاڑوی کے نزدیک حسن لذاتہ ہوتی ہے۔ دیکھئے تجلیات صفدر (ج ۳ ص ۲۰، ۱۹) جواب مذکور پر عبداللہ بن نمیر کی جرح باسند صحیح ان سے ثابت نہیں ہے۔ کامل ابن عدی (۵۹۹/۲) میں اس جرح کے راوی محمد بن اسحاق کا صریح تعین مطلوب ہے۔ مستدرک الحاکم وغیرہ میں حارث بن سوید (ثقتہ ثبت) نے جواب کی متابعت کر رکھی ہے۔ مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۱ ج ۲۷۷) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

مستدرک الحاکم وغیرہ میں یہ صراحت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِقْرَأْ أَبْغَاتِ حَةِ الْكِتَابِ، یعنی سورہ فاتحہ پڑھو (الکواکب الدریہ: ص ۶۳، ۶۴)

لہذا روایت مذکور میں قراءت سے مراد فاتحہ خلف الامام ہے۔

بعض الناس نے لکھا ہے کہ ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع اور انس بن سیرین کو فرمایا: تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ“ تجھے امام کی قراءت کافی ہے“ (بحوالہ ابن ابی شیبہ: ۳۷۶/۱)

(ح ۳۷۸۴) انس بن سیرین ۳۳ یا ۳۴ھ میں پیدا ہوئے۔ (تہذیب التہذیب: ۱/۳۷۸۴) اور عمر رضی اللہ عنہ ۲۳ھ میں شہید ہوئے۔ (تقریب التہذیب: ۸۸۸۸) نافع نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ (اتحاف المہرۃ لابن حجر ۱/۳۸۶ قبل ح ۱۵۸۱۰) معلوم ہوا کہ یہ روایت منقطع ہے، لہذا ”کوفرمایا“ قطعاً غلط ہے۔ عبدالرزاق (۲/۱۳۸ ح ۲۸۰۶) نے محمد بن عجلان سے نقل کیا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيهِ حَجَرٌ“ محمد بن عجلان کی پیدائش سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہے۔ لہذا یہ سند بھی منقطع ہے۔ محمد بن عجلان والی روایت محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) نے بھی کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ (۱/۱۲۱) میں بیان کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ والی روایت (عبدالرزاق: ح ۲۸۱۰) بھی منقطع ہے اور موسیٰ سے اس کا راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۵۔ منقطع روایت کا حکم یہ ہے کہ ”الْمُنْقَطِعُ ضَعِيفٌ بِالْإِتْفَاقِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ وَذَلِكَ لِلْجَهْلِ بِحَالِ الرَّاويِّ الْمَحْذُوفِ“ (تیسیر مصطلح الحدیث ص ۷۸) یعنی علماء کا اس پر اتفاق (اجماع) ہے کہ منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کا محذوف راوی مجہول الحال ہوتا ہے۔

۵۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ الْبُكَائِيُّ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

[۵۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک بن اسماعیل (النہدی ابو غسان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زیاد (بن عبد اللہ) البکائی نے حدیث بیان کی، وہ ابو فروہ (الکوفی مسلم بن سالم النہدی الجہنی) سے، وہ ابو المغیرہ (عبد اللہ بن ابی الہذیل الکوفی العززی) سے، وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ

امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ) پڑھتے تھے۔
 (۵۲) ترجمہ: ((حسن)) اسے پہنچتی نے کتاب القراءة (ص ۹۴ ح ۱۹۹) میں امام بخاری سے نقل کیا ہے۔
ترجمہ: زیاد بن عبد اللہ البکائی جمہور کے نزدیک ثقہ و صدق ہیں۔ (الکواکب الدریہ: ص ۷۶) لہذا یہ حسن الحدیث ہیں۔ باقی سارے راوی ثقہ ہیں۔ آنے والی روایت (۵۳) زیاد کا بہترین شاہد ہے۔

۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَذِيلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ: أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ.
 [۵۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: بخاری نے کہا: مجھے عبد اللہ (بن موسیٰ) نے بتایا: ہمیں اسحاق بن سلیمان (الرازی) نے حدیث بیان کی، وہ ابوسنان سے، وہ عبد اللہ بن (ابی) الہذیل سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا: میں امام کے پیچھے پڑھوں، انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(۵۳) ترجمہ: ((حسن))
ترجمہ: ① اسحاق بن سلیمان کے اساتذہ میں ابوسنان سعید بن سنان الثیبانی الاصفہانی ہیں۔ (تہذیب الکمال ۴/۲) اور وہ حسن درجے کے راوی، موثق عند الجمہور ہیں۔
 ② سنن دارقطنی (۱/۳۱۸ ح ۱۱۹۹) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۸، ۱۶۹) و کتاب القراءة (ص ۹۳، ۹۴ ح ۱۹۹) میں یہ روایت ابراہیم بن محمد العتیق: ثنا اسحاق بن الرازی عن ابی جعفر الرازی عن ابی سنان عن عبد اللہ بن ابی الہذیل سے مروی ہے۔ ابراہیم مذکور مجروح ہے۔ دیکھئے تاریخ بغداد (ج ۶ ص ۱۵۲) ولسان المیزان (۱/۹۶) لہذا ابو جعفر الرازی کے اضافے والی روایت مردود ہے۔

من التاريخ الكبير: ۳/۲۲۳

۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَحَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ:
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ وَيُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ
خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ سُورَةٍ وَفِي
الْآخِرَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۵۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے بتایا،
ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان
کی، ہمیں سفیان بن حسین نے حدیث بیان
کی، میں نے (محمد بن مسلم بن عبد اللہ)
الزہری کو (عبد اللہ) بن ابی رافع سے
روایت کرتے ہوئے سنا، وہ علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:
بے شک وہ ظہر و عصر (کی نمازوں) میں امام
کے پیچھے (پہلی دو رکعتوں میں) فاتحہ الکتاب
اور ایک ایک سورت پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور
آخری رکعتوں میں (صرف) فاتحہ الکتاب کا
حکم دیتے اور اسے پسند کرتے تھے۔

(۵۴) (ضعیف): یہ روایت تفصیلاً مع التخریج شروع کتاب میں گزر چکی ہے
دیکھئے حدیث: ۱۔

تنبیہ بلیغ: بعض الناس نے روایت مذکورہ میں امام زہری کے عنعنہ پر اعتراض کیا ہے۔ ان
کی خدمت میں عرض ہے کہ جو لوگ سفیان ثوری، سلیمان الأعمش، قتادہ اور ابوالزہیر وغیرہم
کی عن والی روایات بطور حجت پیش کرتے ہیں انہیں ابوقلابہ، زہری اور مکحول پر تدلیس کے
الزام سے شرم کرنی چاہیے۔ زہری کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

ظفر احمد تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

”وَالْتَدْلِيسُ وَالْإِرْسَالُ فِي الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ لَا يَضُرُّ عِنْدَنَا“ (اعلاء السنن: ۱/۳۱۳)

”اور قرآنِ ثلاثہ میں ہمارے نزدیک تدلیس اور ارسال مضر نہیں ہے۔“

[نیز دیکھئے الکواکب الدرر: ص ۲۵]

① ہمارے نزدیک ابوقلابہ اور مکحول دونوں تدلیس کے الزام سے بری ہیں۔ جبکہ امام زہری، سفیان ثوری، الأعمش، قتادہ اور ابوالزبیر وغیرہم سب مدلس تھے اور ان سب کا معتمد غیر صحیحین میں عدم متابعت و عدم شواہد کی صورت میں ضعیف و مردود روایت کے حکم میں ہے۔ یہی ہمارا منہج ہے اور اسی پر ہم عمل پیرا ہیں۔

② محمد بن عجلان کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت: مَنْ قَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفُطْرَةِ (عبدالرزاق: ۱۳۸/۲ ح ۲۸۰۶) منقطع ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق (۱۳۹/۲ ح ۲۸۱۰) نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم: (ضعیف جداً) أَخْبَرَنِي أَشْيَاخُنَا (سارے مجہول) أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ“ روایت بیان کی ہے جو کہ مردود ہے۔

۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ. [۵۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسماعیل بن ابان (الوراق الأزدی الکوفی) نے بتایا: ہمیں شریک (بن عبداللہ القاضی) نے حدیث بیان کی، وہ اشعث بن ابی الشعثاء سے، وہ ابو مریم (عبداللہ بن زیاد الاسدی الکوفی) سے بیان کرتے ہیں (انہوں نے کہا: میں نے (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ کو امام کے پیچھے

پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۵) (ضعیف) یہ روایت کتاب الثقات لابن حبان (۵۸/۵) الکافی للعلامة (۱۱۱/۲) السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۹/۲) و کتاب القراءۃ (ص ۹۵ ح ۲۰۶،

(۲۰۷) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۳/۳۷۵ ح ۳۷۵) میں شریک القاضی کی سند سے موجود ہے۔ شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۱۰) میں شعبہ (بن الحجاج) نے مختصراً بعض حدیث میں شریک کی متابعت کر رکھی ہے۔ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

① شریک القاضی مدلس ہیں۔ مجھے ان کے سماع کی تصریح نہیں ملی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۱ ص ۴۸۳، ۴۹۱) والکواکب الدرر (ص ۷۷، ۷۸) بعض الناس نے مصنف عبدالرزاق (۲/۱۴۱ ح ۲۸۱) سے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے کہ ”پہلے کوئی بھی امام کے پیچھے قراءت نہ کرتا تھا.....“ اور اسے تاریخی حقیقت لکھا ہے حالانکہ اس روایت کی سند کا بنیادی راوی یحییٰ بن العلاء کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴/۳۹۷) اور اعمش مدلس ہے۔

محمد بن الحسن الشیبانی کذاب نے ”محمد بن ابان بن صالح (ضعیف) عَنْ حَمَّادِ (ابن) أَبِي سُلَيْمَانَ مُخْتَلَطٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ“ کی سند سے نقل کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود نہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے اور نہ سری نمازوں میں (کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ: ۱/۱۱۹) یہ روایت موضوع و مردود ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ح ۳۷۷) میں مالک بن عمارہ نامعلوم ہے اور اس کا راوی اشعث (بن سوار) ضعیف ہے۔ ابواسحاق والی روایت ان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (رواہ عبدالرزاق: ۲/۱۴۰ ح ۲۸۱۳)

۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۵۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث البخاری قال: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ: وَقَالَ حَذِيفَةُ يَقْرَأُ. بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور مجھے محمد بن یوسف (البیہقی) نے سفیان (بن عیینہ) سے (روایت کر کے) بتایا اور حذیفہ (بن الیمان) نے کہا: پڑھنا چاہیے۔

(۵۶) (ضعیف)

سفیان بن عیینہ سے حدیفہ رضی اللہ عنہ تک سندنا معلوم ہے۔

۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُسَدَّدٌ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ
حَمْرَةَ الْمَازِنِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرَةَ
قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ
خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.
[۵۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: اور ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے
بتایا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطن) نے عوام
بن حمزہ المازنی سے حدیث بیان کی (اس
نے کہا) ہمیں ابو نصرہ (منذر بن مالک)
نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابو سعید
الحذری رضی اللہ عنہ سے قراءت خلف الامام کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: (امام
کے پیچھے) سورۃ فاتحہ (پڑھ)۔

(۵۷) (حسن) اسے ابن عدی نے اکامل (۱۳۳۷/۴) میں امام بخاری
رحمہ اللہ سے اسی سند و متن کے ساتھ روایت کیا ہے اور بیہقی نے (کتاب القراءۃ: ص ۱۰۰
ج ۲۲۳) یہ روایت عوام بن حمزہ کی سند سے بیان کی ہے۔ نیز دیکھئے۔ یہی کتاب ج ۱۰۵۔
عوام بن حمزہ جمہور کے نزدیک موثق راوی ہیں۔ لہذا یہ حسن الحدیث ہیں۔ دیکھئے
الکواکب الدرر (ص ۶۹) جمہور کی توثیق کی وجہ سے ان پر امام احمد، امام یحییٰ وغیرہما کی
جرح مردود ہے۔ محمد بن علی النیوی الحنفی نے اس اثر کے بارے میں لکھا ہے: ”إسناده
حسن“ (آثار السنن: حاشیہ ج ۳۵۸، التعلیق الحسن: ص ۱۰۸ مطبعتہ امدادیہ ملتان، پاکستان)
مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ج ۳۷۹) میں ابو ہارون سے روایت ہے کہ ”سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ
عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: يَكْفِيكَ ذَاكَ الْإِمَامُ“ یہ روایت موضوع ہے۔
ابو ہارون عمارہ بن جویں العبیدی کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۳/۱۷۳ ات ۶۰۱۸)

۵۸. وَقَالَ ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ ۵۸ [اور (اسماعیل بن ابراہیم عرف) ابن
مُجَاهِدٍ: إِذَا نَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ لَا عَلَيْهِ نَ لَيْثٍ (بن ابی سلیم) سے بیان کیا،
يَعْتَدُ تِلْكَ الرَّكْعَةَ. وہ مجاہد (بن جبر) سے بیان کرتے ہیں: اگر
کوئی شخص سورۃ فاتحہ بھول جائے تو وہ رکعت
شمار نہ کرے۔

(۵۸) (ضعیف) ((مصحح)) مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۲/۱ ح ۳۷۳۵) میں ہے کہ
”حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ فَإِنَّهُ يَقْضِي تِلْكَ الرَّكْعَةَ“
لیث بن ابی سلیم قول راجح میں ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے کتب اسماء الرجال
وَقَالَ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الضُّعَفَاءِ (۵۱۱): ”ضَعِيفٌ، كُوفِيٌّ“ قُلْتُ: وَضَعَفَهُ
الْجَمْهُورُ۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۳۲۔
اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث سابق (۲) کی رو سے اس کا مفہوم بالکل صحیح ہے۔

۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: الْبُخَارِيُّ [۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ بیان کی، کہا: بخاری نے کہا: ہمیں عبداللہ بن
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مَنِيرٍ نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید
الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: بن ہارون کو (فرماتے ہوئے) سنا، کہا: ہمیں
حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: لَا زیاہ (بن ابی زیاہ) الجصاص نے حدیث بیان
تُرْكُوا صَلَاةَ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطُهُورٍ وَرُكُوعٍ کی، کہا: ہمیں حسن (بصری) نے حدیث
وَسُجُودٍ وَرَاءَ الْإِمَامِ وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ بیان کی، کہا: مجھے عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ)
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ وَثَلَاثٍ۔ نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: کسی

من جاء في الأصل ”تعد“

مسلم (مسلمان) کی نماز کو (اس کے) وضوء
 رکوع اور سجود کے بغیر صحیح نہ سمجھو، امام کے
 پیچھے ہو یا اکیلا ہو۔ اسے سورہ فاتحہ اور دو تین
 آیتیں (ضرور) پڑھنی چاہئیں۔

(۵۹) ﴿تَجْزِئُ﴾ ((ضعیف)) اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص: ۲۳۳ ح ۱۰۲) نے یزید بن
 ہارون کی سند سے روایت کیا ہے۔

﴿تَجْزِئُ﴾ ① زیاد بن ابی زیاد الجصاص ضعیف ہے (تقریب التہذیب: ۲۰۷۷) ② کتاب
 القراءۃ للبیہقی میں اس روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

”لَا تُزَكُّوا صَلَوةَ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطَهْوَرٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
 وَرَاءَ الْإِمَامِ وَغَيْرِ الْإِمَامِ“ درج بالا ترجمہ اسی مناسبت سے کیا گیا ہے اور ”وَأَيْنِ
 وَحْدَهُ“ کو ”لا تزکوا“ سے ملا دیا گیا ہے تاکہ مفہوم واضح ہو۔ بعض الناس نے اس کا
 ترجمہ ”ہاں جب اکیلا ہو تو سورہ فاتحہ اور دو تین آیات بھی پڑھے“ کیا ہے جو کہ غلط ہے اور
 بیہقی کی روایت کے بھی خلاف ہے۔

③ کتاب القراءۃ للبیہقی (ح ۲۳۴) میں ہے کہ ”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ
 ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: لَا تَجُوزُ صَلَوةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ فَصَاعِدًا“ اس
 کی سند حسن ہے۔ عبد اللہ بن محمد سے مراد عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ البغدادی ہے۔ ”وآیتین“
 کا تعلق ”فصاعداً“ سے ہے، یعنی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں۔ پس اس سے دو آیتیں یا
 زیادہ پڑھنی چاہئیں (یہ زیادہ پڑھنا بہتر اور سنت ہے واجب نہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے)

۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا ابْنُ سَيْفٍ
 حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ
 عَنْ مُجَاهِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 [۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا اور ہمیں ”ابن سیف“ نے بتایا:
 ہمیں اسرائیل (بن یونس بن ابی اسحاق) نے

عُمَرُو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ. حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حصین (بن

عبدالرحمن) نے حدیث بیان کی، وہ مجاہد (بن

جبر) سے بیان کرتے ہیں (انہوں نے کہا):

میں نے عبداللہ بن عمرو (بن العاص) کو امام

کے پیچھے (سورہ مریم) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۶۰) (صحیح) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۳۰۷ ح ۲۷۷) شرح

معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۱۹) السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۹) و کتاب القراءۃ لہ (ص ۹۷

ح ۲۱۵) میں حصین (بن عبدالرحمن) کی سند سے اسی مفہوم کے ساتھ موجود ہے۔ اس

روایت میں قراءت مذکورہ کا ذکر نہیں مگر السنن الکبریٰ للبیہقی اور معانی الآثار میں سورت مریم

کی قراءت کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے ترجمے میں سورہ مریم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ امام بیہقی نے

فرمایا: ”هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ“ نیوی حنفی نے کہا: ”إِسْنَادُهُ حَسَنٌ“ (آثار السنن: حاشیہ ح ۳۵۸)

اور نیوی مذکور نے سورت مریم والی روایت کے بارے میں کہا: ”إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ“ (ایضاً)

① حصین بن عبدالرحمن نے یہ روایت اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔ دیکھئے التقیید

والایضاح للعراتی (ص ۴۵۸) وتوضیح الکلام (ج ۱ ص ۴۹۳)۔ ② جزء القراءۃ کے تمام

نسخوں میں ”وقال لنا ابن سيف“ ہے۔ جبکہ راقم الحروف کی تحقیق میں ”وقال لنا ابن يوسف“ ہی

صحیح ہے۔ اس سے مراد اسرائیل بن یونس کے شاگرد محمد بن یوسف الفریابی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۶۱. وَقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي

سُحَيْمٍ ۚ الْبُهَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُغَفَّلٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْأَوَّلَيْنِ

[۶۱] اور حجاج (بن منہال) نے کہا: ہمیں

حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ

بن ابی اسحاق سے، وہ عمر بن ابی حاتم البہزی

سے، وہ عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) سے بیان

کرتے ہیں کہ وہ ظہر و عصر کی پہلی دو

میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(۲/۱۷۱) و کتاب القراءة لہ (ص ۱۰۲ ح ۲۳۵) میں موجود ہے۔

یہی بن ابی اسحاق کتبِ ستہ کے راوی اور مؤثق عند الجمہور ہیں، لہذا ان پر جرح مردود ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۲۱۔

۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ: حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
(«مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ
الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ
خِدَاجٌ»)

کہ جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے۔ پھر فرمایا: وہ ناقص (باطل) ہے۔

جزء القراءۃ

112

(۶۲) ترجمہ: ((حسن)) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ج: ۹، اسے احمد بن حنبل نے بھی یزید بن ہارون سے بیان کیا ہے (المسند: ۱۴۲/۶ ح ۲۵۶۱۲)، محمد بن اسحاق بن یسار نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ کما تقدم (ج: ۹)

۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ
الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ:
حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ
[عَنْ أَبِيهِ] * عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَقْرَأُونَ
خَلْفِي؟)) قَالُوا نَعَمْ إِنَّا لَنَهْدُ هَذَا
قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)).

[۶۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شجاع بن الولید (ابواللیث البخاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر (بن محمد الیمامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عکرمہ (بن عمار) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے عمرو بن سعد نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن شعیب سے، وہ اپنے ابا شعیب بن محمد سے، وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ انہوں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا: جی ہاں، ہم جلدی جلدی قراءت کر لیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ (بھی) نہ پڑھو۔

(۶۳) ترجمہ: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے، اسے بیہقی نے نضر بن محمد عن عکرمہ بن عمار کی سند سے روایت کیا ہے (کتاب القراءۃ ص ۹۷ ح ۱۶۷ و اشار الی روایۃ البخاری) نیز دیکھئے الکواکب الدرر (ص ۳۵-۳۷)۔ شجاع بن الولید صحیح بخاری کا راوی ہے۔ (ج: ۲)

* من ع دن۔

جزء القراءة

113

ص ۶۰۱ ح ۴۱۸۶)، عباس بن عبد العظیم نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ (کتاب القراءة للبیہقی: ج ۱۶) اس کے مزید شواہد کے لیے دیکھئے المسند الجامع (۵۹/۸، ۶۰، ۵۵۴۲، ۵۵۴۳، تحقیقی) اس سند میں صرف دو ایسے راوی ہیں جن پر متأخرین کی طرف سے تدلیس کا الزام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ کتاب سے روایت بیان کرتے ہیں۔ کتاب اگر معتمد علیہ ہو تو اس سے روایت کرنا اصول حدیث کی رو سے جائز ہے۔ دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (طبع دار السلام ص ۱۲۱، ۱۲۵) لہذا تدلیس کا الزام باطل و مردود ہے۔ حافظ ابن حجر روایت کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں ”وَذَلِكَ لَا يَقْتَضِي الْإِنْقِطَاعَ“ اور یہ انقطاع کو مستلزم نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۲/۲۶۹ ترجمۃ الحسن البصری)..... یہی بات حافظ ابن حجر سے پہلے صلاح الدین العلائی (متوفی ۷۱۱ھ) نے بھی ہے۔ دیکھئے جامع التحصیل (ص ۱۶۵) مقدمہ ابن الصلاح (ص ۴۲۱ نوع ۴۵) میں لکھا ہوا ہے کہ: قَدْ احْتَجَّ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِحَدِيثِهِ ”اور اکثر اہل حدیث نے اس (عمر و بن شعیب) کی حدیث (عن أبیہ عن جدہ) سے حجت پکڑی ہے۔ (استدلال کیا ہے)“ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۱۰۔

۶۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ
عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ
الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى
النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ جَهْرَ فِيهَا فَقَرَأَ
رَجُلٌ خَلْفَهُ فَقَالَ: لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ

[۶۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں احمد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک

من ع دن

وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ)). نماز پڑھائی۔ جس میں آپ ﷺ نے اونچی آواز سے قراءت فرمائی تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے (جہراً) قراءت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام قراءت کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی آدمی (بھی) سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔

(۶۴) (صحیح) اسے احمد بن حنبل (۳۱۳/۵، ۳۱۶، ۳۲۲، ۳۲۳)، ابو داؤد (۸۲۳) الترمذی (۳۱۱ وقال: حسن)، ابن خزیمہ (۱۵۸۱) اور ابن حبان (الاحسان ح ۱۸۴۵)، وغیرہم نے محمد بن اسحاق بن یسار سے بیان کیا ہے۔ و ذکرہ البیہقی فی کتاب القراءۃ (ص ۵۸ ح ۱۱۱ عن البخاری بہ)، محمد بن اسحاق صدوق و حسن الحدیث ہیں۔ جیسا کہ حاشیہ حدیث: ۹ پر گزر چکا ہے۔ انہوں نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ مکحول الشامی عند الجہور ثقہ اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ انہیں ابن حبان و ذہبی نے مدلس قرار دیا ہے۔ (طبقات المدلسین: ۱۰۸ متفقہ) حافظ ابن حبان (الثقات: ۶/۹۸) اور ذہبی (میزان الاعتدال: ۲/۴۲۵، ۴۲۶) و الموقظ ص ۴۷) دونوں ارسال پر تدلیس کا اطلاق کرتے ہیں۔ لہذا ان دونوں کا کسی راوی کو مدلس قرار دینا اس کے مدلس ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ قول راجح یہی ہے کہ مکحول مدلس نہیں ہیں بلکہ مرسل روایتیں بیان کرتے ہیں۔ حدیث سابق (۶۳) اور آنے والی حدیث (۶۵) وغیرہما مکحول کی روایت کے شواہد ہیں۔ ان شواہد کی روشنی میں یہ حسن روایت بھی صحیح ہے۔ والحمد للہ

ﷺ امام احمد رحمہ اللہ کا (اگر ان سے ثابت ہو جائے تو) اس روایت کو معلول قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ محدثین کرام نے محمد بن اسحاق سے احکام میں روایتیں لی ہیں۔ ابو نعیم الاصبہانی نے ”مسند الامام ابی حنیفہ“ میں محمد بن اسحاق کو جناب ابو حنیفہ کے استادوں میں ذکر کیا ہے اور ان کی سند سے احکام میں ایک روایت بیان کی ہے (ص ۴۱) یعنی بقول ابی نعیم،

جناب ابوحنیفہ کے نزدیک محمد بن اسحاق احکام میں حجت ہیں، یہ بات بطور الزام ذکر کی گئی ہے۔

۶۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: [حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ
عَمَّارٍ] * حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاqِدٍ عَنْ حِرَامٍ *
ابْنِ حَكِيمٍ وَ مَكْحُولٍ عَنِ [ابْنِ] *
رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ عَلَى
إِسْلَاءٍ فَأَبْطَأَ عِبَادَةَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ
فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الصَّلَاةَ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ
أَذَّنَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجِئْتُ مَعَ
عِبَادَةَ حَتَّى صَفَّ النَّاسُ وَ أَبُو نُعَيْمٍ
يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَرَأَ عِبَادَةُ بِأَمِّ
الْقُرْآنِ حَتَّى فَهِمْتُهَا مِنْهُ، فَلَمَّا
انْصَرَفَ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ
الْقُرْآنِ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ
بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا
بِالْقُرْآنِ فَقَالَ: ((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ
إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ))

[۶۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: (مجھے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: (ہمیں صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ہمیں زید بن واقد نے حدیث بیان کی، وہ (حرام) بن حکیم اور مکحول (الشامی) سے، وہ (ابن) ربیعۃ الانصاری سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایلہاء (شام کے ایک مقام) میں تھے۔ ایک دن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کسی وجہ سے صبح کی نماز میں دیر سے پہنچے تو ابو نعیم (مؤذن) نے اقامت کہہ کر نماز (پڑھانی) شروع کر دی۔ یہ (ابو نعیم) وہ شخص ہیں جنہوں نے بیت المقدس میں سب سے پہلے اذان کہی تھی۔ پس میں نافع (بن محمود بن ربیعۃ الانصاری) اور عبادہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ آیا لوگوں نے صفیں بنا لی تھیں اور ابو نعیم رضی اللہ عنہ اونچی قراءت کر رہے تھے تو عبادہ رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ پڑھی، حتی کہ میں نے اچھی طرح اسے سمجھ لیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں

* من خلق افعال العباد: ص ۱۰۲ ج ۵۲۶۔

نے پوچھا: میں نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (اس کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟) آپ نے فرمایا: جی ہاں، ہمیں نبی ﷺ نے بعض نمازوں میں سے وہ نماز پڑھائی تھی جس میں اونچی قراءت کی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب قراءت اونچی آواز سے ہو رہی ہو تو کوئی آدمی (بھی) سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔

(۶۵) صحیح بخاری: ((حسن)) اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب خلق افعال العباد (ص ۱۰۲ ح ۵۲۶) میں بھی اسی سند و متن سے بیان کیا ہے اور دارقطنی (۱/۳۲۰ ح ۱۲۰۷) و بیہقی (السنن: ۲/۱۶۵) نے صدقہ بن خالد اور ابوداؤد (۸۲۴) نسائی (۲/۱۴۱ ح ۹۲۱) و دارقطنی (۱/۳۱۹ ح ۱۲۰۴) نے زید بن واقد کی سند سے باختلاف یسیر روایت کیا ہے وَقَالَ الدَّارِقُطْنِيُّ: "هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ" (وقال البيهقي في كتاب القراءۃ ص ۶۴ ح ۱۲۱) "وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَرِوَاؤُهُ ثِقَاتٌ"

ﷺ: اس کا راوی نافع بن محمود: دارقطنی، حاکم، ذہبی (الکاشف: ۳/۱۹۷) بیہقی، ابن حزم (المحلی: ۳/۲۴۱، ۲۴۲) اور ابن حبان وغیرہم کے نزدیک ثقہ ہے۔ اس پر مجہول کی جرح مردود ہے۔ دیکھئے الکواکب الدرریہ (ص ۳۲، ۳۳) حرام بن حکیم (ثقة) نے مکحول کی متابعت کر رکھی ہے۔ کتاب القراءۃ للبیہقی (ح ۱۲۱) کی حسن لذاتہ روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: "لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا" اس سے فاتحہ خلف الامام کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ والحمد للہ

۶۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۶۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث البخاری قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِبَادَةَ
ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ:
(تَقْرَءُ وَنَ الْقُرْآنَ إِذَا كُنْتُمْ مَعِيَ
فِي الصَّلَاةِ؟) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ نَهَذَا هَذَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا
بِأَمِّ الْقُرْآنِ))

کی، کہا: ہمیں عتبہ بن سعید نے حدیث بیان
کی، وہ اسماعیل (بن عیاش) سے، وہ (امام
عبدالرحمن بن عمرو، ابو عمرو) الاوزاعی سے،
وہ عمرو بن شعیب سے، وہ اپنے والد
(شعیب بن محمد) سے، وہ عبادہ بن
الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو فرمایا: کیا
تم میرے ساتھ نماز میں قرآن پڑھتے ہو؟
انہوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول!
ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں، آپ ﷺ نے

فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو۔

(۶۲) (حسن) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن احادیث سابقہ (۶۳-۶۵)
وغیرہما کی روشنی میں یہ روایت حسن ہے۔

امام اوزاعی فرماتے تھے:

”يَحُقُّ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ سَكُتَةً بَعْدَ التَّكْبِيرِ الْأُولَى
اسْتِفْتَا حِ الصَّلَاةِ وَ سَكُتَةً بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لِيَقْرَأَ مَنْ
خَلْفَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنْ لَمْ يُمَكِّنْ: قَرَأَ مَعَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
إِذَا قَرَأَ بِهَا وَ أَسْرَعَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ اسْتَمَعَ.“

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۶ ج ۲۷۷ و سندہ صحیح]

”امام پر یہ (لازم و) حق ہے کہ وہ نماز شروع کرتے وقت، تکبیر اولیٰ کے
بعد سکتہ کرے اور سورۃ فاتحہ کی قراءت کے بعد ایک سکتہ کرے تاکہ اس کے
پیچھے نماز پڑھنے والے سورۃ فاتحہ پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہ (مقتدی)
اسی کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھے اور جلدی پڑھ کر ختم کرے پھر کان لگا کر سنے۔“

امام اوزاعی رحمہ اللہ وغیرہ کے ان اقوال کے باوجود بعض لوگ فاتحہ خلف الامام کے خلاف جھوٹے اجماع کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔

۶۷. حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَمَّنْ شَهِدَ ذَاكَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَتَقْرَأُ وَنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟)) قَالُوا: إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ.))

[۶۷] ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد (الخداء) نے حدیث بیان کی، وہ ابو قلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ محمد بن ابی عائشہ سے، وہ اس (صحابی رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کرتے ہیں جو (نبی ﷺ کے پاس) حاضر تھے۔ انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے (تو) فرمایا: کیا تم (اس وقت) پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ تو انہوں (صحابہ) نے کہا: جی ہاں، ہم ایسا (ہی) کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ (بھی) نہ کرو، سوائے اس کے کہ تم میں سے ہر آدمی اپنے دل میں (یعنی سر) سورۃ فاتحہ پڑھے۔

(۶۷) صحیح) ((اسے دارقطنی (۱/۳۴۰ تحت ح ۲۷۲ تعلیقاً مختصراً) بیہقی (السنن: ۱۶۶/۲، کتاب القراءة: ص ۷۵، ۷۶ ح ۱۵۶، ۱۵۷، معرفۃ السنن والآثار قلمی ۱/۲۵۶ مطبوعہ: ۵۳/۲ ح ۹۲۱) عبدالرزاق (المصنف: ۲/۱۲۸، ۱۲۷ ح ۶۶۶۲) احمد

بن حنبل (۲/۲۳۶ ج ۱۸۲۳۸، ۵/۶۰، ۸۱، ۴۱۰ ج ۲۰۸۷۶، ۴۱۰، ۲۱۰ ج ۲۳۸۷۷) نے خالد الخداء کی سند سے تھوڑے اختلاف سے روایت کیا ہے۔
 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ”إِسْنَادُهُ حَسَنٌ“ (الخصائص الجبیر: ۱/۲۳۱ ج ۳۴۴)
 ابن خزیمہ نے اس کے ساتھ حجت پکڑی ہے (کتاب القراءة للبیہقی ص ۷۶) ابن حبان نے محفوظ کہا ہے (الاحسان: ۳/۱۶۴ ج ۱۸۴۹) امام بیہقی نے ایک جگہ جرح کی ہے مگر معرفۃ السنن والآثار میں فرمایا: ”هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ“ (قلمی: ج ۱ ص ۲۵۶ مطبوع: ۲/۵۴ ج ۹۲۱)
 اس روایت کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سارے کے سارے عدول (ثقہ) ہیں ان کا نام معلوم نہ ہونا بالکل مضر نہیں ہے۔ دیکھئے بذل المجہود (۳/۱۳۳)
 نیز الکواکب الدرر (ص ۲۶، ۲۸)۔ لہذا نیموی حنفی (آثار السنن: ج ۳۵۶) اور اس کے مقلدین کا اس روایت کو ”إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ“ کہنا غلط ہے۔ خود نیموی نے آثار السنن (ج ۲۶۳) میں ”عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النُّجَارِ“ والی روایت کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ”إِسْنَادُهُ حَسَنٌ“ بطور حجت و اقرار نقل کیا ہے۔ مزید تحقیق کے لیے دیکھئے انوار السنن لراقم الحروف (ص ۷۲) (يَسِّرَ اللَّهُ لَنَا طَبْعَهُ) وقال البوصيري: هَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ“ (اتحاف الخيرة المهرة: ۲/۳۴۲ ج ۱۸۳۰) خالد الخداء نے یہ روایت اختلاط اور تغیر حفظ سے پہلے بیان کی ہے اور ابو قلابہ پر تدریس کا الزام باطل ہے اس پر سہاگہ یہ کہ انہوں نے یہ روایت محمد بن ابی عائشہ سے سنی ہے۔ دیکھئے: ج ۲۵۶۔

۶۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هَلَالٍ
 عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ
 الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَانِي
 النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقَرَاءَةٍ
 [۶۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں فلیح (بن سلیمان) نے حدیث بیان کی، وہ ہلال (ابن ابی میمونہ) سے، وہ عطاء بن یسار سے، وہ معاویہ بن الحکم

الْقُرْآنَ وَلِذِكْرِ اللَّهِ وَلِحَاجَةِ الْمَرْءِ إِلَى رَبِّهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ
السلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے بلا کر فرمایا: بے شک نماز میں صرف قراءت قرآن، اللہ کا ذکر اور بندے

کی اپنے رب کے سامنے ضرورت (یعنی دعائیں) ہوتی ہیں۔ جب تو نماز میں ہو تو یہی کیا کر۔

(۶۸) (حسن) یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے خلق افعال العباد (ص ۱۰۲ ح ۵۳۰) میں اسی سند و متن سے بیان کی ہے اور اسے ابو داؤد (۹۳۱) و عنہ البیہقی (۲/۲۳۹) نے فلیح بن سلیمان کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فلیح بن سلیمان کو جمہور محدثین نے ثقہ و صدوق قرار دیا ہے۔ لہذا وہ حسن الحدیث ہے۔ دیکھئے کتب اسماء الرجال۔ یاد رہے کہ فلیح مذکور صحیحین کا راوی ہے۔

۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)).

[۶۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتوذی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان (بن یزید العطار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ بن الحکم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ (آپ کے پیچھے) نماز

پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے۔ یہ تو صرف تکبیر، تسبیح، تحمید (حمد و ثنا) اور قراءت قرآن کا نام ہے۔ (راوی کہتا ہے کہ) یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(۶۹) (صحیح) ((اسے احمد (۵/۴۳۸ ح ۲۴۱) نے ابان بن یزید العطار کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۷۰، یحییٰ بن ابی کثیر نے مسند احمد میں سماع کی تصریح کر دی ہے۔ والحمد للہ۔

۷۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاتَّكَلَأُمَاهُ مَا شَأْنِي؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي فَلَمَّا صَلَّيْتُ بِأَبِي وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا نَهَرَنِي وَلَا سَبَّيْنِي فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ

[۷۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ حجاج (الصوف) سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، وہ ہلال (بن ابی میمونہ) سے، وہ عطاء بن یسار سے، وہ معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے (حالت نماز میں ہی) کہا: یرحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) لوگ میری طرف (غصیلی)

كَأَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ
وَالْتَكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) أَوْ كَمَا
قَالَ، قَالَ قُلْتُ: إِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ
بِجَاهِلِيَّةٍ وَمِنَّا قَوْمٌ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ
قَالَ: فَلَا تَأْتُوَهَا قُلْتُ: وَيَتَطَيَّرُونَ
قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي
صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ * قُلْتُ
وَيَخْطُتُونَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ يَخْطُ فَمَنْ
وَأَفَقَ خَطُّهُ فَذَاكَ قُلْتُ: جَارِيَةٌ
تَرَعَى غَنَمًا لِي قَبْلَ أَحَدٍ وَالْجَوَانِيَّةِ
إِذْ * طَلَعْتُ فَإِذَا الذَّبْتُ قَدْ ذَهَبَ
بِشَاةٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ
كَمَا يَأْسِفُونَ صَكَّ كُتُهَا صَكَّةً فَعَظَمَ
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: أَلَا أُعْتِقُهَا؟
فَقَالَ: ((اِئْتِنِي بِهَا)) فَجِئْتُ بِهَا
فَقَالَ: ((أَيْنَ اللَّهُ؟)) قَالَتْ: فِي
السَّمَاءِ قَالَ: * ((مَنْ أَنَا؟)) قَالَتْ:
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: ((أَعْتِقُهَا فَإِنَّهَا
مُؤْمِنَةٌ.))

نگاہوں سے گھورنے لگے۔ تو میں نے کہا۔
ہائے اس کی ماں روئے۔ مجھے کیا ہوا ہے؟
(یہ لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں؟) لوگ
اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تو میں سمجھ گیا
کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں (لہذا میں
چپ ہو گیا) پھر جب آپ ﷺ نے نماز
پڑھ لی تو میرے ماں باپ آپ ﷺ پر
قربان ہوں، آپ ﷺ نے مجھے نہ مارا، نہ
جھڑکا اور نہ برا بھلا کہا، پس آپ ﷺ نے
فرمایا: ”نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے
کوئی چیز بھی حلال نہیں ہے، یہ تو تسبیح، تکبیر
اور قراءت قرآن کا نام ہے یا جس طرح
آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے کہا: ہم
لوگ جاہلیت سے تازے تازے (اسلام
میں) آئے ہیں اور ہم میں بعض لوگ
کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ ﷺ
نے فرمایا: تم (کاہنوں کے پاس) نہ جاؤ۔
میں نے کہا: وہ بدشگون کے قائل ہیں۔ آپ
ﷺ نے فرمایا: یہ چیز وہ اپنے دلوں میں
(بغیر کسی دلیل کے) پاتے ہیں۔ انہیں
بدشگونی نہیں کرنی چاہیے۔ میں نے

من ع * من ع و جاء في الاصل ”إذا“ * من ن.

کہا: وہ خط کھینچتے (یعنی زانچہ نکالتے) ہیں۔
 آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نبی (دانیال
 علیہ السلام) خط کھینچتے تھے جس کا خط ان کے خط
 کے موافق ہو جاتا ہے تو اسی طرح ہے۔
 (ورنہ نہیں) میں نے کہا: ایک لونڈی میری
 بکریاں احد اور جوانیہ کی طرف چرایا کرتی
 تھی۔ ایک دن وہ چڑھی تو دیکھا کہ ایک
 بھیڑیا ایک بکری اٹھا لے گیا ہے۔ میں
 (بھی) آدمی ہوں جس طرح لوگ افسوس
 کرتے ہیں مجھے بھی افسوس ہوا۔ تو میں نے
 لونڈی کو (شدید) تھپڑ مارا۔ یہ بات نبی
 ﷺ کو بڑی (بری) لگی۔ تو میں نے کہا
 کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ
 نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ، تو میں
 اسے آپ ﷺ کے پاس لے آیا،
 آپ ﷺ نے (اس لونڈی سے) فرمایا:
 اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمانوں
 پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون
 ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول
 ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر
 دو، بے شک یہ مومنہ ہے۔

(۷۰) (صحیح) اسے ابو داؤد (۳۹۰۹، ۳۲۸۲، ۹۳۰) نے مسدد بن مسرہد

سے، احمد بن حنبل (۵/۴۲۸ ح ۲۴۱۷۲) نے یحییٰ بن سعید القطان اور مسلم (۲/۷۰، ۷۱، ۷۲ ح ۵۳۷ و ۷۳۵ و بعد ح ۱۲۰/۲۲۷) نے حجاج الصواف سے بیان کیا ہے۔ اس روایت میں مقتدی کو بتایا گیا ہے کہ نماز قراءت قرآن کا نام ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔ امام نہیں تھے، لہذا یہ صاف ثابت ہو گیا کہ اس روایت صحیحہ سے قراءت خلف الامام کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے، پس امیر المومنین فی الحدیث والفقہ، امام، مجتہد مطلق ابو عبد اللہ البخاری رحمہ اللہ کا اس حدیث سے استدلال بالکل صحیح ہے۔

۷۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَرَقِيِّ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا
صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ
خِدَاجٌ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((قَسَمْتُ
الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَنِي فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: حَمَدَنِي
عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي أَوْ
أَتَنَّى عَلَيَّ عَبْدِي، قَالَ سُفْيَانُ: أَنَا
أَشْكُ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ

[۷۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ بن جعفر المدنی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عبد الرحمن بن یعقوب الحرقي) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب الحرقي نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔ وہ ناقص (باطل) ہے۔ وہ ناقص (باطل) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے اور بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے ملے گا۔ پس جب بندہ کہتا ہے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

الدِّينِ ﴿قَالَ: فَوَضَّ إِلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ قَالَ: فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ: ﴿أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿قَالَ: هَذِهِ لِعَبْدِي وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ)) قَالَ سُفْيَانُ: ذَهَبَتْ إِلَى الْمَدِينَةِ، سَنَةَ سَبْعَةٍ وَعَشْرِينَ فَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَهَمِّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ فَرَحًا بَأَنَّهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارَةَ عَنِ الْعَلَاءِ، فَقَدِمْتُ مَكَّةَ فِي الْمَوْسِمِ فَجَعَلْتُ أَسْأَلُ عَنْهُ فَاتَّيْتُ سُوقَ الْعَلَفِ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ يَعْلِفُ جَمَلًا لَهُ نَوَى فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ تَعْرِفُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: هُوَ أَبِي وَهُوَ مَرِيضٌ فَلَمْ أَلْقَهُ حَتَّى مَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالَ: هُوَ فِي الْبَيْتِ مَرِيضٌ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا

تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب (بندہ) کہتا ہے: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تجید یا ثناء بیان کی، سفیان (بن عیینہ) نے کہا: (تجید یا ثناء) میں مجھے شک ہے اور جب کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے اپنے امور میرے سپرد کئے اور جب کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تو (اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، پھر جب کہتا ہے ﴿أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿تو (اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے دوں گا۔

سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں ستائش (۱۲۷ھ) کو مدینہ گیا تو یہ حدیث میرے لیے انتہائی خوشی کا باعث تھی کیونکہ (میرے پاس، پہلے) یہ حسن بن عمارہ عن

من ن - من ع

الْحَدِيثُ قَالَ عَلِيٌّ: أَرَى الْعَلَاءَ مَاتَ سَنَةً ثِنْتَيْنِ وَثَلَاثِينَ.

العلاء کی سند سے تھی۔ تو میں مکہ، حج کے موسم میں آیا۔ تو میں اس (علاء بن عبد الرحمن)

کے بارے میں پوچھنے لگا۔ پھر میں چارے کے بازار (گھاس منڈی) میں آیا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے اونٹ کو کھجور کی گٹھلیاں کھلا رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا:

آپ پر اللہ رحم کرے۔ کیا، آپ علاء بن عبد الرحمن کو جانتے ہیں؟ اس نے کہا: وہ

میرے والد ہیں اور بیمار ہیں۔ پس میری ان سے ملاقات نہ ہو سکی حتیٰ کہ میں مدینہ آیا تو اس

کے بارے میں پوچھا، تو (بتانے والے نے) کہا کہ وہ گھر میں بیمار ہے۔ پھر میں ان کے

پاس گیا تو اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ علی (بن عبد اللہ المدینی) نے کہا: میرا خیال

ہے کہ علاء، بتیس (۱۳۲ھ) میں فوت ہوئے۔

(۷۱) (صحیح) یہ روایت شروع میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ح ۱۱، اسے امام مسلم (۲/۹۸۳/۳۹۵) و احمد (۲/۲۴۱) نے روایت کیا ہے۔

۷۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ:

[۷۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن مسلمہ (القنعنی)

نے حدیث بیان کی، وہ (امام) مالک (بن انس) سے، وہ علاء بن عبد الرحمن (بن

یعقوب سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے ہشام بن زہرہ کے غلام ابوالسائب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص (باطل) ہے، وہ ناقص (باطل) ہے، پوری نہیں ہے۔ پس میں (راوی) نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! بے شک بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، کہا: انہوں نے میرے بازو کو جھٹکا دیا، پھر فرمایا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی (آدھی) تقسیم کر دی ہے۔ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو سوال کیا وہ اسے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو، جب بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ“ فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِنْ نَبِيٍّ أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِي فِي نَفْسِكَ. فَلِئَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْرَأْ وَاءِ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: حَمْدَنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: أَتَنِي عَلَيَّ عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٢٠٠﴾ فَهُوَ لَاءٍ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي بِنْدَه کہتا ہے: ﴿يَاكَ نَعْبُدُ وَيَاكَ نَسْتَعِينُ﴾ تویہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تویہ بندے کے لیے ہیں اور بندہ جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔

(۷۲) ﴿صَحِيحٌ﴾ اسے امام مسلم رحمہ اللہ (۳۹۵/۳۹) نے اپنی صحیح میں اور امام بخاری رحمہ اللہ نے خلق افعال العباد (ص ۲۷ ح ۱۳۲) میں امام مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ روایت موطا امام مالک (۱/۸۴، ۸۵ ح ۱۸۵) میں موجود ہے۔

﴿صَحِيحٌ﴾ قسمت الصلوٰۃ: کا ایک شاہد مسند اسحاق بن راہویہ (ص ۳۲۳ ح ۱۵۴) میں موجود ہے۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک خبر واحد (صحیح) کے ساتھ قرآن کی تخصیص جائز ہے۔ (الاحکام للامامی ۲/۳۴۷ وغیث الغمام: ص ۲۷۷) نیز دیکھئے شرح تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول للعراقی (ص ۲۰۸) قال: ”وَيَجُوزُ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَبِي حَنِيفَةَ تَخْصِيصُ الْكِتَابِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ“۔ یعنی ہمارے نزدیک اور شافعی و ابو حنیفہ کے نزدیک قرآن کی تخصیص خبر واحد سے جائز ہے۔

۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۷۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث البخاریؒ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعِيَّاشُ ﴿﴾ بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

﴿﴾ من كتب الرجال، وجاءني الأصل ”العباس“ !

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَرَقِيِّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَا يَقْرَأَ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خَدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ ثَلَاثًا، قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا كُنْتُ مَعَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: وَيَلْكَ يَا فَارِسِيٍّ أَقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اقْرَأْ وَاءِ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ قَالَ: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ

کی کہا: ہمیں (عیاش) (بن الولید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ (بن عبدالاعلیٰ السامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب الحرقي نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب الحرقي نے حدیث بیان کی، وہ بنوز ہرہ کے غلام ابوالسائب سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے۔ پھر وہ ناقص (باطل) ہے، پوری نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں اس وقت کیا کروں جب میں امام کے ساتھ ہوتا ہوں اور وہ قراءت جہر سے کر رہا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہے اے فارسی! اپنے دل میں اسے (سراً خفیہ آواز سے) پڑھ۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان (آدھی آدھی) تقسیم کر دی ہے اور بندہ جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔ پھر

نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿١﴾
فَهِیَ لَهُ.))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ پڑھو، پس
جب بندہ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾
کہتا ہے، تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے
نے میری حمد بیان کی اور جب ﴿الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ﴾ کہتا ہے، (اللہ) فرماتا ہے: مجھ پر
میرے بندے نے ثنا کہی اور جب
﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ کہتا ہے، (اللہ)
فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تجید
(بزرگی) بیان کی اور جب ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ۵ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ ۵ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّالِّينَ ﴿۱﴾ کہتا ہے تو وہ اس کے لیے ہے۔

(۷۳) ﴿صَحِيحٌ﴾: اسے احمد (۲/۲۸۶ ج ۷۸۲۵ مختصراً) اور بیہقی
(کتاب القراءة ص ۳۴ ج ۵۷، ۵۸) نے محمد بن اسحاق کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ سند
حسن ہے۔ اس کے بہت سے شواہد ہیں۔ مثلاً دیکھئے مسند الحمیدی تحقیقی (۹۸۰) و مسند
ابی عوانہ (۲/۱۲۸) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۳۸، ۱۶۷) وغیرہ، مسند حمیدی میں ”ثَنَا سُفْيَانُ
وَعَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ“ کی
سند سے آیا ہے کہ راوی نے کہا ”فَإِنِّي أَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ“ یعنی بے شک میں امام کی قراءت
سن رہا ہوتا ہوں، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے دل میں اسے پڑھ، نیز دیکھئے: ج ۲۳، ۲۸۳۔
۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
الْبَخَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَيَانٍ کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عُبَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ
صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ
فَهِىَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ: يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ
فَعَمَزَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذِرَاعِي وَقَالَ: يَا ابْنَ
الْفَارِسِ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
(قَالَ اللَّهُ تَعَالَى! قَسَمْتُ الصَّلَاةَ
بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا
لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْرَأْ وَ
يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ﴾ يَقُولُ اللَّهُ: حَمْدُنِي
عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ،
وَيَقُولُ: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ فَيَقُولُ:
أَتْنِي عَلَى عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ
وَيَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ يَقُولُ
اللَّهُ: مَجْدُنِي عَبْدِي وَيَقُولُ: ﴿إِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ هَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي
وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَيَقُولُ:

کی، کہا: ہمیں محمد بن عبید (المحاربی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبد العزیز)
بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، وہ علاء
بن عبد الرحمن (بن یعقوب) سے، وہ اپنے
ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے وہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں
نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں
سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے
پوری نہیں ہے۔ پس میں نے کہا: اے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! بے شک میں بعض اوقات
امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ تو ابو ہریرہ
(رضی اللہ عنہ) نے میرا بازو (زور سے) دبا دیا اور
کہا: اے فارسی زادے! اسے اپنے دل میں
(سرا) پڑھ۔ پس بے شک میں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ فرماتا
ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے
درمیان آدھی (آدھی) تقسیم کر دی ہے، آدھی
میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے
ہے اور بندہ جو مانگے گا وہ اس کے لیے ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو، بندہ کہتا ہے:
﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ
فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾
 ((فَهَذِهِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ))

کی اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا اور
 (بندہ) کہتا ہے: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ تو
 (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری
 تعریف بیان کی اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے

گا اور بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾
 اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تجہید
 (بزرگی) بیان کی اور (بندہ) کہتا ہے:
 ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ یہ

آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان
 آدھی (آدھی) ہے اور (بندہ) کہتا ہے ﴿اِهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
 عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
 الضَّالِّينَ﴾ یہ میرے بندے کے لیے

ہے اور بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔

(۷۴) ﴿صَحِيحٌ﴾ اسے حمیدی (۹۸۰ تحقیقی) نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے
 مختصر روایت کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱، ۱۷۔

۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ *
 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا
 ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ:
 أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
 [۷۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی [کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث
 بیان کی] کہا: ہمیں عبدالرزاق (بن ہمام
 الصنعانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

من ع، وسط من الأصل

ابنِ ہشام بن زہرۃ عن اَبی ہریرۃ (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج نے
رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہذا۔ حدیث بیان کی، کہا: مجھے علاء بن عبد الرحمن

بن یعقوب نے حدیث بیان کی، کہا:

مجھے عبداللہ بن ہشام بن زہرہ کے غلام

ابو السائب نے حدیث بیان کی، وہ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۷۵) (صحیح) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۲۸ ح ۲۷۸) میں
موجود ہے اور عبدالرزاق کی سند سے امام مسلم (۳۹/۳۹۵ مختصر) اور
احمد (۲/۲۸۵ ح ۷۸۲۳) نے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱۔

۷۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ
أَبِيهِ/ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ
صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ
فَهِيَ خَدَاجٌ فَهِيَ خَدَاجٌ غَيْرُ
تَمَامٍ))

[۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن جعفر بن
ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن
عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ اپنے
ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ نبی ﷺ

سے بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: ”جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں

سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل)

ہے۔ پس وہ ناقص (باطل) ہے۔ پوری

نہیں ہے۔“

(۷۶) (صحیح) دیکھئے: ح ۱۱۔

۷۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمِّيَّةٌ قَالَ:
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ
 الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
 ﷺ نَحْوَهُ.
 [۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں امیہ (بن خالد) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے
 حدیث بیان کی، وہ روح بن القاسم سے، وہ
 علاء (بن عبد الرحمن) سے، وہ اپنے ابا
 (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے
 ہیں۔

(۷۷) (صحیح) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ج ۱۱۔
 ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ سے مراد ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ
 تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم اور انعامات نازل فرمائے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین،
 تبع تابعین اور تمام ثقہ و صدوق محدثین و علماء حق۔ معلوم ہوا کہ اس آیت میں اجماع کا
 حجت ہونا مراد ہے اور اجماع بے شک حجت ہے۔ بعض الناس کا اس آیت سے تقلید ثابت
 کرنا انتہائی شنیع فعل ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
 ”وَأَمَّا زَلَّةُ عَالِمٍ فَإِنْ اهْتَدَى فَلَا تُقْلَدُ وَهُ دِينُكُمْ“ ”اور رہی عالم کی غلطی تو وہ
 اگر ہدایت پر بھی ہو تو اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرو۔“ (کتاب الزہد للإمام وکیع ج ۱
 ص ۳۰۰ ح ۷۱) سندہ حسن، ورواہ ابوداؤد فی الزہد (ص ۷۱ ح ۱۹۳) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء
 ۵/۹۷) وابن عبد البر فی جامع بیان العلم وفضله (ج ۲ ص ۱۱۱ و فی نسختہ آخری: ج ۲ ص ۱۳۶) و
 ابن حزم فی الاحکام (۶/۲۳۶) من حدیث شعبۃ بہ صحیحہ الدارقطنی و ابونعیم الاصبہانی۔
 سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(مجموع فتاویٰ: ج ۲۰ ص ۱۰)

۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَّاورِدِيُّ عَنِ
الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ
الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَاجٌ فَهِيَ خَدَاجٌ غَيْرُ
تَمَامٍ» فَقُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي
أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: اقْرَأْ
بِهَا يَا فَارِسِي فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ
بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي فَنُصِفْتُهَا لِي وَ
نُصِفْتُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا

سَأَلَ وَيَقْرَأُ عَبْدِي: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: حَمْدَنِي عَبْدِي فَيَقُولُ ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: أَتْنِي عَلَى عَبْدِي فَيَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ: مَجْدَنِي عَبْدِي وَهَذِهِ آيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي يَا كَ نَعْبُدُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ))

تو انہوں نے کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں (سراً) پڑھ۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ فرماتا ہے: میں نے نماز، اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے۔ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا اور میرا بندہ جب پڑھتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، پھر وہ کہتا ہے ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: مجھ پر میرے بندے نے ثنا کہی۔ پھر وہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تجید (بزرگی) بیان کی اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے (درمیان ہے) آخر سورت تک۔

(۷۸) ﴿صَحِيحٌ﴾ اس کی سند صحیح ہے اور اسے حمیدی (ح ۹۸۰ تحقیقی) نے اختصار کے ساتھ الدر اور دی سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱۔
 ① علاء بن عبد الرحمن صحیح مسلم کے بنیادی راوی اور جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اسے احمد بن حنبل، ابن حبان، ابن عدی، نسائی اور ترمذی وغیرہم نے ثقہ و لا بأس بہ وغیرہ قرار دیا ہے۔ اس پر صاحب تقریب التہذیب اور بعض علماء کی جرح مردود ہے۔

تحریر تقریب التہذیب کے محققین نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی جرح کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: بل ثقہ (۱۳۰/۳ ت ۵۲۴) بلکہ (علاء بن عبد الرحمن) ثقہ ہے۔

⑤ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْإِسْنَدِ فِيهِ مَا يَأْتِيهِ
”فَقُلْتُ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا خَلْفَ الْإِمَامِ وَأَنَا أَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ فَقَالَ: يَا ابْنَ
الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ هَافِي نَفْسِكَ“ (كتاب القراءۃ للبيهقي: ج ۳ ص ۶۶، ۶۷)

۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ
أَوْعَمَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ
الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي)) نَحْوُهُ.

[۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن محمد بن عبد اللہ بن جعفر الجعفی المسندی ابو جعفر) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبد الرحمن) سے، وہ اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے یا اس سے جس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ (یعنی ابو السائب) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے (اور) اسی طرح حدیث بیان کی۔

(۷۹) (صحیح) یہ روایت دوسرے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱، ”أَوْعَمَنْ سَمِعَ“ کے الفاظ سفیان بن عیینہ کی (مصرح بالسماع) روایت میں نہیں ہیں۔ دیکھئے: ح ۷۱، یہ اضافہ سفیان مذکور کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۸۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
[۸۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

البَخَارِيُّ قَالَ، وَ عَنِ الْعَلَاءِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ.))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور علاء (ابن عبدالرحمن بن یعقوب) سے روایت ہے وہ جس سے بیان کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا:

جس نماز میں (بھی) سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔

(۸۰) (صحیح) ((و عن العلاء عمن حدثه)) کا اضافہ، پوری سند نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم دوسرے شواہد کی وجہ سے یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھئے: ح ۱۱

كتاب القراءة للبيهقي (ص ۱۹۴، ۱۹۵ ح ۴۲۸) پر ایک روایت ”عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خَدَاجٌ إِلَّا صَلَاةٌ خَلْفَ إِمَامٍ“ ہے۔ یہ روایت عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی الکوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس عبدالرحمن سے مراد عبدالرحمن المدنی لینا غلط ہے۔ راوی کا تعین درج ذیل امور سے ہوتا ہے:

① روایت کی دوسری سند میں صراحت آجائے (یہ روایت صرف اسی کتاب میں ہے اور کہیں بھی نہیں ہے)

② روایت کا راوی صراحت کر دے (ابو عبداللہ الحاکم نے الواسطی پر جرح نقل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ راوی مذکور عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی ہے)

③ محدثین صراحت کریں (امام حاکم محدثین میں مشہور محدث ہیں۔ کسی نے ان کی صراحت کی مخالفت نہیں کی)

④ راوی اور مروی عنہ کا شہر و علاقہ ایک ہی ہو (عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی اور خالد بن عبداللہ دونوں واسطہ کے رہنے والے ہیں)

⑤ راوی کے استادوں کو دیکھا جائے سعید المقبری: عبد الرحمن بن اسحاق الواسطی کا استاد ہے۔ دیکھئے کتاب البحر وحین لابن حبان (ج ۲ ص ۵۴)

⑥ راوی کے شاگردوں کو دیکھا جائے (سعید المقبری کے شاگردوں میں الواسطی کا ذکر نہیں ملا)

تنبیہ: تہذیب الکمال میں سعید المقبری کے شاگردوں میں عبد الرحمن بن اسحاق المدنی کا ذکر ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ اوپر والے دلائل کے خلاف عبد الرحمن سے المدنی مراد لیتے ہیں حالانکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ تہذیب الکمال میں تمام شاگردوں کا استیعاب نہیں کیا گیا۔ احمد بن عبد الرحمن بن بکار ایک راوی ہے جس سے محمد بن نصر المروزی نے روایت بیان کی ہے۔ (کتاب الصلوٰۃ للمروزی: ج ۱ ص ۹۴۵) حالانکہ تہذیب الکمال (۱/۱۸۸) و تہذیب التہذیب وغیرہما میں اس کے شاگردوں میں مروزی کا نام مذکور نہیں ہے۔ کیا کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ امام مروزی رحمہ اللہ احمد بن عبد الرحمن بن بکار کے شاگرد نہیں ہیں۔

⑦ دیگر قرائن دیکھے جائیں (یہاں ایسا کوئی قرینہ نہیں ہے کہ عبد الرحمن سے مراد المدنی ہی ہے) ان دلائل سے معلوم ہوا کہ امین ادکاڑوی و یونس نعمانی وغیرہما کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ عبد الرحمن سے مراد یہاں صرف المدنی ہی ہے، الواسطی نہیں۔

یہاں پر دوسرا نکتہ یہ ہے کہ امام بیہقی نے فضیل بن عبد الوہاب کی مکمل روایت ذکر نہیں کی، بلکہ محمد بن خالد بن عبد اللہ الواسطی کی روایت مکمل مع سند و متن ذکر کی ہے۔ محمد بن خالد، ہذاضعیف (تقریب: ۵۸۴۶) بلکہ متروک الحدیث ہے (تحریر تقریب التہذیب: ۲۳۵/۳) جو لوگ کہتے ہیں کہ فضیل بن عبد الوہاب کی روایت کے الفاظ من وعن یہی ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ فضیل مذکور کی مکمل روایت مع سند و متن پیش کریں۔

۸۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۸۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث البخاری قال: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ
عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دین
الکونی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے
(سفیان) ابن عیینہ سے (اسے) سنا، وہ
(محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن
شہاب) الزہری سے، وہ محمود (بن الربیع
رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ
سے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں،
آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے بغیر
نماز نہیں ہوتی۔

(۸۱) (صحیح) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے ج ۲۔

۸۲. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
الظُّهْرَ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ
﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾؟
فَقَالَ: رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَ نَفْسَهُ)) قَالَ
شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: كَأَنَّهُ كَرِهَهُ فَقَالَ:
لَوْ كَرِهَهُ لَنَهَى ﷺ عَنْهُ.

[۸۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن مرزوق (الباہلی
ابو عثمان البصری) نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان
کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن
اونی العامری) سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ
سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ
نے (ایک دفعہ) اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو ظہر
کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس
نے ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (والی

من ان۔

سورت) پڑھی ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے (پڑھی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے سمجھ لیا تھا کہ کوئی آدمی اسے مجھ سے چھین رہا ہے۔

شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے کہا: گویا کہ آپ نے اسے ناپسند کیا، تو (قتادہ نے) کہا: اگر آپ اسے ناپسند فرماتے تو ہمیں (مسلمانوں کو) اس سے منع فرمادیتے۔

(۸۲) (صحیح) اسے امام مسلم (۲/۱۱۲، ۱۲/۳۹۸) نے..... شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۸۸، ۹۰، ۹۴، ۲۶۰، اس حدیث پر امام نووی نے یہ باب باندھا ہے ”بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهٖ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ“

۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ بَشْرِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ.

[۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن (محمد المسندی) نے حدیث بیان کی، وہ بشر بن السری سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی وہ ابو الزاہریہ (حدیر بن کریب) سے، وہ کثیر بن مرہ سے، وہ ابو الدرداء (عویمر بن عجلان رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں؟ تو انصاری
آدمی نے کہا: (یہ) واجب (یعنی فرض)
ہوگئی ہے۔

(۸۳) (صحیح) یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث ۱۶، ۱۷۔ نیز
دیکھئے، ج ۲۹۴۔

① جزء القراءة کی اصل میں عبد اللہ بن یزید ہے۔ جبکہ المسند الجامع (۱۴/۳۴۱
ج ۱۰۹۹۲) میں عبد اللہ بن محمد ہے اور یہی صواب ہے۔ ② فاتحہ خلف الامام کو خطبہ جمعہ پر
قیاس کرنا فاسد ہے۔ مقتدیوں کو فاتحہ خلف الامام کا حکم ہے جبکہ تمام سامعین کو خطبہ جمعہ سننے
کا حکم ہے۔ کسی ضعیف حدیث میں بھی یہ نہیں آیا کہ امام، سامعین سب بیک وقت خطبہ دینا
شروع کر دیں۔ جبکہ صحیح وحسن روایات میں مقتدیوں کو فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا حکم ہے۔
③ دیوبندیوں اور بریلویوں کے نزدیک جمعہ کے لیے ”مصر جامع“ کی شرط لازمی ہے۔
لہذا یہ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ دیکھئے، گاؤں میں جمعہ کے احکام (واقع
العریٰ فی تحقیق الجمعة فی القریٰ، القول البدیع فی اشتراط المصر للجمع: ص ۳۴، ۲۷، ۶، ۸۶) اور جاء الحق (احمد یار خان نعیمی ج ۲ ص ۲۳۱، ۲۳۸)..... لیکن اس
کے باوجود یہ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ اپنے تسلیم کردہ
مذہب سے بھی غداری کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ صحیح احادیث سے گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا
ثبوت ملتا ہے۔ دیکھئے سنن ابی داؤد (۱۰۶۷) ومصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۲/۲ ج ۵۰۶۸ قول
عمر بن الخطاب وسندہ صحیح) وغیرہا اور اسی پر اہل حدیث کا قول و عمل ہے (والحمد للہ)

۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ أَبِي عَلِيٍّ
بِإِسَاعِ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

[۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قبیسہ (بن عقبہ) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (الثوری) نے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

حدیث بیان کی، وہ جعفر (بن میمون) ابو علی بیاع الانماط سے، وہ ابو عثمان (عبدالرحمن بن مل النہدی) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی پس جو زیادہ کرے۔

(۸۴) (ضعیف) یہ روایت پہلے گزر چکی ہے: ح ۷۷ نیز دیکھئے ح ۳۰۰، ۹۹

۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ))

[۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن علی (الفلاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیثی) سے، وہ عبدالملک بن المغیرہ سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ہر نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔“

(۸۵) (حسن) اسے احمد (۲/۲۹۰ ح ۷۸۸۸) اور بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۴۵ ح ۸۶) نے محمد بن عمرو اللیثی سے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۸۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ:

[۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (التبوذکی)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 سَلَمَةَ (نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن
 عمرو (بن علقمہ اللیشی) نے حدیث بیان کی،
 کہا: وہ ابو سلمہ سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے
 ان کا قول (کہ ہر نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ
 پڑھی جائے وہ ناقص ہے) بیان کرتے
 ہیں۔

(۸۶) (حسن) اسے بیہقی نے حماد بن سلمہ سے بیان کیا ہے۔
 (کتاب القراءۃ ص ۴۵ ح ۸۵) اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۸۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ
 أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
 صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ
 يُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ أَنْ يَجِدَ
 عِنْدَهُمْ ثَلَاثَ خَلِيفَاتٍ عِظَامًا
 سَمَانًا؟)) قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَ آيَاتٍ يَقْرَأُ
 بِهِنَّ))

[۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن عثمان بن
 جبہ) نے حدیث بیان کی، وہ ابو حمزہ (محمد
 بن میمون السکری) سے، وہ (سلیمان بن
 مہران) الأعمش سے، وہ ابوصالح (ذکوان)
 سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں
 سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ
 اپنے گھر آئے تو وہاں تین موٹی تازی
 اونٹنیاں پائے؟..... ہم نے کہا: جی ہاں،
 اے اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا:
 تین آیتیں جو پڑھی جاتی ہیں ان کے

برابر ہیں۔

(۸۷) (صحیح) ((اسے امام مسلم نے سلیمان الاعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔ (۲/۱۹۷ ج ۲۵۰/۸۰۲)))

ﷺ چونکہ فاتحہ خلف الامام صحیح وحسن احادیث سے ثابت ہے۔ لہذا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ساتھ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے کو قراءت کی فضیلت سنادی ہے۔ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (سنن الترمذی ج ۲۹۱۰) وَقَالَ: ”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“

سورۃ الفاتحہ میں ایک سو چالیس (۱۴۰) حروف ہیں۔ (علوم القرآن: ص ۱۱۲ مصنفہ: فضل اکبر کاشمیری)..... اس لحاظ سے فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے کو چودہ سو (۱۴۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔ واللہ۔



۲. هَلْ يُقْرَأُ بِأَكْثَرِ مَنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

خَلْفَ الْإِمَامِ؟

کیا امام کے پیچھے سورہ فاتحہ سے زیادہ کچھ پڑھنا چاہیے؟

۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى* عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّبِّكَ الْأَعْلَى﴾ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: أَيُّكُمْ الْقَارِئُ بِسْمِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، فَقَالَ ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَ نِيهَا.))

[۸۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (تو) ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (جہر سے) پڑھی۔ جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھنے والا کون ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں ہوں، پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اسے (نماز میں) مجھ سے چھین رہا ہے۔

(۸۸) ﴿بِسْمِ اللَّهِ﴾ (صحیح) دیکھئے ح ۸۲۔

یہ روایت خالد الخداع نے بھی زرارہ بن اوفیٰ سے بیان کی ہے (مسند احمد: ۴/۴۳۳)

*من كتب الرجال، وجاء في الأصل ”زرارة بن أبي أوفى“

ح ۲۰۱۳۰)..... ایک روایت میں آیا ہے کہ ”فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ“ سنن الدارقطنی: ۱/ ۳۲۷ ح ۱۲۲۷ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ حجاج بن ارطاة ضعیف مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے۔ سلمہ بن الفضل الابرش مختلف فیہ راوی ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق میں وہ ”حسن الحدیث عن ابن اسحاق، ضعیف عن غیرہ“ ہے۔ (تحفۃ الأتویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبخاری، ترجمہ: ۱۵۱) یعنی اس روایت میں دو علتیں ہیں۔ اس کے باوجود بعض الناس نے اسے اپنے دلائل میں پیش کر رکھا ہے اور حجاج بن ارطاة کی تدلیس عن الضعفاء والمتر وکین سے آنکھیں بند کر کے ”حجاج بن ارطاة حسن الحدیث“ لکھ رکھا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بعض الناس نے ارواء الغلیل (۲/ ۳۸، ۲۶۷) سے کتاب القراءۃ للبیہقی کی عمریٰ النعمیٰ سے منسوب حدیث نقل کی ہے کہ: ”فَقَرَأَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ“ یہ روایت کتاب القراءۃ (ص ۳۶۶ ح ۳۱۴) و نسخہ آخری ص ۱۱۴ پر بغیر کسی سند کے بعض الناس سے ”عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ مروی ہے۔ یہ روایت موضوع ہے۔ عبد المنعم بن بشیر کذاب ہے۔ (دیکھئے لسان المیزان: ۷۴/ ۷۵) عبد الرحمن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے۔ مکاتقدم (حاشیہ ح ۲۵، ح ۵۱)

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند پر عدم واقفیت کے باوجود لکھا ہے کہ: ”وَمَا أَرَاهُ يَصِحُّ“ میں نہیں سمجھتا کہ یہ صحیح ہے۔ (ارواء الغلیل: ۲/ ۳۹ ح ۳۳۲) اور آگے اپنی یہ بات بھول کر اسے بغیر کسی جرح کے نقل کر دیا ہے۔ (ایضاً: ص ۲۶۸ ح ۴۹۹)

۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث البخاری قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح

یَلْبَسُ الْخَزْرَاءَ. (بن عبد اللہ البشکری) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ بن دعامہ سے، وہ زرارہ (بن اوفی) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) کو ریشمی لباس پہنتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۸۹) (صحیح) طبقات ابن سعد (۲/۲۹۰) میں یہ روایت قتادہ سے مرسل ہے۔ مسند احمد (۴/۴۳۸ ۶۷۲ ۲۰۱) و طبقات ابن سعد میں اس کا ایک صحیح شاہد موجود ہے۔ طبقات ابن سعد میں دوسرا شاہد بھی ہے جس کی سند حسن ہے۔

۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: [حَدَّثَنَا حَمَّادٌ] حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبْحِ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَ نَبِيَهَا.))

[۹۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (التبذوکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی [وہ زرارہ (بن اوفی) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبْحِ﴾ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چل گیا تھا کہ کوئی آدمی میرے ساتھ (قراءت میں) منازعت کر رہا ہے۔

(۹۰) ترمذی: ((صحیح)) یہ روایت ۸۲، ۸۸ پر گزر چکی ہے۔ حماد سے مراد ابن سلمہ ہے۔ اس کا واسطہ اصل سے گر گیا ہے۔ جبکہ المسند الجامع (۱۴/۲۱۵ ح ۱۰۸۳۵) اور معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۰۷) میں یہ واسطہ موجود ہے۔

۹۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ
بْنِ ۞ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَ
قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ ۞ بِسْمِ
اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟))
قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ
بَعْضَكُمْ خَالَجَ نَفْسَهَا.))

[۹۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دین الکوفی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبد اللہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفی سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور نماز پوری کی (تو) فرمایا: تم میں سے کس نے ۞ سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا ہے؟ کہا گیا: فلاں نے (یہ سہت) پڑھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میرا گمان تھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ منازعت (چھینا جھپٹی) کر رہا ہے۔ (۹۱) ترمذی: ((صحیح)) اسے مسلم (۲/۱۱۲ ح ۴۷۸/۳۹۸) نے ابو عوانہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، و سابق: ۹۰۔

شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۵۴ و نسخہ آخری: ۱/۳۷۰) میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے

۞ دیکھئے ح: ۸۸۔

منسوب ایک اثر ہے کہ ”الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمَنْبَرِ مَعْصِيَةٌ.“

یہ اثر بلحاظ سند ضعیف ہے۔ عبد اللہ بن لہیعہ یہاں اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے اور
مذہب بھی ہے۔ یہ روایت معنعن ہے۔ حسن بصری جو تابعین میں سے ہیں، حالتِ خطبہ میں
دور کعتوں کے قائل تھے (دیکھئے حدیث: ۱۵۸)

۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ:
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ *
ابْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾
رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿فَذَكَرَ نَحْوَهُ﴾

[۹۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابوالولید (ہشام بن عبد الملک
الطیالسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
شعبہ نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ
زرارہ بن اوفی سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
سے بیان کرتے ہیں کہ:

”بے شک نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پس
(حالتِ نماز میں) ایک آدمی آیا تو اس نے
﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (والی
سورت) پڑھی۔ پھر (راوی نے) اس جیسی
حدیث ذکر کی ہے۔

(۹۲) ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ((صحیح)) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۱۔

۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ
يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ *
ابْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾
رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿فَذَكَرَ نَحْوَهُ﴾

[۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں مسدد بن (مسرہد) نے
حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن سعید القطان)

* دیکھئے ح: ۸۸

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِسَبِّحْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((أَيُّكُمْ الْقَارِئُ؟)) أَنَا قَالَ: ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ أَحَدَكُمْ خَالَجْنِيهَا.))

سے، وہ شعبہ (بن الحجاج) سے، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ (والی سورت) پڑھی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے (تو) فرمایا: ”تم میں سے (یہ سورت) پڑھنے والا کون ہے؟“ ایک آدمی نے کہا: میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے گمان تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے منازعت کر رہا ہے۔“

(۹۳) (صحیح) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲۔

۹۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْقَضَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ

[۹۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خلیفہ (بن خیاط) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید (بن ابی عروبہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے انہیں ظہر کی

دیکھئے ح: ۸۸

بَعْضُكُمْ خَالَ جَنِّيَهَا)) نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے

(فارغ ہوئے تو) لوگوں کی طرف رخ پھیرا

تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحْ اسْمَ

رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی ہے؟ ایک آدمی

نے کہا میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا:

”مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی

میرے ساتھ منازعت کر رہا ہے۔“

(۹۴) (صحیح) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۳۔

[۹۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن

انس) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم

بن عبید اللہ بن عبد اللہ) بن شہاب (الزہری)

سے، وہ (عمارہ یا عمار) ابن اکیمہ اللیشی سے، وہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ

ہوئے جس میں قراءت جہر سے کی جاتی ہے

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میرے ساتھ

ابھی، تم میں سے کسی نے (فاتحہ کے علاوہ)

قراءت کی ہے؟، ایک آدمی نے کہا:

میں نے (کی ہے) آپ ﷺ نے

۹۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ

عَنِ ابْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ يُجَهِّرُ فِيهَا

بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِيَ

أَحَدٌ مِنْكُمْ آيَةً؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: ”أَنَا

فَقَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ

الْقُرْآنَ؟))

فرمایا: ”میں بھی کہتا ہوں کہ کیوں مجھ سے

قرآن چھینا جا رہا ہے؟“

(۹۵) فتح مکی: ((صحیح)) اسے ابو داؤد (۸۲۶) ترمذی (۳۱۲) اور نسائی (۱۴۰/۲)،

۱۳۱ ح (۹۲۰) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ موطا امام مالک (۸۶/۱)، ۸۷، ۸۸ ح (۱۹۰ تحقیقی) میں موجود ہے۔

وقال الترمذی ”حسن“ وصحہ ابن حبان (موارد النظم: ح ۴۵۴) نیز دیکھئے ح ۲۶۲

و ۹۸، ۹۶۔

اس روایت کے آخر میں امام زہری کا قول ہے کہ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مدرج قرار دے کر رد کر دیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث (۹۶) والتاریخ الصغیر (ص ۸۹، ۹۰) وتوضیح الکلام (۲/۳۶۸، ۳۶۹) اس پر امام بخاری، ابو داؤد، یعقوب بن سفیان، الذہلی اور خطابی وغیرہم کا اتفاق ہے۔ دیکھئے التلخیص الحمیر (۱/۲۳۱ ح ۳۴۳)۔

تنبیہ بلغ: سنن ابی داؤد (۸۲۷) میں ”مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَانْتَهَى النَّاسُ“ مروی ہے۔ زہری کی تدلیس سے قطع نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ زہری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی نہیں ہے۔ (تحفۃ الاشراف للمزی: ۱۰/۳۶۶ قبل ح ۴۶۰ او لفظہ: عن أبي هريرة ولم يره) لہذا یہ روایت منقطع ہے اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ امام ترمذی کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ قراءت خلف الامام کے خلاف یہ (منقطع) روایت پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قراءت (فاتحہ) خلف الامام کے قائل تھے۔ (سنن ترمذی: ح ۳۱۲)

۹۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: [۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن محمد (المسندی)

حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيَّ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةُ الْفَجْرِ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ؟)) قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ: ((أَلَا إِنِّي أَقُولُ: مَالِي أُنَازِعُ الْقُرْآنَ؟)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ الْإِمَامُ وَقَرَأَ وَافِي أَنْفُسِهِمْ سِرًّا فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ، قَالَ: الْبَحَارِيُّ: وَقَوْلُهُ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ بَيَّنَّهَ لِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشَّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَأُونَ وَفِيمَا جَهَرَ.

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید الایلی) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ) بن شہاب (الزہری) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے کہا) میں نے ابن اکیمہ اللیثی کو سنا، وہ سعید بن المسیب کے سامنے حدیث بیان کر رہے تھے (ابن اکیمہ) کہہ رہے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں قراءت جہر سے کی جاتی ہے۔ مجھے صرف یہی معلوم ہے کہ انہوں نے صبح کی نماز کا کہا تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے پڑھا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار میں کہتا ہوں کہ کیوں میرے ساتھ قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے۔ (راوی نے) کہا پس جس (نماز) میں امام جہر سے پڑھتا ہے، لوگ (فاتحہ کے علاوہ) قراءت سے رک گئے اور جس میں

امام جہر سے نہیں پڑھتا تو لوگ اپنے دل میں
(فاتحہ کے علاوہ) سر اُٹھنے لگے۔ بخاری
نے کہا: اور راوی کا قول کہ لوگ رک گئے،
زہری کا کلام ہے۔ یہ بات مجھے حسن بن
صباح نے بتائی ہے، کہا: ہمیں مبشر (بن
اسماعیل الحلی) نے حدیث بیان کی، وہ
(عبدالرحمن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان
کرتے ہیں کہ زہری نے کہا، پس مسلمانوں
نے اس سے نصیحت پکڑی، پھر وہ جہری
نمازوں میں (سورہ فاتحہ سے زیادہ) قراءت
نہیں کرتے تھے۔

(۹۶) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۹۵۔

۹۷. وَقَالَ مَالِكٌ: قَالَ رَبِيعَةُ
لِلزُّهَرِيِّ: إِذَا حَدَّثْتَ فَيِّنُ (بن ابی عبدالرحمن) نے (محمد بن مسلم)
كَأَمَّاكَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ. الزہری کو کہا: جب آپ حدیث بیان کریں
تو اپنے کلام کو اسے نبی ﷺ کے کلام سے
(علیحدہ کر کے) بیان کیا کریں۔

(۹۷) (صحیح) اس قول کی سند، امام مالک تک معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔
لیکن یہی قول امام بخاری نے ”ابن بکیر عن اللیث قال: قال ربیعة“ کی سند سے بیان
کیا ہے۔ (جامع بیان العلم وفضله: ص ۱۴۲، ۱۴۵ ج ۲ ونسخہ آخری: ۱۷۷/۲، ۱۷۷/۱، ۱۷۷/۲، ۱۷۷/۳)
الابصار: ص ۱۹) والسند صحیح، ولقصة ربیعة مع الزہری انظر التاریخ الکبیر (۳/۲۸۶، ۲۸۷)۔

۹۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا [۹۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

البُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بَيَانِ كِي، كُهَا: هَمِيَسُ ابُو الْوَلِيدِ (هشام بن عبد الملك الطيالسي) نے حدیث بیان کی، كُهَا: هَمِيَسُ لِيث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری سے، وہ ابن اکیمہ سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک نماز پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے جہری قراءت کی، جب آپ ﷺ نے اپنی نماز پوری فرمائی (تو) كُهَا: میرے ساتھ کس نے پڑھا ہے؟ ایک آدمی نے كُهَا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ کیوں میرے ساتھ قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے۔

ہے۔

(۹۸) صحیح: دیکھئے ج ۹۵، ۹۶۔

نکتہ: لیث بن سعد کی بیان کردہ یہی روایت صحیح ابن حبان (الاحسان: ۱۵۹/۳ ج ۱۸۴۰) میں ان تک با سند صحیح موجود ہے اس میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: هَلْ قَرَأَ انْفَامُنْكُمْ أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ. ”کیا تم میں سے کسی ایک نے ابھی قراءت کی ہے؟ انہوں نے كُهَا: جی ہاں اے اللہ کے رسول“ (حوالہ مذکورہ)

معلوم ہوا کہ پڑھنے والے بہت سے لوگ تھے جن میں وہ رجل (مرد) بھی شامل ہے جس کا حدیث مالک وغیرہ میں ذکر ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام: ج ۲ ص ۳۶۷-۳۶۸ لہذا یہ کہنا باطل ہے کہ پڑھنے والا صرف ایک ہی آدمی تھا۔

۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ
عِيسَى بْنَ يُونُسَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ: أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
(«أَخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ أَنْ لَا
صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَمَا زَادَ»).

[۹۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے
حدیث بیان کی، انہوں نے عیسیٰ بن یونس
سے سنا، وہ جعفر بن میمون سے بیان کرتے
ہیں، ابو عثمان النهدی (عبدالرحمن بن مل)
نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہر
جاؤ۔ اور مدینے میں اعلان کرو کہ قرآن
کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اگرچہ (صرف)

سورہ فاتحہ ہی ہو۔ پس جو زیادہ کرے۔

(۹۹) (ضعیف) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۷۔

۱۰۰/۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
أَبُو النُّعْمَانِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ
أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ
خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ
خَلْفِي؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ

[۱۰۰/۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابوالنعمان (محمد بن فضل: عارم)
اور مسدد دونوں نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبد اللہ) نے
حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ زرارہ بن
اوفی سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان
کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ظہر وعصر (کی
نماز) میں نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کی تو

عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِهَا.))

منع و فیہ ”قال“ بدل ”قالا“ ”وزرارة بن أوفى“!

جب آپ نے نماز ختم کی (تو) پوچھا:
میرے پیچھے کس نے پڑھا ہے؟ اس آدمی
نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے
پتا چل گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اسے مجھ سے
چھین رہا ہے۔

۱۰۰/۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ ؓ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرٍ ؓ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي السَّائِبِ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: صَلَّى رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ثَلَاثًا، فَقَامَ الرَّجُلُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((إِرْجِعْ فَصَلِّ)) ثَلَاثًا قَالَ: فَحَلَفَ لَهُ كَيْفَ اجْتَهَدْتُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَبْدَأُ فَكَبَّرُ وَتَحْمَدُ اللَّهَ وَتَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ تَرْكَعُ حَتَّى يَطْمِئِنَّ صُلْبُكَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ حَتَّى

[۱۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سدید (بن حیان المصری) نے حدیث بیان کی۔ وہ عیاش (بن عباس القتبانی المصری) سے، وہ بکیر بن عبداللہ (بن الاشج) سے، وہ علی بن یحییٰ (بن خلاد الزرقی) سے، وہ نبی ﷺ کے ایک صحابی ابوالسائب (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی اور نبی ﷺ اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر جب اس نے نماز پوری کی (تو) نبی ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی ہے۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا تو آدمی کھڑا ہو گیا۔

من ع۔ وجاء في الأصل: يحيى بن بكير۔ من معرفة الصحابة لأبي نعيم: ۲۹۲۳/۵ ح ۶۸۴۷۔ وجاء في الأصل: بكر بن عبد الله۔

يَسْتَقِيمُ صَلَاتِكَ فَمَا انْتَقَصَتْ مِنْ هَذَا فَقَدْ نَقَصَتْ مِنْ صَلَاتِكَ.))
 پھر جب اس نے نماز پڑھی، نبی ﷺ نے فرمایا: واپس جا، پھر نماز پڑھ، آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ تو اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ میں کس طرح کوشش کروں؟ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: شروع کر، پھر تکبیر کہہ اور اللہ کی حمد بیان کر اور سورہ فاتحہ پڑھ، پھر رکوع کر حتیٰ کہ تیری پیٹھ اطمینان سے (سیدی) ہو جائے۔ پھر اپنا سراٹھا حتیٰ کہ تیری پیٹھ سیدی ہو جائے۔ پس تو نے اس سے جو ناقص کیا تو تیری نماز سے وہ ناقص ہو جائے گا۔

(۱۰۰/۲) (صحیح) اسے ابو نعیم الاصبہانی نے معرفۃ الصحابہ (۵/۲۹۲۴ ح ۶۸۴۷) میں ”یَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي السَّائِبِ“ کی سند سے مختصراً بیان کیا ہے۔ ہمارے اصل نسخے میں یحییٰ بن کثیر ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطا اللہ حذیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔ اس طرح اصل میں ”بکر بن عبد اللہ“ ہے جس کی اصلاح معرفۃ الصحابہ سے کر کے ”بکیر بن عبد اللہ“ (بن الاشج) لکھ دیا گیا ہے۔ والحمد للہ۔ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے ح ۱۰۱، ۱۰۳۔

۱۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بُنِ
 [۱۰۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا، ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، وہ حاتم بن اسماعیل سے، وہ (محمد)

خَلَادُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. بِهَذَا وَقَالَ: ((كَبُرَ ثُمَّ أَقْرَأُ ثُمَّ ارْكَعْ.))

ابن عجلان سے، وہ علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے میرے ابا (یحییٰ بن خلاد) نے خبر دی، وہ اپنے چچا سے جو بدری صحابی تھے (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث بیان کی اور کہا: بتکیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۱) (صحیح) ابن عجلان نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ح ۱۱۱۔

۱۰۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَلَادٍ ابْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَذَا وَقَالَ: ((كَبُرَ ثُمَّ أَقْرَأُ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۰۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن اولیس بن مالک، یعنی: اسماعیل بن ابی اولیس) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے بھائی (ابو بکر عبد الحمید بن ابی اولیس) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان (بن بلال) سے، وہ (محمد) ابن عجلان سے بیان کرتے ہیں (اور بخاری نے کہا) اور ہمیں حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبد اللہ) بن ادریس نے حدیث بیان کی، وہ (محمد) ابن عجلان سے، وہ علی بن خلاد بن السائب الانصاری سے، وہ

اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد بن السائب) سے،
وہ اپنے ابا کے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ
نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان کی اور کہا:
تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر
رکوع کر۔

(۱۰۲) ﴿صَحِيحٌ﴾ ((صحیح)) اصل میں سلمان عن ابی عجلان ہے جبکہ صحیح ”سليمان عن ابن
عجلان“ ہے جیسا کہ المسند الجامع (۴۲۹/۵) میں ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۰۱۔

۱۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى مِنْ آلِ رِفَاعَةَ بْنِ
رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّ لَهُ بِدْرِيِّ
أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ:
(كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

[۱۰۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے
حدیث بیان کی، وہ (محمد) ابن عجلان سے،
وہ آل رفاعہ بن رافع میں سے علی بن یحییٰ
سے، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے، وہ
اپنے بدری چچا سے بیان کرتے ہیں۔
انہوں نے اسے حدیث بیان کی کہ نبی
ﷺ نے فرمایا، تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر
رکوع کر۔

(۱۰۳) ﴿صَحِيحٌ﴾ ((صحیح)) دیکھئے ح ۱۰۱۔

﴿قَالَ﴾ یہ حکم کہ (فاتحہ کی) ”قراءت کر“ ہر نمازی کو شامل ہے، چاہے امام ہو یا مقتدی یا
منفرد، یاد رہے کہ مقتدی کو اس حکم سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

❖ من - ع۔

۱۰۴. قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَى هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَرْنَا نَبِيَّنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تيسَّرَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَتَادَةُ سَمَاعًا مِنْ أَبِي نَضْرَةَ فِي هَذَا.

[۱۰۴] (امام بخاری نے کہا: ہمام (بن یحییٰ) نے قتادہ (بن دعامہ) سے، انہوں نے ابونضرہ (منذر بن مالک) سے، وہ ابوسعید (سعد بن مالک الحذری) رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ”ہمیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سورۃ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھنے کا حکم دیا“ قتادہ نے اس روایت میں ابونضرہ سے سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔

(۱۰۴) (ضعیف) یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے جیسا کہ حدیث ۱۲ کے حاشیے پر تفصیلاً گزر چکا ہے۔..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ درج ذیل محدثین نے بھی قتادہ بن دعامہ کو مدلس قرار دیا ہے۔

(۱) النسائی (۲) الحاکم (۳) الدارقطنی وغیرہم۔ دیکھئے میری کتاب التأسيس فی مسأله التدلیس: ص ۱۶، ۱۸ (مطبوعہ، محدث لاہور ج ۲۷ عدد ۴، جنوری ۱۹۹۶ء)

امام شعبہ بن الحجاج فرماتے ہیں کہ: ”كَفَيْتُكُمْ تَدْلِيسَ ثَلَاثَةٍ، الْأَعْمَشُ وَ أَبِي إِسْحَاقَ وَ قَتَادَةَ“ میں تین آدمیوں کی تدلیس کے لیے تمہیں کافی ہوں۔ اعمش، ابواسحاق اور قتادہ۔ (مسأله التسمیۃ لمحمد بن طاہر المقدسی: ص ۴۷ وسندہ صحیح)

۱۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَمْرَةَ الْمَازِنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ

[۱۰۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، وہ عوام بن

الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ.

حمزہ المازنی سے بیان کرتے ہیں، انہوں
نے کہا: ہمیں ابونضرہ (منذر بن مالک)
نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوسعید
الخدری (رضی اللہ عنہ) سے امام کے پیچھے قراءت
کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:
سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

(۱۰۵) (حسن) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ج ۵۷۔

۱۰۶. قَالَ الْبُخَارِيُّ : وَهَذَا
أَوْصَلُ، وَتَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانَ يَقُولُ: "لَا يَرْكَعَنَّ أَحَدُكُمْ
حَتَّى يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" قَالَ:
وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
تَقُولُ ذَلِكَ.

متصل ہے اور اس کی متابعت یحییٰ (بن
عبداللہ) ابن بکیر نے (بھی) کی ہے۔ انہوں
نے کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث
بیان کی، وہ جعفر بن ربیعہ سے، وہ عبدالرحمن
بن ہرمز سے بیان کرتے ہیں کہ بیشک ابوسعید
الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی
آدمی بھی سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرے۔
(عبدالرحمن بن ہرمز) نے کہا: اور عائشہ رضی اللہ عنہا

بھی یہی فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰۶) (صحیح) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، امام
بخاری کے استاد ہیں۔ امام بخاری نے اگرچہ سماع کی تصریح نہیں کی لیکن وہ مدلس نہیں ہیں۔
اور جو راوی مدلس نہ ہو اور اس کی اپنے شیخ سے ملاقات ثابت ہو تو اس کا ”قال“ اور ”عن“
دونوں متصل ہوتے ہیں بشرطیکہ المزید فی متصل الاسانید کا مسئلہ نہ ہو۔ دیکھئے یہی کتاب
حاشیہ ج ۳۸۔

.....
من - ع - وفيه: "قال" بدل قال

اس روایت کی دوسری سند آگے آرہی ہے ح ۱۳۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر رکوع کرنا، سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حکم کے خلاف ہے۔

۱۰۷. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "إِذَا كَانَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ فَلْيُيَادِرْ بِقِرَاءَةِ أَمِّ الْقُرْآنِ أَوْ لِيَقْرَأْ بَعْدَهَا يَسْكُتُ فَإِذَا قَرَأَ فَلْيَنْصُتْ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:"
[۱۰۷] اور عبدالرزاق (بن ہمام) نے (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج سے، انہوں نے عطاء (بن ابی رباح) سے روایت کیا کہ انہوں (عطاء) نے فرمایا: جب امام جہر سے قراءت کر رہا ہو تو سورہ فاتحہ جلدی پڑھ لینی چاہیے یا اس کے چپ ہونے پر (سکوت میں) پڑھنی چاہیے، پھر جب وہ (امام جہری) قراءت کرے تو خاموش ہو جانا چاہیے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔

(۱۰۷) (صحیح ضعیف) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۳ ح ۲۷۸۸) میں باختلاف یسر موجود ہے اور عبدالرزاق کی سند سے امام بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۴) نے اسے بیان کیا ہے۔ [یہ روایت عبدالرزاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے]
امام بیہقی نے اسے امام بخاری سے بھی نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۳) ابن جریج اگرچہ مدلس ہیں لیکن عطاء بن ابی رباح سے ان کی "قال عطاء" (اور معتنع وعدم تصریح سماع) والی روایت بھی صحیح ہوتی ہے۔ ابن جریج خود فرماتے ہیں:
"إِذَا قُلْتُ: قَالَ عَطَاءٌ، فَإِنَّهُ سَمِعْتُهُ وَإِنْ لَمْ أَقُلْ: سَمِعْتُ" جب میں کہوں کہ عطاء نے کہا ہے تو میں نے اس سے (اسے) سنا ہے اگرچہ (میں) سمعت نہ کہوں۔ [التاریخ الکبیر لابن ابی خیمہ ص ۱۵۲، ۱۵۷، ۲۹۸، ۳۰۸ وسندہ صحیح]

۱۰۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ:
 حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ
 عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ قَالَ:
 حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّ لَهُ بَدْرِي * أَنَّهُ
 كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا
 أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَوَضَّأَ فَأَحْسِنِ
 الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ
 اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ
 ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ فَإِنَّمَا تُسْجُدُ
 حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى
 تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اثْبُتْ ثُمَّ اسْجُدْ
 حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ
 فَإِنَّكَ إِنِ اتَّمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَى
 هَذَا فَقَدْ أَتَمَمْتَ وَمِنْ انْتَقَصَ مِنْ
 هَذَا فَإِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ صَلَاتِهِ.))

[۱۰۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین)
 نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داود بن قیس
 الفراء نے حدیث بیان کی، وہ علی بن یحییٰ
 بن خلاد سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے
 میرے ابا (یحییٰ بن خلاد) نے حدیث بیان
 کی، وہ اپنے بدری چچا (رفاعہ بن رافع
 الانصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ
 نبی ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:
 جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو وضوء کر، پس
 اچھے طریقے سے وضوء کر، پھر قبلہ کی طرف رخ
 کر کے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر
 رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرے۔ پھر
 (رکوع سے) اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے کھڑا ہو
 جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرے۔
 پھر (سجدے سے) اٹھ حتیٰ کہ تو اطمینان
 سے بیٹھ جائے پھر (تھوڑی دیر) رکا
 رہ، پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرے،
 پھر اٹھ، پس اگر تو نے اس (طریقے) پر نماز
 پوری کی تو (نماز) پوری ہوگئی اور جس نے بھی
 اس سے کمی کی اس کی نماز میں سے نقص رہ گیا۔

.....
 * من - ع۔

(۱۰۸) ﴿صَحِيحٌ﴾ یہ روایت امام نسائی (۳/۶۰ ح ۱۳۱۵) نے داؤد بن قیس الفراء سے بیان کی ہے۔..... یہ روایت سنن ابی داؤد (۸۶۰) سنن الترمذی (۳۰۲) و قال: ”حسن“ میں بعض اختلافِ سند سے موجود ہے۔ [نیز دیکھئے ح: ۱۰۰/۲]

﴿صَحِيحٌ﴾ اس حدیث میں نمازی کو ارکانِ نماز سمجھا کر بتلایا گیا ہے کہ جس نے بھی ان (ارکان میں) سے کمی کی تو اس کی نماز میں نقص رہ گیا۔ معلوم ہوا کہ ناقص سے یہاں مراد باطل ہے۔

۱۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ
قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَلَادٍ بْنُ
رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّ لَهُ بَدْرِيٌّ قَالَ:
دَاوُدُ: وَبَلَّغَنَا أَنَّهُ رَفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا وَقَالَ:
(كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

[۱۰۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن المبارک) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داؤد بن قیس (الفراء) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن (یکب) بن (خلاد بن رافع بن مالک الانصاری) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے ابا نے حدیث بیان کی، وہ اپنے بدری چچا سے بیان کرتے ہیں، داؤد (بن قیس) نے کہا: ہمیں پتا چلا ہے کہ وہ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا:

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا (پھر) یہ حدیث بیان کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۹) ﴿صَحِيحٌ﴾ اسے امام نسائی نے عبد اللہ بن المبارک کی سند سے بیان کیا

ہے۔ دیکھئے۔ حدیث سابق: ۱۰۸۔

۱۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ
مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ
جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، بِهَذَا وَقَالَ:
(كَبِّرْتُمْ أَقْرَأَ مَا تَيْسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ
ارْكَعُ)).

[۱۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں حجاج بن منہال نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ)
نے حدیث بیان کی، وہ اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی طلحہ سے، وہ علی بن یحییٰ بن خلاد سے،
وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے، وہ اپنے
چچا رفاعہ بن رافع (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے
ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے
پاس بیٹھا ہوا تھا (پھر) یہ (حدیث) بیان
کی اور (آپ ﷺ نے) فرمایا: تکبیر
(اللہ اکبر) کہہ، پھر قرآن میں سے جو
میسر ہو اس کی قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۰) ترجمہ: ((صحیح)) اسے ابوداؤد (۸۵۸) اور ابن ماجہ (۴۶۰) نے حجاج بن
منہال کی سند سے بیان کیا ہے اور حاکم و ذہبی (المستدرک: ۱/۲۴۱، ۲۴۲) دونوں نے
بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

۱۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ
قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ:

[۱۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید
القطان) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. بِهَذَا وَقَالَ: عَجْلَانِ سَ مِنْ بَيَانِ كَرْتِے ہیں، انہوں نے
 ((كَبُرْتُكُمْ أَفْرَأْتُمْ أَرْكَعُ)) کہا: مجھے علی بن یحییٰ بن خلاد نے حدیث

بیان کی، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے،
 وہ اپنے بدری چچا (رضی اللہ عنہ) سے بیان
 کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ
 تھے، (پھر) یہ حدیث بیان کی۔ آپ
 (ﷺ) نے فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قراءت
 کر، پھر رکوع کر۔

((صحيح)) (۱۱۱) سے احمد بن حنبل (۳۴۰/۴) نے یحییٰ بن سعید القطان
 سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے یہی کتاب ج ۱۰۱۔

۱۱۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ * عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ
 عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرْقِيِّ عَنْ عَمِّهِ وَ
 كَانَ بَدْرِيًّا أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ. بِهَذَا وَقَالَ: ((كَبُرْتُكُمْ أَفْرَأْتُمْ أَرْكَعُ))
 (۱۱۲) ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں [قتیبہ نے حدیث بیان کی،
 کہا: ہمیں [بکر (بن مضر)] نے حدیث
 بیان کی، وہ (محمد) بن عجلان سے، وہ علی بن
 یحییٰ (بن خلاد) الزرقی سے، وہ (اپنے ابا
 کے) چچا سے بیان کرتے ہیں جو کہ بدری
 صحابی تھے (رضی اللہ عنہ) وہ نبی ﷺ کے ساتھ
 تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ (رسول اللہ
 ﷺ) نے فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قراءت کر،
 پھر رکوع کر۔

(۱۱۲) ﴿صَحِيحٌ﴾ ((صحیح)) اسے نسائی (۲/۱۹۳ ح ۱۰۵۴) نے قتیبہ بن سعید سے بیان کیا ہے۔

﴿صَحِيحٌ﴾ جزء القراءة کی اصل میں ”حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ“ چھپ گیا ہے۔ جبکہ صحیح ”حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ“ ہے۔ دیکھئے المسند الجامع: ۵/۴۲۹، المسند الجامع سے ہی متن کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ بکر بن مضر: ثقہ ثبت ہیں۔ (تقریب: ۷۵۱)

۱۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

[۱۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، وہ عبید اللہ (بن عمر العمری) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے سعید (بن کیسان) المقبری نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (کیسان، ابوسعید المقبری) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۳) ﴿صَحِيحٌ﴾ ((صحیح)) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن اس متن کے ساتھ صرف یہیں ہے۔ صحیح بخاری (۱/۲۰۰، ۲۰۱ ح ۷۹۳) میں یہ روایت اسی سند کے ساتھ مطبوعاً موجود ہے۔ لیکن وہاں ”إِذَا قُفِّتَ إِلَى الصَّلَاةِ“ کے الفاظ ہیں۔

صحیح مسلم (۲/۱۱ ح ۳۹۷) میں یہ روایت یحییٰ بن سعید القطان سے صحیح بخاری کی طرح موجود ہے۔..... شرح السنۃ للبخاری (۳/۱۰ ح ۵۵۴) میں رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ:

”إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبَّرْتُ ثُمَّ أَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرْتُ ثُمَّ أَرْكَعُ“ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر سورۃ فاتحہ پڑھ اور جو میسر ہو، پھر رکوع کر۔ حافظ البغوی نے فرمایا ”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ“

ﷺ: یہ روایت جزء القراءۃ کی روایت مذکورہ کا بہترین شاہد ہے۔ روایت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی قراءت کرے گا اور روایت بغوی کا تعلق سری نمازوں سے ہے یعنی سری نمازوں میں فاتحہ کے علاوہ ماتیسر کی قراءت جائز و افضل ہے۔

۱۱۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَبِّرْ وَأَقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ أَرْكَعْ.))

[۱۱۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن منصور) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید اللہ بن عمر (العمری) نے حدیث بیان کی، وہ سعید (بن ابی سعید المقبری) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تکبیر کہہ اور قرآن میں سے جو میسر ہو وہ پڑھ، پھر رکوع کر۔

(۱۱۴) صحیح بخاری (۸/۱۶۹ ح ۶۶۶) میں اسحاق (بن منصور) کی سند سے مطولاً موجود ہے اور اسے ترمذی نے بھی اسحاق بن منصور سے مختصراً بیان کیا ہے۔ (۲۶۹۲) وَقَالَ: ”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ“ یہ روایت امام مسلم (۲/۱۱ ح ۳۹۷) میں

ح ۳۶/۳۹۷) نے ابواسامہ کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۱۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَبُرَ ثَمَّ
أَقْرَأَ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ
ارْكَعْ)).

۱۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن
منصور) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں عبید اللہ (بن عمر) نے حدیث بیان
کی، وہ سعید بن ابی سعید المقبری سے،
وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے
بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
تکبیر کہہ، پھر قرآن میں سے جو میسر
ہو پڑھ، پھر رکوع کر۔

(۱۱۵) صحیح بخاری (۶۹/۸) میں اسحاق بن منصور
کی سند سے موطا موجود ہے۔ اس میں سجدہ ثانیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے:
”ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا“ پھر سجدے سے اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔
یہ روایت بالکل صحیح ہے۔ اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ بعض راویوں کا اس جلوس
کا حکم نقل نہ کرنا، روایت کے وہم کی دلیل نہیں۔ اسحاق بن منصور کی متابعت اسحاق بن
راہویہ نے کر رکھی ہے۔ دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۲۶) و مسند اسحاق بن راہویہ) اس
روایت کو سجدہ ثانیہ کے بجائے تشہد پر محمول کرنا تحریف فی المفہوم اور باطل ہے۔

۱۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

۱۱۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں محمد بن سلام نے حدیث بیان

عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ
الْحَنْفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ
قَالَ: لِي أَبِي: "صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ
كَانُوا يَقْرَأُونَ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ﴾

کی، کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے حدیث
بیان کی، وہ (سعید بن ایاس) الجریری سے،
وہ قیس بن عبایہ الحنفی سے، وہ عبد اللہ بن مغفل
(رضی اللہ عنہ) کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں،
اس نے کہا: میرے ابا (عبد اللہ بن مغفل
رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ
ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی
ہے وہ (سب) سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(۱۱۶) (صحیح) ((یہ روایت سعید بن ایاس الجریری کی سند سے سنن الترمذی
(۲۴۴) اور سنن ابن ماجہ (۸۱۵) میں مطولاً موجود ہے۔ جریری نے یہ روایت اختلاف سے
پہلے بیان کی ہے اور عثمان بن غیاث نے اس کی متابعت کر دی ہے۔ دیکھئے سنن النسائی
(۲/۱۳۵ ح ۹۰۹) ابن عبد اللہ بن مغفل کا نام یزید ہے جیسا کہ مسند احمد (۴/۸۵
ح ۱۶۹۰۹) میں صراحت ہے۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ."

یزید بن عبد اللہ بن مغفل کی توثیق امام ترمذی نے "حسن" کہہ کر کر دی ہے، لیکن
نوی نے اسے رد کر دیا ہے۔ دیکھئے خلاصۃ الاحکام (۱/۳۶۹ ح ۱۱۳۹) اس روایت کے
بہت سے شواہد ہیں۔ عدم جہر بالبسملة کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔ اسے زیلعی حنفی نے
بھی حسن قرار دیا ہے۔ (نصب الراية: ۱/۳۳۳) اور جزء القراءۃ کے متن کے ساتھ یہ
روایت صحیح ہے، کیونکہ اس کے صحیح شواہد موجود ہیں۔

۱۱۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ
عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[۱۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں حفص بن [عمر] نے حدیث

من المسند الجامع: ۱/۲۸۸ ح ۳۹۵، وجاء في الأصل "حفص بن غياث" وهو خطأ۔

جزء القراءة 173

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر اور

عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ (سب) سورۃ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۱۱۷) (صحیح) ((اے امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی شعبہ سے بیان کیا ہے۔ دیکھنے آنے والی حدیث: ۱۱۸۔

جزء القراءة کے اصل نسخے میں ”حدثنا حفص بن غياث“ ہے جو کہ خطا ہے۔ اس کی اصلاح المسند الجامع (۱/۳۸۸ ح ۳۹۵) سے کر دی گئی ہے۔

۱۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

[۱۱۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن مرزوق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر (الصدیق)، عمر (الفاروق) اور عثمان (بن عفان، ذوالنورین رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ (سب) سورۃ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۱۱۸) (صحیح) ((اے امام مسلم رحمہ اللہ نے شعبہ سے بیان کیا ہے (۱۲/۲)

ح ۳۹۹/۵۰) نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۷۔ اس حدیث کے دو ہی مفہوم ممکن ہیں۔

① رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اپنے اپنے دورِ امامت میں فاتحہ سے قراءت شروع کرتے تھے لہذا معلوم ہوا کہ فاتحہ کی قراءت پر اتفاق ہے۔

② رسول اللہ ﷺ امام کی حیثیت سے اور ابوبکر، عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کے مقتدیوں کی حیثیت سے نمازیں سورہ فاتحہ سے شروع کرتے تھے۔ اس سے فاتحہ خلف الامام کا اثبات ہوتا ہے۔

۱۱۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَكَانُوا يَفْتَتِحُونَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

[۱۱۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری، البیہقی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالرحمن بن عمرو) الاوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: میری طرف (قنادہ) (بن دعامہ) نے لکھ کر بھیجا۔ (قنادہ) نے کہا: مجھے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ وہ (سب) سورہ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۱۱۹) (صحیح) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۱۲ ح ۳۹۹/۵۲) میں اوزاعی کی سند سے موجود ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۱۸۔

۱۲۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَكَانُوا يَفْتَتِحُونَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

[۱۲۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری، البیہقی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالرحمن بن عمرو) الاوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: میری طرف (قنادہ) (بن دعامہ) نے لکھ کر بھیجا۔ (قنادہ) نے کہا: مجھے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ وہ (سب) سورہ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: كِي، کہا: ہمیں محمد بن مہران نے حدیث بیان
 حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ مِثْلَهُ وَعَنْ كِي، کہا: ہمیں ولید (بن مسلم) نے حدیث
 الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كِي، کہا: ہمیں (عبدالرحمن بن عمرو)
 أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا مِثْلَهُ. الاوزاعی نے اسی طرح حدیث بیان کی اور
 اوزاعی سے روایت ہے، انہوں نے اسحاق بن
 عبد اللہ (بن ابی طلحہ) سے حدیث بیان کی،
 انہوں نے انس (رضی اللہ عنہ) سے سنا اور اسی
 (سابق حدیث کی) طرح حدیث بیان
 کی۔

(۱۲۰) (صحیح) ((یہ روایت امام مسلم (۱۲/۲ ح ۳۹۹) نے محمد بن مہران
 سے دونوں سندوں کے ساتھ بیان کی ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۱۹۔

۱۲۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۱۲۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ كِي، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ كِي، کہا: ہمیں ابو عاصم (الضحاک بن مخلد
 أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ النَّبِيل) نے حدیث بیان کی، وہ سعید بن
 وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَسِحُونَ ابی عروبہ سے، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے
 الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. بیان کرتے ہیں کہ بے شک انس (بن مالک
 (رضی اللہ عنہ) نے انہیں حدیث بیان کی تھی کہ
 بے شک نبی ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان
 (رضی اللہ عنہم) نماز سورۃ فاتحہ کے ساتھ شروع
 کرتے تھے۔

(۱۲۱) (صحیح) ((یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی سند سے مسند احمد (۱۰۱/۳)،

(۲۵۵، ۲۰۵) میں موجود ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۰۔

۱۲۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ عَنْ
أَنْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَ
عُمَرَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.
[۱۲۲] ہمیں محمود (بن اسحق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن
سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ اور ثابت
(بن اسلم البنانی) سے، وہ (دونوں) انس
(بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ
بے شک نبی ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما
سورہ فاتحہ سے (نماز کی) قراءت شروع
کرتے تھے۔

(۱۲۲) (صحیح): اسے احمد بن حنبل (۳/۱۶۸، ۲۰۳، ۲۸۶) نے حماد بن سلمہ
کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۱۔

۱۲۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَعَنِ الْحَجَّاجِ
قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنْسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.
[۱۲۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں حجاج (بن منہال) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث
بیان کی اور حجاج (بن منہال) سے روایت
ہے کہ ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث
بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے اسی
طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

من ع۔

(۱۲۳) (صحیح)

اصل نسخے سے بخاری اور حجاج کے درمیان ”حدثنا“ گر گیا ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے اور المسند الجامع (۲۸۹/۱) سے کر دی گئی ہے۔

۱۲۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا [۱۲۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث البخاری قال: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبد اللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سورہ فاتحہ کے ساتھ قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۲۴) (صحیح) اسے ترمذی (۲۴۶) اور نسائی (۱۳۳/۲ ح ۹۰۳) نے قتیبہ بن سعید سے بیان کیا ہے۔ وقال الترمذی: ”حسن صحیح“ نیز دیکھئے ۱۲۳، ۱۱۷۔

۱۲۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. [۱۲۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسلم (بن ابراہیم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام (بن ابی عبد اللہ الدستوائی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ (بن دعامہ) نے حدیث بیان کی، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم

سورہ فاتحہ کے ساتھ (نماز کی) قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۲۵) (صحیح) ((ابوداؤد (۸۲) اور دارمی (۱۲۳۳) نے مسلم بن ابراہیم سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷-۱۲۲۔
 انس رضی اللہ عنہ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ دیکھئے کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۱ ح ۲۳۱ والسنن الکبریٰ لہ: ۲/۷۰۱ وسندہ حسن، الکواکب الدریۃ: ص ۷۳۔

۱۲۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ بِالْحَمْدِ.
 [۱۲۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید الطویل نے حدیث بیان کی، وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ سورہ فاتحہ سے (نماز) شروع کرتے تھے۔

(۱۲۶) (صحیح) ((نیز دیکھئے حدیث ۱۱۷، ۱۲۵۔

۱۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.
 [۱۲۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ سورہ فاتحہ سے (نماز) شروع کرتے تھے۔

(بن ابی تمیمہ السخنی) نے حدیث بیان کی،
وہ قتادہ سے، وہ انس (بن مالک)
رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز
پڑھی اور (راوی نے) اس طرح حدیث
بیان کی۔

(۱۲۷) (صحیح) ((اسے ابن ماجہ (۸۱۳) نسائی (۳۳/۲) ح ۹۰۴) اور حمیدی
(۱۲۰۹) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷-۱۲۶۔
انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے کہ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ
فَأَنْصِتُوا، (کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۳۵ ح ۳۱۳) یہ روایت کئی لحاظ سے ضعیف و
مردود ہے۔

① حسن بن علی بن شیبہ المعمری مختلف فیہ راوی ہے اسے فضلک الرازی اور جعفر بن
الجبینہ نے کذاب کہا۔ عبدان نے اس جرح کو حسد پر محمول کیا (لیکن حسد کی وجہ معلوم نہیں)
موسیٰ بن ہارون نے جرح کی۔ دارقطنی نے صدوق کہا، عبد اللہ بن احمد سے یہ ثابت نہیں کہ
انہوں نے اسے ”لَا يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ“ کہا ہو۔ اس قول کا راوی ابن عقدہ الرافضی ساقط
العدالۃ ہے۔ کما تقدم (حاشیہ حدیث ۳۸) روایت مذکورہ سے المعمری نے رجوع کر لیا تھا۔
دیکھئے لسان المیزان (۲/۲۲۳) المعمری کے اپنے رجوع کے بعد روایت مذکورہ کے مردود
ہونے میں کیا شک ہے۔

② زہری مدلس ہیں اور یہ روایت معنعن ہے۔

③ حدیث ”وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا“ منسوخ ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۶۳۔

۱۲۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۱۲۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِيَانٍ كَمَا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

الرَّبِيعُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَكَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيَقْرَأُ ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَوْلُهُمْ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ أَبِينُ.

کی، کہا: ہمیں حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسحاق (حازم) بن حسین (البصری) نے حدیث بیان کی، وہ مالک بن دینار سے، وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ وہ (سب) سورہ فاتحہ کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے اور ﴿مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ﴾ پڑھتے تھے۔ بخاری نے کہا: اور ان (راویوں) کی بات ”سورہ فاتحہ سے قراءت شروع کرتے تھے“ واضح (اور صاف ظاہر) ہے۔

(۱۲۸) ﴿صَحِيحٌ﴾ نیز دیکھئے ح ۱۱۷ تا ۱۲۷۔

۱۲۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. اسی طرح کی روایت مروی ہے۔ جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۲۹) ﴿صَحِيحٌ﴾ یہ روایت سنن ابن ماجہ (۸۱۳) میں ضعیف سند سے موجود ہے لیکن سابقہ شواہد کی رو سے صحیح ہے۔ دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۸۔

۱۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: أَنَبَانَا عَفَّانُ قَالَ: بَيَانُ كِي، کہا: ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

من۔ ع

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ:
حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي فَقَالَ: صَلَّيْتُ
خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

کی، کہا: ہمیں عفان (بن مسلم) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں وہیب (بن خالد) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سعید بن ایاس)
الجریری نے حدیث بیان کی، وہ قیس بن عباہ
سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے
عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے نے
حدیث بیان کی، کہا: میں نے اپنے ابا
(عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) سے سنا۔ انہوں
نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ ابوبکر، عمر اور
عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ سورہ
فاتحہ کے ساتھ قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۳۰) (صحیح) یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۱۱۶۔
فَقَالَ: بَعْضُ النَّاسِ لَمْ يَصِفْ ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ (۲/۴۷۸ ح ۸۳۷۸) سے عبداللہ بن
مغفل رضی اللہ عنہ کا قول ”فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا“ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ”فی الصلوۃ“
اس روایت میں وکیع بن الجراح کا استاد ابوالمقدام (ہشام بن زیاد) متروک
ہے۔ (تقریب التہذیب: ۷۲۹۲) یعنی یہ قول باطل اور غیر ثابت ہے۔ عبداللہ بن
مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہی نہیں ہے۔

مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۹ ح ۲۸۱۰) کی جس روایت میں آیا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت سے منع کرتے تھے۔ اس
کی سند سخت ضعیف ہے۔ اس کا راوی عبدالرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ اس نے اپنے
ابا سے موضوع احادیث بیان کی تھیں۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۵ کا حاشیہ، دوسرے راوی موسیٰ
بن عقبہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد پیدا

جزء القراءة 182

ہوئے تھے۔ اتنی بڑی منقطع روایت کو اپنے دلائل میں پیش کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں۔ دیکھئے حکایات اولیاء: ص ۳۹۰ حکایت نمبر ۳۹۱ ولفظہ: ”میں نے جھوٹ بولا“ معارف الاکابر: ص ۲۶۰ نیز دیکھئے مکاتیب رشیدیہ: ص ۱۰ افضال صدقات: حصہ دوم، ص ۵۵۶

۱۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ
مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمَعْقِلُ بْنُ
مَالِكٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْإِمَامَ
قَائِمًا.

[۱۳۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسدد) اور موسیٰ بن اسماعیل اور معقل بن مالک (تینوں) نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو عوانہ (وضاح بن عبد اللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ (عبدالرحمن بن ہرمز) الاخرج سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک تو امام کو حالت قیام میں نہ پالے۔

(۱۳۱) (حسن) ((محمد بن اسحاق بن یسار نے آنے والی روایت میں سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ح ۱۳۲، محمد بن اسحاق کے حالات کے لیے دیکھئے حاشیہ حدیث: ۹، مدرک رکوع کے لیے دیکھئے ح ۲۳۹۔

۱۳۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنِشٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا [ابْنُ] *

[۱۳۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید بن یعیش نے حدیث

من ہاشم نسخ: ع

إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ قَالَ: بَيَانُ كِي، كُها: هميس يونس (بن بكير) نے سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثَ بَيَانِ كِي، كُها: هميس (محمد بن) اسحاق يَقُولُ: لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ (بن يسار) نے حديث بَيَانِ كِي، كُها: مجھے (عبدالرحمن بن هرمز) الاعرج نے حديث

بَيَانِ كِي، كُها: میں نے ابو هريره رضى الله عنه کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک تو رکوع سے پہلے امام کو حالت قیام میں نہ پالے۔

(۱۳۲) (حسن) اس روایت کی سند حسن ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں اسحاق ہے جس کی اصلاح شیخ محترم عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔ بعض الناس نے بغیر کسی دلیل و حوالہ کے لکھ دیا ہے کہ ”اور اسحاق ضعیف ہے“ حالانکہ یہ بلادلیل و بے حوالہ جرح سرے سے ہی مردود ہے۔

۱۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ قَالَ: أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ. [۱۳۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حديث بَيَانِ كِي، كُها: ہمیں بخاری نے حديث بَيَانِ كِي، كُها: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب الليث) نے حديث بَيَانِ كِي، كُها: مجھے ليث (بن سعد) نے حديث بَيَانِ كِي، كُها: مجھے جعفر بن ربيعہ نے حديث بَيَانِ كِي، كُها: وہ عبدالرحمن بن هرمز (الاعرج) سے بيان کرتے ہیں کہ ابوسعید (الخدري) رضى الله عنه نے فرمایا: سورہ فاتحہ پڑھے بغیر تم میں سے کوئی بھی رکوع نہ کرے۔

(۱۳۳) (صحیح) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ عبد اللہ بن صالح کاتب الیث سے جب امام بخاری اور حذاق (ماہر ترین) محدثین روایت کریں تو اس کی روایت صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے ہدی الساری مقدمہ فتح الباری: ص ۴۱۲ ترجمہ عبد اللہ بن صالح۔

”فَمُقْتَضَىٰ ذَلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ مِنْ رَوَايَتِهِ: عَنْ أَهْلِ الْحَدِّقِ كَيْحَيِّ بْنِ مَعِينٍ وَابْنِ خَارِيٍّ وَأَبِي زُرْعَةَ وَأَبِي حَاتِمٍ فَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ وَمَا يَجِبُ مِنْ رَوَايَةِ الشُّيُخِ عَنْهُ فَيَتَوَقَّفُ فِيهِ“

لہذا روایت مذکورہ میں کاتب الیث پر ہر قسم کی جرح مردود ہے۔ اس روایت کی ایک دوسری سند پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے ج ۱۰۶۔

۱۳۴. قَالَ: الْبُخَارِيُّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ ذَلِكَ وَقَالَ: عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: إِنَّمَا أَجَازَ إِذْ رَأَى الرَّكُوعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِينَ لَمْ يَرَوْا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ، مِنْهُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ وَقَالَ: لَا تَعْتَدْ بِهَا حَتَّى تُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا.

[۱۳۴] (امام) بخاری نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) اس طرح فرماتی تھیں اور علی بن عبد اللہ (بن جعفر المدینی) نے کہا: نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جو قراءت خلف الامام کی فرضیت کے قائل نہیں تھے انہوں نے رکوع کی رکعت کو جائز قرار دیا ہے۔ ان میں سے (عبد اللہ) بن مسعود، زید بن ثابت اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں لیکن جو قراءت کے قائل تھے (تو وہ اس رکعت کے قائل نہیں ہیں) بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی اپنے دل میں پڑھ اور فرمایا کہ امام کو حالت قیام میں پانے کے بغیر رکعت کو شمار نہ کر۔

(۱۳۴) (صحیح) دیکھئے: ج ۱۰۶۔

ان صحابہ کرام سے فاتحہ خلف الامام کی ممانعت با سند صحیح ثابت نہیں ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اقوال کے لیے دیکھئے ج ۱۱، ص ۲۸۴۔

تنبیہ: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۴۷۸ ج ۸۳۸۰) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا“ نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے ”رواہ ابو خالد الأحمر عن الهجری عن أبي عیاض عنه“، لیکن یہ سند ضعیف ہے۔ ابو خالد مدلس ہے۔ دیکھئے (ج ۲۶۷) یہ روایت معنعن ہے۔ ابراہیم بن مسلم الحجری ضعیف ہے! وقال فی التقریب ”لین الحدیث، رفع موقوفات“ (۲۵۲)

اس آیت کریمہ کے بارے میں تفسیر قرطبی (۱/۱۲۱) میں لکھا ہوا ہے کہ ”فَإِنَّ الْمَقْصُودَ كَانَ الْمَشْرِكَ“ تفسیر رازی و تفسیر ماجدی (ص ۳۷۳) و تفسیر البحر المحیط اور تفسیر فوائد القرآن میں یہ صراحت ہے کہ اس آیت کے مخاطبین کفار و مشرکین ہیں (مسلمین نہیں) دیکھئے توضیح الکلام: ج ۲ ص ۲۱۸، دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ ”میرے نزدیک إذا قرئ القرآن فاستمعوا له جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو، تبلیغ پر محمول ہے۔ اس جگہ قراءت فی الصلوٰۃ مراد نہیں۔ سیاق سے یہی معلوم ہوتا ہے تو اب ایک مجمع میں بہت آدمی مل کر قرآن پڑھیں تو کوئی حرج نہیں“ (الکلام الحسن: ج ۲ ص ۲۱۲)

۱۳۵. وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدَّ)). [۱۳۵] اور موسیٰ (بن اسماعیل ابوسلمہ) نے کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ زیاد (بن حسان الباہلی) الا علم سے، وہ حسن (البصری) سے، وہ ابوبکرہ (نفع رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس (نماز میں) پہنچے اور آپ رکوع میں تھے تو انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے (ہی) رکوع کر لیا۔ پس

انہوں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری حرص زیادہ کرے اور پھر ایسا نہ کرنا۔

(۱۳۵) (صحیح) یہ روایت صحیح بخاری (۱/۱۹۸، ۱۹۹ ح ۸۳) میں موسیٰ بن اسماعیل کی سند سے موجود ہے۔ اس کی ایک ضعیف مطول سند آگے آرہی ہے: ح ۱۹۵۔

۱۳۶. قَالَ الْبُخَارِيُّ: فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَعُودَ لِمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ وَلَيْسَ فِي جَوَابِهِ أَنَّهُ اعْتَدَ بِالرُّكُوعِ عَنِ الْقِيَامِ وَالْقِيَامُ فَرَضٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ [البقرة: ۲۳۸] وَقَالَ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ [المائدة: ۶]

[۱۳۶] بخاری نے کہا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسا کام دوبارہ کرے جس سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے اور آپ کے جواب میں یہ بات نہیں ہے کہ انہوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے قیام کے بغیر ہی رکوع کو شمار کر لیا تھا اور (حالانکہ) کتاب و سنت سے قیام (کا) فرض (ہونا ثابت) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے ہو جاؤ“ اور (دوسری) جگہ فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔“

(۱۳۶) یہ امام بخاری کا قول ہے۔

۱۳۷. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا)).

۱۳۷۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ، پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو (پھر) بیٹھ کر پڑھ۔

(۱۳۷) (صحیح) یہ روایت مع سند صحیح بخاری (۲/۶۰ ح ۱۱۱) میں موجود ہے۔

۱۳۸. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ (المدنی) سے، اس نے (سعید بن ابی

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُعَارِضًا لِمَا رَوَى الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَيْسَ هَذَا مِمَّنْ يُعْتَدُّ عَلَى حِفْظِهِ إِذَا خَالَفَ مَنْ لَيْسَ بِدُونِهِ وَكَانَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ مِمَّنْ يُحْتَمَلُ فِي بَعْضٍ. (سعيد المقبري سے، اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (عبدالرحمن بن ہرمز) الاعرج کی ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت (دیکھئے ۱۳۱ تا ۱۳۳) کے مخالف (قول) بیان کیا ہے اور یہ (عبدالرحمن مذکور) ایسا شخص نہیں ہے کہ اس کے حافظے پر اعتماد کیا جائے (بشرطیکہ) جب اس کی مخالفت کرنے والا اس سے کمتر نہ ہو اور (یہ) عبدالرحمن بعض روایتوں میں قابل برداشت ہے۔

(۱۳۸) (ضعیف) یہ روایت مجھے نہیں ملی۔ ابراہیم کا تعین معلوم نہیں ہے۔

۱۳۹. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ: سَأَلْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ يُحْمَدْ مَعَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ لَهُ بِالْمَدِينَةِ تَلْمِيزًا إِلَّا أَنَّ مُوسَى الزَّمْعِيَّ رَوَى عَنْهُ أَشْيَاءَ فِي عِدَّةٍ مِنْهَا اضْطِرَابٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهَمَّهُ لَلْأَذَانِ بِطُولِهِ وَرَوَى هَذَا عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ مِنْهُمْ يُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ [۱۳۹] إسماعيل بن إبراهيم (عرف ابن عليہ) نے کہا: میں نے مدینے والوں سے عبدالرحمن (بن اسحاق) کے بارے میں پوچھا تو اس کی تعریف نہ کی گئی۔ ساتھ اس کے کہ مدینے میں موسیٰ (بن یعقوب) الزمعی کے علاوہ اس کا کوئی شاگرد معروف نہیں ہے، اس نے اس سے (کئی) چیزیں بیان کی ہیں جن میں (کافی) اضطراب ہے اور عبدالرحمن (مذکور) نے محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری سے، انہوں نے سالم (بن عبداللہ بن عمر) سے، انہوں نے اپنے ابا (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کیا کہ

وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا. جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور

اذان کا ارادہ کیا (راوی نے) لمبی حدیث

بیان کی اور (حالانکہ) یہ روایت زہری کے

بہت سے شاگردوں مثلاً یونس (بن یزید

الایلی)، (محمد) بن اسحاق (بن یسار) نے

(زہری) عن سعید عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ

کی سند سے بیان کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

اگرچہ یہ روایت مرسل ہے۔

(۱۳۹) عبد الرحمن بن اسحاق المدنی کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ وہ حسن درجے کا

راوی ہے۔ جبکہ عبد الرحمن بن اسحاق الواسطی الکوفی ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے تہذیب

التہذیب وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۸۰۔

۱۴۰. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ [۱۴۰] اور (عبد الملک بن عبد العزیز) بن

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ جَرَجِجٌ نے کہا: مجھے نافع (مولیٰ ابن عمر) نے

الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ حَدِيثِ بَيَانِ کی ، وہ (عبد اللہ) بن

يَجْتَمِعُونَ يَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان

بَعْضُهُمْ: اتَّخَذُوا نَاقُوسًا وَقَالَ جب مدینہ آئے تو اکٹھے ہو کر (وقت کے)

بَعْضُهُمْ بَلَّ بُوْقًا فَقَالَ عُمَرُ: أَوْ لَا اندازے سے نماز پڑھ لیتے تھے تو بعض

تَبْعُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ (لوگوں) نے کہا: ناقوس (بجانا) مقرر کر لو۔

النَّبِيُّ ﷺ: يَا بَلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ اور بعض نے کہا: سینگ بنا لو۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ)

وَهَذَا خِلَافُ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ نے فرمایا: تم کوئی آدمی مقرر کیوں نہیں کر لیتے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ جو نماز کے لیے منادی کرے تو نبی ﷺ نے

وَرَوَى أَيُّضًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ فرمایا: اے بلال! اٹھ اور نماز کے لیے منادی

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: "إِذَا
سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا
يَقُولُ"، وَهَذَا مُسْتَفِضٌّ عَنْ مَالِكٍ
وَمَعْمَرٍ وَيُونُسَ وَغَيْرِهِمْ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

کر (یعنی اذان دے)۔
عبدالرحمن (بن اسحاق) نے زہری عن
سالم عن ابن عمر کی سند سے جو روایت بیان کی
ہے۔ یہ (درج بالا) روایت اس کے خلاف
ہے اور عبدالرحمن (مذکور) نے (محمد بن مسلم
بن عبید اللہ) الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا
کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح
مؤذن کہتا ہے اور یہ (حدیث) مالک (بن
انس) معمر (بن راشد) اور یونس (بن
یزید الیٰلی) وغیرہم سے مشہور و متواتر ہے وہ
(سب) زہری عن عطاء بن یزید (اللیثی) عن
ابی سعید (الخدیری) عن النبی ﷺ کی سند
سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۴۰) (صحیح) ابن جریر والی روایت صحیح بخاری (۱/۱۵۷ ح ۶۰۴)
صحیح مسلم (۲/۲ ح ۳۷۷) میں موجود ہے اور عبدالرحمن بن اسحاق عن الزہری عن سعید عن
ابی ہریرۃ، والی روایت سنن ترمذی (۲۰۸ تعلیقاً) و سنن ابن ماجہ (۱۸) و عمل الیوم واللیلۃ
للنسائی (۳۳) میں موجود ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ والی روایت صحیح بخاری (۶۱۱) و صحیح مسلم (۱۰/۳۸۳) معمر
بن راشد والی (مصنف عبدالرزاق ۱/۱ ح ۴۷۷) اور یونس بن یزید والی روایت
سنن الدارمی (۱۲۰۴) اور صحیح ابن خزیمہ (۴۱۱) میں موجود ہے۔

۱۴۱. وَرَوَى خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [۱۴۱] اور خالد (الطحان) نے عبدالرحمن

عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثًا فِي قَتْلِ الْوَزْغِ. (بن اسحاق) عن الزهري کی سند سے چھپکلی کے مارنے کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے۔

(۱۴۱) بیرونی یہ روایت مجھے دوسری کسی کتاب میں نہیں ملی۔ واللہ اعلم۔ نیز دیکھئے ح ۱۴۲۔
 ﴿الزُّهْرِيُّ﴾ ایک جاہل نے ”الوزغ“ کا ترجمہ ”سائڈھ“ لکھ دیا ہے حالانکہ الوزغ چھپکلی کو کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۸۴۴)

۱۴۲. وَقَالَ أَبُو الْهَيْثَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَغَيْرُ مَعْلُومٍ صَحِيحُ حَدِيثِهِ إِلَّا بِخَيْرٍ بَيَّنَّ قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَقَالَ: عَلِيُّ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَتَّبِعُهُمُ ابْنُ إِسْحَاقَ.

[۱۴۲] اور ابوالہیثم نے عبد الرحمن بن اسحاق (عن عمر بن سعید عن الزهري کی سند سے روایت کیا ہے۔ بخاری نے کہا: واضح خبر (یعنی تصریح سماع) کے بغیر اس (عبد الرحمن بن اسحاق) کی صحیح حدیث معلوم نہیں ہے۔ بخاری نے کہا: میں نے علی بن عبد اللہ المدینی کو دیکھا وہ (محمد بن اسحاق بن یسار) کی حدیث کو حجت سمجھتے تھے اور علی (بن عبد اللہ المدینی) نے (سفیان) ابن عیینہ سے روایت کیا کہ میں نے (محمد بن اسحاق بن یسار) پر (کذب وغیرہ کی) تہمت لگانے والا کوئی (انسان) نہیں دیکھا۔

(۱۴۲) سفیانی سفیان بن عیینہ کا ابن اسحاق کے بارے میں قول کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۵۸ ح ۱۱۴) امام بخاری سے مطولاً مروی ہے۔ وھونی التاریخ الکبیر للبخاری (۴۰/۱)

نیز دیکھئے یہی کتاب ح ۹۔

۱۴۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ: قَالَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ
الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ
الزُّهْرِيَّ كَانَ يَتْلَفُ الْمَغَازِيَّ مِنْ ابْنِ
إِسْحَاقَ الْمَدَنِيِّ فِيمَا يُحَدِّثُهُ عَنْ عَاصِمِ
بْنِ عُمَرَ بْنِ * قَتَادَةَ وَالَّذِي يُذَكِّرُ عَنْ
مَالِكٍ فِي ابْنِ إِسْحَاقَ لَا يَكَادُ
يُبَيِّنُ وَكَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي أُوَيْسٍ مِنْ أَتْبَاعِ مَنْ رَأَيْنَا مَالِكًا
أَخْرَجَ لِي كُتُبَ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ الْمَغَازِيَّ وَغَيْرِهِمَا فَانْتَحَبْتُ
مِنْهَا كَثِيرًا.

[۱۴۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: مجھے ابراہیم بن المنذر نے بتایا
ہمیں عمر بن عثمان (بن عمر بن موسیٰ بن
عبید اللہ بن معمر القرشی التیمی ابو حفص
المدینی) نے حدیث بیان کی، فرمایا:
بے شک (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری
مغازی (محمد بن اسحاق بن یسار)
المدنی سے لیتے تھے جو وہ عاصم بن عمر
(بن) قتادہ سے لیتے تھے۔
اور ابن اسحاق کے بارے میں (امام)
مالک سے جو جرح مذکور ہے وہ واضح نہیں
ہے اور ہم نے جو (علماء) دیکھے ہیں ان میں
سے اسماعیل بن ابی اویس، (امام) مالک کی
سب سے زیادہ اتباع (بالدلیل) کرنے
والے تھے، انہوں نے میرے سامنے
(محمد) ابن اسحاق کی کتابیں نکال کر رکھیں
جو وہ اپنے ابا (اسحاق بن یسار) سے مغازی
وغیرہ کے بارے میں بیان کرتے تھے تو میں
نے ان میں سے بہت سی روایتوں کا انتخاب
کیا۔ (اور لکھ لیا، یاد کر لیا)

من تہذیب الکمال ۱۳۱/۴

(۱۴۳) (صحیح) اس قول کی سند صحیح ہے۔

ﷺ: اصل میں ”عاصم بن عمر بن قنادہ“ ہے جس کی اصلاح تہذیب الکمال للمروی: ۱۴۱/۱۴۲ سے کردی گئی ہے۔

۱۴۴. وَقَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ
كَانَ عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ نَحْوُ مِنْ سَبْعَةِ
عَشَرَ أَلْفَ حَدِيثٍ فِي الْأَحْكَامِ
سِوَى الْمَغَازِي وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ
مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَدِيثًا
فِي زَمَانِهِ وَلَوْ صَحَّ عَنْ مَالِكٍ
تَنَاوَلَهُ مِنْ ابْنِ إِسْحَاقَ فَرُبَّمَا تَكَلَّمَ
الْإِنْسَانُ فَيَرْمِي صَاحِبَهُ بِشَيْءٍ وَاحِدٍ
وَلَا يَتَّهِمُهُ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا.

[۱۴۴] اور مجھے ابراہیم بن حمزہ نے بتایا کہ
ابراہیم بن سعد (بن ابراہیم بن عبد الرحمن
بن عوف الزہری) کے پاس محمد بن اسحاق
کی (بیان کردہ) تقریباً سترہ (۱۷) ہزار
احادیث مغازی کے علاوہ، احکام میں تھیں
اور اپنے زمانے میں ابراہیم بن سعد
(مذکور) مدینہ والوں میں سب سے زیادہ
حدیثیں بیان کرنے والے تھے اور اگر
مالک (بن انس) کی ابن اسحاق پر جرح
(ان سے) ثابت ہو جائے تو بعض اوقات
انسان ایک بات کرتا ہے پھر اپنے ساتھی پر
ایک چیز میں تنقید کرتا ہے اور باقی تمام امور
میں اس پر کوئی تہمت نہیں لگاتا۔

(۱۴۴) (صحیح) اس روایت کا بعض حصہ کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۵۹)

ح ۱۱۴) میں منقول ہے۔

ﷺ: ابراہیم بن حمزہ بن محمد الزہری: صدوق ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۱۶۸)

۱۴۵. وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ نَهَانِيْ مَالِكٌ عَنْ
شَيْخَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَدْ أَكْثَرَ

[۱۴۵] اور ابراہیم بن المنذر نے محمد بن فلیح
(بن سلیمان) سے نقل کیا کہ مجھے (امام)
مالک نے قریش کے دو استادوں سے

عَنْهُمَا فِي الْمَوْطَا وَهُمَا مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِمَا، وَلَمْ يَنْجُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ النَّاسِ فِيهِمْ نَحْوَمَا يُذَكِّرُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِنْ كَلَامِهِ فِي الشَّعْبِيِّ وَكَلَامِ الشَّعْبِيِّ فِي عَكْرَمَةَ وَفِيمَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ وَتَأْوِيلُ بَعْضِهِمْ فِي الْعَرَضِ وَالنَّفْسِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا النَّحْوِ إِلَّا بَيَّانٌ وَحُجَّةٌ وَلَمْ يُسْقِطْ عَدَالَتَهُمْ إِلَّا بِرَهَانٍ ثَابِتٍ وَحُجَّةٍ وَالْكَلَامُ فِي هَذَا كَثِيرٌ.

(روایت کرنے میں) منع کیا اور (خود) موطا میں ان سے کثرت سے روایتیں لیں اور ان دونوں کی حدیث سے حجت پکڑی جاتی ہے۔ لوگوں میں سے بہت سے لوگ بعض دوسرے لوگوں کی جرح سے محفوظ نہیں رہے ہیں۔ جس طرح کہ ابراہیم (بن یزید الشعمی) کی جرح (عامر بن شراحیل) الشعمی پر اور الشعمی کی جرح عکرمہ (مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مذکور ہے اور بعض جروح کی تاویل یہ ہے کہ وہ نفسانی (غصے) وغیرہ پر محمول ہیں۔ علماء نے اس قسم کی جروح کی طرف واضح حجت کے بغیر کوئی توجہ نہیں دی اور مجروحین کی عدالت کو انہوں نے ثابت شدہ برہان اور حجت کے بغیر ساقط نہیں کیا اور اس سلسلے میں بہت زیادہ کلام (مروی) ہے۔

(۱۳۵) (حسن) اس روایت کی عبارت کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۵۹، ۶۰ ح ۱۱۳) میں مفہوماً منقول ہے۔

محمد بن فلیح حسن درجے کا راوی اور موثق عند الجمہور ہے۔

بعض الناس نے لکھا ہے کہ ”مگر امام مالک نے محمد بن اسحاق سے ایک حدیث بھی موطا میں نہیں لی“ تو عرض ہے کہ امام مالک نے امام ابوحنیفہ سے کتنی حدیثیں موطا میں لی ہیں؟ کسی ایک کی تو نشاندہی فرمائیں۔ امام مالک کے علاوہ امام شافعی، امام احمد بن حنبل،

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام نسائی (السنن الصغریٰ) نے امام ابوحنیفہ سے جو روایات کی ہیں ان کی بھی نشاندہی فرمائیں۔ ساری کوشش کے بعد آپ صرف اتنا پائیں گے کہ علل الترمذی میں جابر الجعفی پر جناب ابوحنیفہ کی جرح منقول ہے۔ جس کا روایت حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور السنن الکبریٰ للنسائی میں ایک موقوف روایت بیان اختلاف و تعلیل کے لیے مذکور ہے۔ (ج ۴ ص ۳۲۲، ۳۲۳ ح ۷۳۴۱)

امام نسائی کی کتاب الضعفاء میں ”ن“ والا باب پڑھ لیں۔ شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ باری کا نتیجہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے!

۱۴۶. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَمِيرُ الْمُحَدِّثِينَ لِحِفْظِهِ وَرَوَى عَنْهُ الشُّورِيُّ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَابْنُ عُثَيْبٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَكَذَلِكَ احْتَمَلَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَامَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

[۱۴۶] اور عبید بن یعیش نے کہا: ہمیں یونس بن کبیر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے (امام) شعبہ (بن الحجاج) کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق (بن یسار) اپنے حافظے کی وجہ سے امیر المحدثین ہے۔ اس سے (سفیان بن سعید) الثوری، (عبداللہ) بن ادریس، حماد بن زید، یزید بن زریع، (اسماعیل بن ابراہیم عرف) ابن علیہ، عبدالوارث (بن سعید) اور (عبداللہ) ابن المبارک (وغیرہم) نے روایت بیان کی ہے۔ اسے (امام) احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور عام اہل علم نے متحمل (یعنی حسن الحدیث) قرار دیا ہے۔

(۱۴۶) ((صحیح)) شعبہ کا یہ قول بلحاظ سند صحیح ہے اور التاریخ الکبیر للبخاری (۴۰/۱) میں بھی موجود ہے۔ اسے بیہقی نے کتاب القراءة میں امام بخاری سے نقل کیا ہے۔

۱۴۷. وَقَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: [۱۴۷] اور مجھے علی بن عبد اللہ (بن جعفر المدنی) نے کہا: میں نے (محمد ابن اسحاق کی کتاب میں) تنقیدی نظر سے دیکھا ہے۔ اس میں صرف دو حدیثیں (ہی) ایسی ہیں جو قابل اعتراض ہیں اور ممکن ہے کہ یہ دو بھی (محمد بن اسحاق کی تحدیث کے لحاظ سے) صحیح ہوں۔

(۱۴۷) (صحیح) یہ قول کتاب القراءة للبیہقی (ص ۶۰ ح ۱۱۳) میں امام بخاری سے منقول ہے۔ ان دونوں حدیثوں میں پہلی حدیث سنن ابی داؤد (۱۱۱۹) اور سنن ترمذی (۵۲۶) میں بحوالہ محمد بن اسحاق موجود ہے۔ ابن اسحاق نے مسند احمد (۱۳۵/۲) میں سماع کی تصریح کر دی ہے اور یحییٰ بن سعید الانصاری نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/۲۳۷) وقال الترمذی: ”حسن صحیح“ و صحیح ابن خزیمہ (۱۸۱۹) وابن حبان (موارد: ۵۷۱) والحاکم علی شرط مسلم (۲۹۱/۱) ووافقه الذہبی، وسندہ حسن، دوسری روایت مسند احمد (۵/۱۹۴ ح ۲۲۰۳۱) اور شرح معانی الآثار للطحاوی (۷۳/۱) میں ہے۔ ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے اور یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۱۴۸. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنَّ الَّذِي يُذَكِّرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَيْفَ يَدْخُلُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَلَى امْرَأَتِي؟ لَوْ صَحَّ عَنْ هِشَامٍ جَازَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْهِ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَرَوْنَ الْكِتَابَ جَائِزًا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ [۱۴۸] اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ بے شک ہشام بن عروہ سے جو مذکور ہے کہ ابن اسحاق میری بیوی کے پاس کس طرح جا سکتا تھا؟ اگر یہ ہشام تک (باسند صحیح) ثابت ہو جائے تو (جواب یہ ہے کہ یہ کہنا) جائز ہے کہ اس (ہشام کی بیوی) نے اسے (ابن

لَا مِيرَ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ : ”لَا تَقْرَأُهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا“
فَلَمَّا بَلَغَ فَتَحَ الْكِتَابَ وَأَخْبَرَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَكَمَ بِذَلِكَ وَكَذَلِكَ الْخُلَفَاءُ وَالْأَئِمَّةُ يَقْضُونَ كِتَابَ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْهَا وَيَبْنِيهَا حِجَابٌ وَهَشَامٌ لَمْ يَشْهَدْ.

اسحاق) کو لکھ کر حدیثیں بھیج دی ہوں۔ کیونکہ اہل مدینہ کتابت کو جائز سمجھتے تھے۔ بے شک نبی ﷺ نے ایک امیر لشکر کو کتاب لکھ کر دی اور کہا اسے فلاں مکان تک پہنچنے سے پہلے نہ پڑھنا۔ جب وہ (امیر) اس مکان پر پہنچے تو کتاب مذکور کھولی اور (اسے پڑھ کر) انہیں نبی ﷺ کا حکم سنایا اس طرح خلفاء اور ائمہ بعض لوگوں کے بعض لوگوں کی طرف نوشتے پر فیصلہ دے دیتے تھے اور یہ (بھی) جائز ہے کہ اس (ابن اسحاق) نے پردے کے پیچھے سے ان (زوجہ ہشام بن عروہ: فاطمہ بنت المنذر) سے سنا ہوا اور (اس وقت) ہشام (بن عروہ) حاضر نہ ہوں۔

(۱۴۸) بعض الناس نے محمد بن اسحاق بن یسار کے بارے میں لکھا ہے کہ ”مگر صحیح بخاری میں خود اس سے ایک حدیث بھی نہیں لی۔“
عرض ہے کہ صحیح بخاری میں درج ذیل مقامات پر محمد بن اسحاق اور شواہد و متابعات میں اس کی روایات کی صراحت موجود ہے۔

ح ۱۴۶۸، ۱۷۷۴، ۱۸۳۸، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۵۲۵، ۲۷۰۹، ۲۷۱۸، ۳۱۴۰، ۳۸۵۶،

۴۲۵۹، ۴۹۳۱، ۵۵۲۷، ۵۹۳۴، ۵۹۹۲، ۶۷۹۸، ۷۱۲۶۔

وقبل ح ۲۱۹۲، ۲۹۹۰، ۳۹۴۹، ۴۰۲۸، ۴۰۸۶، ۴۱۳۸، ۴۳۵۸، ۴۳۶۶، ۴۹۳۱،

یہ روایات مغازی میں بھی ہیں اور تفسیر و احکام میں بھی۔

صحیح مسلم میں ابن اسحاق کی روایتیں موجود ہیں۔ دیکھئے ح ۷۸/۱۱۹۹ و ترقیم دارالسلام: ۲۸۷۵، ح ۳۱/۱۷۰۳، ترقیم دارالسلام: ۴۴۴۶۔ معلوم ہوا کہ بخاری و مسلم کے نزدیک محمد بن اسحاق ثقہ و صدوق ہیں۔ کذاب نہیں۔ ورنہ اپنی صحیحین میں شواہد و متابعات میں بھی ان کی روایت نہ لاتے۔

محمد بن طاہر المقدسی نے حماد بن سلمہ کے بارے میں کہا:

”بَلْ اسْتَشْهَدَ بِهِ فِي مَوَاضِعَ لَيِّبِينَ أَنَّهُ ثَقَّةٌ“ (بلکہ بخاری نے) کئی مقامات پر اس سے شواہد میں روایت لی ہے تاکہ وہ یہ بیان کر دیں کہ وہ (ان کے نزدیک) ثقہ ہیں۔ (شروط الائمة السنية: ص ۱۸) معلوم ہوا کہ جس راوی سے بخاری (و مسلم) استشہاد کریں وہ ان کے نزدیک ثقہ و صدوق ہوتا ہے۔ اب یہ دیکھا جائے گا کہ جمہور محدثین نے اس راوی کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟ اگر جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا تو اس راوی کو ضعیف سمجھا جائے گا۔ مگر بخاری و مسلم میں شواہد و متابعات کی وجہ سے اس کی تمام روایات کو صحیح و مقبول سمجھا جائے گا۔ والحمد للہ

۱۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ:
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أُمُّ
الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ
الْعَظِيمُ))

[۱۴۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید المقبری نے حدیث بیان کی، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ السبع المثانی اور قرآن عظیم ہے۔

(۱۴۹) ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۶/۱۰۲)

ح ۴۰۳) میں موجود ہے۔

۱۵۰. قَالَ الْبَخَارِيُّ: وَالَّذِي زَادَ مَكْحُولٌ وَحَرَامٌ * بَنُ مُعَاوِيَةَ وَرَجَاءُ ابْنِ حَيَّوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ فَهُوَ تَبِعَ لِمَا رَوَى الزُّهْرِيُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَنَّ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ لَا لَمْ يَذْكُرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنْ مُحَمَّدٍ. فَإِنْ اِحْتَجَّ مُحْتَجٌّ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَكَلَّمَ أَنْ لَا يُعْتَدَ بِالرُّكُوعِ إِلَّا بَعْدَ قِرَاءَةٍ فَيَزْعُمُ أَنَّ هَؤُلَاءَ لَيْسُوا مِنْ أَهْلِ النَّظَرِ، قِيلَ لَهُ: إِنَّ بَعْضَ مُدْعَى الْجَمَاعِ جَعَلُوا اتِّفَاقَهُمْ مَعَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الرِّضَاعَ إِلَى حَوْلَيْنِ وَنِصْفٍ وَهَذَا خِلَافُ نَصِّ كَلَامِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ [البقرة: ۲۳۳] وَيَزْعُمُ أَنَّ الْخَنْزِيرَ الْبَرِّيَّ لَا بَأْسَ بِهِ وَيَرَى السَّيْفَ عَلَى الْأُمَّةِ وَيَزْعُمُ أَنَّ أَمْرَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ مَخْلُوقٌ فَلَا يَرَى الصَّلَاةَ دِينًا فَجَعَلْتُمْ هَذَا وَاشْبَاهَهُ

من كتب الرجال

۱۵۰ [بخاری نے کہا اور مکحول (الشامی) حرام بن معاویہ اور رجاء بن حیوۃ عن محمد بن الربیع (رضی اللہ عنہ) عن عبادہ (بن الصامت رضی اللہ عنہ) کی سند سے جو الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں وہ زہری کی روایت کے تابع ہیں۔ کیونکہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری نے کہا: ہمیں محمود (بن ربیع رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ بے شک عبادہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی ﷺ سے خبر دی اور انہوں (مکحول، حرام اور رجاء) نے محمود (بن ربیع رضی اللہ عنہ) سے سننے کا ذکر نہیں کیا۔ اگر کوئی حجت بازیہ حجت پکڑے کہ جس نے یہ کلام کیا ہے کہ قراءت کے بغیر رکوع (والی رکعت) کا اعتبار نہیں ہے، تو اس کے زعم میں یہ (کلام کرنے والا) اہل نظر میں سے نہیں ہے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ بعض مدعیین اجماع نے اپنا اتفاق اس شخص کے ساتھ بنا رکھا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ (مطلقہ پر بچے کو) دودھ پلانے کی مدت اڑھائی سال ہے۔ حالانکہ یہ بات اللہ کے کلام کے سراسر) برخلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اتِّفَاقًا وَالَّذِي يُعْتَمَدُ عَلَى قَوْلِ الرَّسُولِ ﷺ وَهُوَ أَنَّ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

جو شخص رضاعت پوری کرانا چاہتا ہو تو (اس کی مطلقہ بیوی) دو سال دودھ پلائے اور یہ شخص خنزیر کو حلال سمجھتا ہے اور مسلمانوں کے قتل عام کے جواز کا قائل ہے اور یہ دعویٰ رکھتا ہے کہ اللہ کا حکم (امر) پہلے اور بعد میں (سب) مخلوق ہے۔ یہ شخص نماز کو دین نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔ تم لوگوں نے اس اور اس جیسے لوگوں کی بات کو اتفاق بنا دیا ہے اور قابل اعتماد تو قول رسول ﷺ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۱۵۰) (حسن) مکحول اور حرام بن حکیم کی روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۶۵۔
 خنزیر کو حلال قرار دینے والے کا نام معلوم نہیں ہے۔ اس سے مراد امام ابوحنیفہ نہیں ہیں کیونکہ یہ مروی ہے کہ وہ خنزیر بری کو حرام سمجھتے تھے بلکہ خنزیر بحر (ڈولفن مچھلی) بھی ان کے نزدیک بقول دمیری (متوفی ۸۰۸ھ) حرام ہے۔ [دیکھئے حیاۃ الحیوان: ۴۳۶/۱]
 امام شافعی ڈولفن مچھلی کو حلال سمجھتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر بری کو حلال سمجھنے والا کوئی مجہول شخص ہے۔ تاہم یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ امام ابوحنیفہ مسلمانوں کے خلاف خروج کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ دیکھئے کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد (۲۳۴) وسندہ صحیح) حنفیوں کے معتمد علیہ قاضی ابو یوسف کہتے ہیں:

”أَوَّلُ مَنْ قَالَ الْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ أَبُو حَنِيفَةَ، يُرِيدُ بِالْكُوفَةِ“ کوفہ میں سب سے پہلے قرآن کو مخلوق ابوحنیفہ نے کہا ہے۔ (المجروحین لابن حبان: ۶۴/۳، ۶۵، وسندہ صحیح) ابی یوسف ورواہ عبد اللہ بن احمد فی السنۃ: (۲۳۶) (والخطیب فی تاریخ بغداد: ۳۸۵/۱۳) مِنْ طَرُقٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ بِهِ وَانْظُرِ الْأَسَانِيدَ

الصَّحِيحَةَ فِي أَخْبَارِ أَبِي حَنِيفَةَ، لِرَاقِمِ الْحُرُوفِ، قَلَمِي ص ۲۸)

۱۵۱. وَمَا فَسَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَرْكَعَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، وَ أَهْلُ الصَّلَاةِ مُجْتَمِعُونَ فِي بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ عَلَى قِرَاءَةِ أَمِّ الْكِتَابِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ فَاقْرَأْ وَ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ﴾ فَهَؤُلَاءِ أَوْلَى بِالْإِثْبَاتِ مِمَّنْ أَبَاحُوا أَغْرَاضَكُمْ وَالْأَنْفُسَ وَالْأَمْوَالَ وَغَيْرَهَا فَلْيُنْصِفِ الْمُسْتَحْسِنُ الْمُدْعِي الْعِلْمَ خَرَأَفَةً إِذَا نَسَوْهُمْ فِي إِجْمَاعِهِمْ بِإِنْفِرَادِهِمْ وَ يَنْفِي الْمُشْتَهَرِينَ بِالذَّنْبِ عَنِ الْعُلُومِ بِاسْتِقْبَاحِهِ وَقِيلَ: إِنَّهُ يُكَبَّرُ إِذَا جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَى قِرَاءَةِ الْإِمَامِ لِأَنَّهُ فَرَضُ فَكَذَلِكَ فَرَضُ الْقِرَاءَةِ لَا يَتَّبِعُ بِحَالِ الْإِمَامِ وَ إِن نَسِيَ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ غَيْرَهَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى وَالْإِمَامُ فِي قِرَاءَةِ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَسْمَعْ إِلَى قِرَاءَةِ الْإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

[۱۵۱] ابو ہریرہ اور ابوسعید (الجزری رضی اللہ عنہما) نے جو تفسیر بیان کی ہے کہ فاتحہ پڑھے بغیر کسی کو بھی رکوع نہیں کرنا چاہیے اور مسلم ممالک میں (تمام) نماز پڑھنے والے، دن ہو یا رات سورۃ فاتحہ (نماز میں) پڑھنے پر متفق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس (قرآن) میں سے جو میسر ہو پڑھو۔ تو یہ اثبات کے پڑھو۔ تو یہ اثبات کے زیادہ مستحق ہیں، ان کے بجائے جنہوں نے تمہاری عزتیں، جانیں اور اموال وغیرہ مباح قرار دے رکھے ہیں۔ پس انصاف کیجئے کہ جو مدعی علم (ان) خرافات کو اچھا سمجھتا ہے اور اپنی انفرادیت والے اجماع میں انہیں بھلا دیا ہے اور جو برے علوم کی وجہ سے گناہ میں مشہور ہے (کیا یہ اہل حق کے برابر ہو سکتا ہے) اور کہا جاتا ہے کہ جب وہ (نماز کے لیے) آتا ہے اور امام (جہزی) قراءت کر رہا ہوتا ہے تو وہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہے اور امام کی قراءت کی طرف التفات نہیں کرتا، کیونکہ یہ (تکبیر) فرض ہے تو اسی طرح قراءت (فاتحہ) فرض ہے۔ وہ امام کے حال کا تابع

(۱۵۱) ترجمہ صحیح: ((صحیح)) دیکھئے ج ۱۰۶، ۱۳۳ [نیز دیکھئے ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱]

(۱۵۲)۔ (صحیح) یہ روایت مع سند صحیح بخاری (۱/۵۵۷ ح ۵۹۷) صحیح مسلم (۲/۴۲۲ ح ۳۱۴، ۳۱۶/۶۸۴) میں معمولی اختلاف کے ساتھ موجود ہے۔

۱۵۳. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) فَأَوْجِبَ الْأُمَرَاءُ فِي كُلِّهِمَا لَا يُدْعُ الْفَرْدُ بِحَالِ الْإِسْتِمَاعِ.

[۱۵۳] اور نبی ﷺ نے فرمایا: قراءت کے بغیر (کوئی) نماز نہیں ہوتی۔ تو (اللہ نے) دونوں کام فرض کئے ہیں۔ لہذا حالتِ استماع میں ان دونوں کاموں کو نہیں چھوڑا

جائے گا۔
(۱۵۳) (صحیح) ((صحیح مسلم (۲/۱۰۲ ح ۳۹۶) میں موجود ہے۔
اس کی بعض سندیں اسی کتاب میں گزر چکی ہیں۔ دیکھئے ح ۱۳، ۱۵۔

۱۵۴. فَإِنْ أَحْبَبَ فَقَالَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾ فَلَيْسَ

لَا حِدَّ أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَنَفَى سَنُو۔ لہذا کسی آدمی کو امام کے پیچھے نہیں
سَكَتَاتِ الْإِمَامِ قِيلَ لَهُ : ذُكِرَ عَنْ پڑھنا چاہیے اور سکتات امام کی نفی کرے تو
ابن عباسٍ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ هَذَا اسے کہا جاتا ہے کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) اور
فِي الصَّلَاةِ ، إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ يَوْمَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ سے مذکور ہے کہ یہ (آیت)
الْجُمُعَةِ۔ نماز کے بارے میں ہے (اور) جب امام

جمعہ کے دن خطبہ دے۔

(۱۵۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی تخریج کے لیے دیکھئے: ح ۱۷، سعید بن جبیر کا قول
ابن جریر (۱۱۲/۱۹) میں ہے اس کے راوی ثنی کے حالات نہیں ملے۔ نیز دیکھئے ح ۳۴، ۳۵۔
۱۵۵. وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا صَلَاةَ [۱۵۵] اور نبی ﷺ نے فرمایا: قراءت
إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) وَنَهَى عَنِ الْكَلَامِ۔ کے بغیر نماز نہیں ہے اور آپ ﷺ نے
(نماز میں) کلام کرنے سے منع کیا۔

(۱۵۵) ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۵۳۔

کلام سے ممانعت والی حدیث آگے آرہی ہے: ۲۴۱۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ“ کے مفہوم میں ”یوم جمعہ“ کو بھی سمجھتے
ہیں۔ (کتاب القراءة للبیہقی: ص ۱۰۸ ح ۲۵۳ وسندہ حسن)
مجاہد کا قول ”فِي الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ“ کتاب القراءة للبیہقی (ص ۱۱۰، ۱۱۱ ح ۲۶۳، ۲۶۶)
میں قوی سند کے ساتھ ہے اور صحیح سند کے ساتھ آیا ہے کہ ”فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ“
(ایضاً ص ۱۱۱ ح ۲۶۷، ۲۶۸)

قاری سعید الرحمن دیوبندی نے اپنے والد عبدالرحمن کا ملپوری سے، اس نے اپنے
پیر اشرف علی تھانوی سے اس شخص کے بارے میں نقل کیا جو وہاں جمعہ پڑھتا ہے جہاں حنفیہ
کی اکثر شرائط مفقود ہوتی ہیں تو:

”حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا: ایسے موقعہ پر فاتحہ

خلف الامام پڑھ لینا چاہیے تاکہ امام شافعی کے مذہب کے بنا پر نماز ہو جائے۔“

(تجلیات رحمانی: ۲۳۳ طبع اول ۱۹۶۹ء)

۱۵۶. وَقَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)) ثُمَّ أَمَرَ مَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَلِذَلِكَ لَمْ يُخْطَبْ أَنْ يَقْرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ. [۱۵۶] اور آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی کو کہے کہ ”چپ کر“ تو تو نے لغو (فضول) کام کیا۔ پھر آپ (ﷺ) نے حکم دیا کہ جو شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے اس لیے وہ جب سورہ فاتحہ پڑھے گا تو خطا کار نہیں ہوگا۔

(۱۵۶) (صحیح) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۱۰۳ ح ۲۲۸ متفقہ) واللفظ لہ اور صحیح مسلم (۳/۵۸۱ ح ۸۵۱) میں موجود ہے۔

۱۵۷. ثُمَّ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ سَلِيكَانِ الْغُطْفَانِيَّ حِينَ جَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. [۱۵۷] پھر نبی (ﷺ) نے سلیک الغطفانی سے کہا کہ ”چپ کر“ کو، جب وہ آئے، دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا اور (حالانکہ) آپ (ﷺ) خطبہ دے رہے تھے۔ (۱۵۷) (صحیح) یہ روایت آگے آرہی ہے۔ ح ۱۶۱۔

۱۵۸. وَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ الْحَسَنُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. [۱۵۸] اور آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام (جمعہ کا) خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھے اور یہ کام حسن (بصری) نے کیا ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا۔

(۱۵۸) (صحیح) یہ روایت آگے آرہی ہے۔ ح ۱۶۱۔

جزء القراءة 204
 ﷺ: حسن بصری (تابعی) کا اثر مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۱۱۱ ح ۵۱۶۵) میں صحیح سند سے موجود ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: "حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَجِيئُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ" أَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ السَّمَانِ، انْظُرْ مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ. (۱/۲۸ ح ۲۹۳) نیز دیکھئے التاريخ الكبير للبخاري (۸/۱۰۱، ۳۵/۳۵)

۱۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ: أَصَلَّيْتُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: صَلَّى وَكَانَ جَابِرٌ يُعْجِبُهُ إِذَا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْمَسْجِدِ.

[۱۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (البیہقی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، وہ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن تدرس) سے، وہ جابر بن عبد اللہ الانصاری (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں (راوی نے) کہا کہ ایک آدمی آیا اور امام خطبہ دے رہا تھا، (جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں تو انہوں نے فرمایا: نماز (دو رکعتیں) پڑھ اور جابر (رضی اللہ عنہ) جب جمعہ کے دن آتے تو یہ دو رکعتیں مسجد میں پڑھنا پسند کرتے تھے۔

(۱۵۹) (صحیح) یہ روایت یزید بن ابراہیم کی سند سے مسند احمد (۳/۳۶۳) میں اور ابوالزبیر المکی کی سند سے صحیح مسلم (۳/۱۴ ح ۵۸/۸۷) میں موجود ہے۔

ﷺ: ابوالزبیر راوی مدلس ہے لیکن لیث بن سعد کی اس سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴/۳۷ ت ۸۱۶۹)

صحیح مسلم میں یہ روایت ”عن لیث عن أبی الزبیر“ مروی ہے۔ لہذا اسماع پر محمول ہے اور ابوالزبیر کی تدلیس کا اعتراض فضول و باطل ہے۔

یہ قول کہ جابر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن دو رکعتیں مسجد میں پڑھنا پسند کرتے تھے۔ باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم، لیکن مسند احمد (۳/۳۶۳ ح ۱۴۹۶۸) والی روایت ”وَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ: إِنْ صَلَّيْتُ فِي بَيْتِهِ يُعْجِبُهُ إِذَا دَخَلَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا“ اس کی زبردست تائید کرتی ہے لیکن ابوالزبیر کی روایت مذکورہ میں عنعنہ کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔

۱۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتُ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَمُفَارَكٌ)).

[۱۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو النعمان (محمد بن الفضل السدوسی: عارم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن دینار سے، وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھ پھر (دو رکعتیں) پڑھ۔

(۱۶۰) (صحیح) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۲/۱۵ ح ۹۳۰) میں موجود ہے۔ اسے امام مسلم (۳/۱۴ ح ۵۴/۸۷۵) نے حماد بن زید سے بیان کیا ہے۔

۱۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

[۱۶۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

حَفْصُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيثَ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ [ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا: جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ] يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "يَا سُلَيْكُ قُمْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ تَجُوزُ فِيهِمَا" ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.))

کی، کہا: ہمیں عمر بن حفص (بن غیاث) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مہران) الاعمش نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابو صالح (ذکوان) کو سلیمک الغطفانی (رضی اللہ عنہ) کی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، پھر اس کے بعد میں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ سلیمک الغطفانی (رضی اللہ عنہ) جمعہ کے دن آئے اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو یہ بیٹھ گئے تھے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: اے سلیمک، اٹھ پس دو ہلکی رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کر، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو ہلکی اور مختصر رکعتیں پڑھے (پھر بیٹھ جائے)۔

(۱۶۱) (صحیح) یہ روایت اسی سند و متن (یعنی عن عمر بن حفص بن غیاث) کے ساتھ شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۳۶۵) میں موجود ہے۔ اسے ابوداؤد نے حفص بن غیاث سے نحو المعنی روایت کیا ہے۔ (۱۱۱۶) جب کہ یہ روایت معانی الآثار میں بھی موجود ہے تو بعض الناس کا یہ کہنا کہ ”صرف اسی مجہول سند سے ہے“ غلط ہے۔

۱۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۱۶۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

من ع۔

الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَّاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ وَمَرُّوا نَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَدْعُهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ ثُمَّ جَاءَ جُمُعَةٌ أُخْرَى وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْ يُصَدِّقُوا عَلَيْهِ وَأَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن عجلان نے حدیث بیان کی، اس نے عیاض بن عبداللہ (بن سعد بن ابی سرح القرشی العامری المدنی) سے سنا کہ بے شک ابوسعید (الحدری) رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے اور مروان (بن الحکم الاموی) خطبہ دے رہا تھا۔ پس سپاہی آئے تاکہ (بزور) انہیں (ابوسعید الحدری رضی اللہ عنہ کو) بٹھائیں (اور دو رکعتیں نہ پڑھنے دیں) تو انہوں نے (بیٹھنے سے) انکار کر دیا حتیٰ کہ (دو رکعتیں) پڑھ لیں تو ہم نے انہیں کہا:

آپ نے یہ کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں ان رکعتوں کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں؟ جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، پھر وہ دوسرے جمعہ آیا اور نبی ﷺ خطبہ دے

رہے تھے تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے
صدقہ دیا جائے اور یہ (حکم دیا) کہ وہ دو
رکعتیں پڑھے۔

(۱۶۲) صحیح: ((حسن)) یہ روایت سنن ابی داؤد (۱۶۷۵) سنن ترمذی (۵۱۱)
سنن النسائی (۱۰۶/۳ ح ۲۵۳۷) اور سنن ابن ماجہ (۱۱۱۳) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے
موجود ہے۔ وقال الترمذی ”حسن صحیح۔“

۱۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ:
حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَلٍ قَالَ:
حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
لِرَجُلٍ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ
يَخْطُبُ ((فَصَلَ رُكْعَتَيْنِ)).

[۱۶۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں وہب (بن زمعه المروزی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن
المبارک) نے حدیث بیان کی، وہ
(عبد الرحمن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان
کرتے ہیں، کہا: مجھے مطلب بن (عبد اللہ
بن) حنطل نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے
اس نے حدیث بیان کی، جس نے نبی ﷺ
کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کو، جو
جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوا اور
نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ
نے اس آدمی سے کہا: پس دو رکعتیں پڑھ۔

(۱۶۳) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ مثلاً دیکھئے حدیث

سابق: ۱۶۲۔

ﷺ: سلمان فارسی والی روایت ”ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ“ اس شخص سے متعلق

ہے جو امام سے پہلے مسجد میں موجود ہو۔ جو بعد میں حالتِ خطبہ میں آئے اس کے بارے میں یہ حدیث نہیں ہے۔ حدیث ”ثُمَّ يَنْصُتُ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ“ کے راوی ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ حالتِ خطبہ میں آنے کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھتے تھے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۲۔

قاضی عیاض نے بغیر کسی سند کے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ خطبے کے وقت نماز سے منع کرتے تھے اور اس بے سند بات کو محمد یوسف بنوری نے سینے سے لگالیا ہے۔ دیکھئے معارف السنن (۳۶۷/۴) ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت (ابن ابی شیبہ: ۱۱۱/۲ ح ۵۱۷۳) میں یحییٰ بن سعید الانصاری کی روایت کے سیاق سے ظاہر ہے کہ وہ خروج امام للخطبہ سے پہلے ہی مسجد میں نمازیں پڑھتے رہتے تھے۔ مالکیوں کی غیر مستند کتاب المدونہ (۱۳۸/۱) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱۱۱/۱ ح ۵۱۶۷) میں ”سفیان عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي“ مروی ہے کہ وہ خطبہ کے وقت نماز کو نہ سمجھتے تھے۔ یہ سند باطل ہے۔ حارث الاور سخت ضعیف و متہم ہے۔ کمائیاتی (حاشیہ ح ۲۴۲) اور سفیان الثوری و ابواسحاق السبعی دونوں مدلس ہیں اور روایت معنعن ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۱۱۱/۱ ح ۵۱۷۵) میں ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب روایت کی سند میں حجاج بن ارطاة ضعیف مدلس ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۸۸۔

۱۶۴. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّ كُلَّ مَأْمُومٍ يَقْضِي فَرَضَ نَفْسِهِ وَالْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ عِنْدَهُمْ فَرَضٌ فَلَا يَسْقُطُ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ عَنِ الْمَأْمُومِ وَكَذَلِكَ الْقِرَاءَةُ فَرَضٌ فَلَا يَزُولُ فَرَضٌ عَنْ أَحَدٍ إِلَّا

[۱۶۴] بخاری نے کہا: اور کئی علماء نے کہا ہے کہ بے شک ہر مقتدی اپنے فرائض ادا کرے گا اور قیام، قراءت، رکوع اور سجود ان لوگوں کے نزدیک فرض ہیں۔ (ان کے نزدیک) رکوع، و سجود مقتدی سے ساقط نہیں ہوتے اور اسی طرح قراءت فرض ہے تو کتاب و سنت (کی واضح دلیل) کے بغیر کسی

بِكِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ وَقَالَ [أَبُو] قَتَادَةَ ۖ كَا فَرَضٍ دُوسَرِے سَے سَا قَطْ نَہِیں ہُو سَکَتا۔
 وَأَنَسُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابوققاده، انس (بن مالک) اور
 عَنِ النَّبِيِّ ﷺ "إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ سے
 فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ روایت کیا کہ: "جب تم نماز کے لیے آؤ تو
 فَاتِمُّوا" فَمَنْ فَاتَهُ فَرَضُ الْقِرَاءَةِ جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو
 وَالْقِيَامَ فَعَلَيْهِ إِيْمَامُهُ كَمَا أَمَرَ اسے پورا کرلو، پس جس سے (فاتحہ کی)
 النَّبِيُّ ﷺ. قراءت اور قیام کے فرض چھوٹ گئے تو وہ
 شخص نبی ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے
 انہیں پورا کرے۔

(۱۶۴) (صحیح) ابوققاده، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات علی الترتیب
 آگے آرہی ہیں۔ ح ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۹۔

۱۶۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُّوا.))
 [۱۶۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شیبان (بن عبد الرحمن النخوی، ابو معاویہ البصری) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا (ابوققاده رضی اللہ عنہ) سے، بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: پس تم (نماز میں سے) جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو

جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۶۵) (صحیح) ((یہ روایت اسی سند و متن سے صحیح بخاری (۱/۱۲۳ ح ۶۳۵) میں مطولاً موجود ہے۔ اسے مسلم (۲/۱۰۰، ۱۰۱ ح ۱۵۵/۶۰۳) نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مطولاً بیان کیا ہے۔

۱۶۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ
وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ)).

[۱۶۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر (بن
ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، وہ حمید
(الطویل) سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے، وہ
نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں (آپ ﷺ
نے فرمایا) جو نماز کا حصہ پائے وہ پڑھ لے اور
جو اس سے پہلے گزر چکا ہے اس کی قضا کر لے۔

(۱۶۶) (صحیح) ((یہ روایت سنن ابی داؤد (۷۶۳) اور مسند احمد (۱۰۶/۳) میں مطولاً و مختصراً موجود ہے۔ اس کے متعدد شواہد ہیں۔

۱۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ
عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتِمُوا)).

[۱۶۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: عبد اللہ بن صالح (کاتب اللیث
بن سعد) نے کہا: ہمیں عبد العزیز بن عبد اللہ
بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ حمید
الطویل سے، وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، وہ
نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم جو

پاؤ تو پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو وہ
پورا کر لو۔

(۱۶۷) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۶۔

۱۶۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا.
[۱۶۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتونی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن
سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ اسے اسی
سند (عن حمید الطویل عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۶۸) (صحیح) دیکھئے ح ۱۶۶، ۱۶۷۔

۱۶۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ
قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا
تَسْعُونَ وَآتَوْهَا تَمْشُونَ
وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ
فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.))
[۱۶۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابوالیمان (الحکم بن نافع)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن
ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ محمد بن مسلم بن
عبید اللہ (الزہری) سے روایت کرتے ہیں،
کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن (بن عوف)
نے خبر دی کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے
تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ (بلکہ)

چلتے ہوئے (اس حال میں) آؤ کہ
تمہارے اوپر سکون (چھایا ہوا) ہو۔ پس
تم (نماز میں سے) جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے
فوت ہو جائے اسے پورا کر لو۔

(۱۶۹) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۲/۹۸۷۹ ب) میں موجود ہے۔ اور اسے امام مسلم (۲/۱۰۲۶) نے زہری کی سند سے بیان کیا ہے۔

۱۷۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ:
حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا.

[۱۷۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے
حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے بھائی (ابوبکر
عبدالحمید بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی،
وہ سلیمان (بن بلال) سے، وہ یحییٰ (بن سعید
الانصاری) سے، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ
بن عبد اللہ) بن شہاب (الزہری) سے بیان
کرتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ (بن عبد الرحمن)
نے خبر دی، بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:
میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ (حدیث)
بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۷۰) ﴿صَحِيحٌ﴾: دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۹۔

۱۷۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ:
الْلَيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ

[۱۷۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن صالح) کا تب

عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
(مَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتِمُوا))

اللیث) نے حدیث بیان کی: لیث (بن
سعد) نے کہا: مجھے یزید بن (عبداللہ بن) الہاد
نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبداللہ
بن عبداللہ) ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ
(بن عبدالرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے ہوئے سنا کہ تم جو پاؤ پڑھ
لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔

(۱۷۱) (صحیح) دیکھئے ح ۱۶۹، ۱۷۰۔

۱۷۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ:
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ:
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا
أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا))

[۱۷۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ (القنعنی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن
سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عقیل
(بن خالد) نے حدیث بیان کی، وہ
ابن شہاب (الزہری) سے بیان کرتے
ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر
دی، بے شک انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جو پاؤ پڑھ
لو اور تم سے جو فوت ہو جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۷۲) (صحیح) دیکھئے ح ۱۶۹، ۱۷۱۔

۱۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۱۷۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: كُتِبَ
حَدَّثَنِي عَقِيلٌ بِهَذَا.

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب
اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث
(بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے
عقیل (بن خالد) نے یہ حدیث بیان کی۔
(یعنی حدیث سابق: ۱۷۲)

(۱۷۳) ((صحیح)) دیکھئے ح ۱۶۹-۱۷۲۔

۱۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ بِهَذَا.

[۱۷۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث
بیان کی، کہا: مجھے عقیل (بن خالد) نے یہ
حدیث بیان کی، (یعنی حدیث سابق: ۱۷۲)

(۱۷۴) ((صحیح)) دیکھئے ح ۱۴۹، ۱۷۳۔

۱۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ:
النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ
وَأَقْضُوا مَا سَبَقْتُمْ.))

[۱۷۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں محمد بن کثیر (العبدی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان (بن کثیر)
نے خبر دی۔ وہ (ابن شہاب) الزہری سے، وہ
ابوسلمہ (بن عبد الرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ
سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
تم جو پاؤ وہ پڑھ لو اور جو تم سے

پہلے گزر جائے اس کی قضا کر لو۔

(۱۷۵) (صحیح) دیکھئے ج ۱۶۹-۱۷۴۔

۱۷۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَا
أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَقْضُوا)).

[۱۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن
عبدالرحمن) بن ابی ذنب نے حدیث بیان
کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری
المسیب (دونوں سے) وہ ابو ہریرہ رضی اللہ
سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ تم
جو پاؤ تو پڑھ لو اور تم سے جو فوت ہو جائے
تو اس کی قضا ادا کر لو۔

(۱۷۶) (صحیح) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۶۴)
ج ۲۳۶ و ۲/۹۰۸ ج ۹۰۸ میں مطولاً موجود ہے اور امام مسلم نے اسے زہری سے بیان کیا
ہے۔ (۲/۹۹ ج ۲۰۲)

۱۷۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ:
أَبَانَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَا
أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ

[۱۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دین) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ
نے خبر دی، وہ زہری سے، وہ سعید بن المسیب
سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ سے وہ نبی ﷺ سے بیان

۱۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا
الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ ((فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا
فَاتَكُمْ فَأَقْضُوا))

(۱۷۸) ﴿تَحْسِبُكَ﴾ ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۹۹ ج ۶۰۲) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے موجود ہے۔

۱۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ:
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ

۱۷۹. ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبید اللہ ؓ نے حدیث بیان

اصل میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ غالباً یہاں عبید اللہ (بن صالح کاتب الیث) ہے۔ جو تحقیف سے
عبید اللہ ہو گیا ہے۔ امام بخاری کے استادوں میں عبید اللہ (بن موسیٰ) کی ایک روایت اسی کتاب میں گزر چکی
ہے۔ ح ۵۳۔ واللہ اعلم۔

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
بِهَذَا.

کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث
بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید الایلی)
نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب
(الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبد الرحمن)
سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں
کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ
(حدیث) بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۷۹) (صحیح) ((دیکھئے حدیث: ۱۷۵۔

۱۸۰. وَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ.
(بن عبد الرحمن) سے بیان کیا۔

(۱۸۰) (صحیح) ((یہ روایت صحیح مسلم (۲/۶۹۹ ح ۶۰۲) میں ابراہیم بن سعد کی
سند سے موجود ہے۔

۱۸۱. وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ.
(بن عبد الرحمن) سے بیان کیا۔

(۱۸۱) (صحیح) ((یہ روایت عبد الرزاق کی سند سے سنن الترمذی (۳۲۸) میں
موجود ہے۔

۱۸۲. وَقَالَ: مُوسَى بْنُ أَعْيُنَ:
أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ وَحْدَهُ.
(بن عبد الرحمن) اکیلے سے (اس
حدیث کو) بیان کیا ہے۔

(۱۸۲) (صحیح) یہ روایت معمر کی سند سے سنن الترمذی (۳۲۷) میں موجود ہے۔

۱۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ وَ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهِمَا
أَخْبَرَاهُ أَنَّهِمَا سَمِعَا أَبَاهُ رِوَاةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
(فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتِمُوا))

[۱۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن
یوسف (التنسی) نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں (امام) مالک (بن انس) نے
خبر دی، وہ علاء بن عبد الرحمن (بن یعقوب)
سے، وہ اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب)
اور اسحاق بن عبد اللہ (مولی زائدہ) سے
بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اسے خبر دی
کہ انہوں (دونوں) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو
فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
پس تم جو پا لو تو (وہ) پڑھ لو اور جو تم سے فوت
ہو جائے تو اسے پورا کر لو۔

(۱۸۳) (صحیح) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۶۸، ۶۹، ج ۱۲ تحقیقی)
میں موجود ہے۔ اسے احمد (۲/۴۶۰) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ:
قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ.

[۱۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن
انس) نے حدیث بیان کی، پھر اس طرح کی
حدیث بیان کی۔

(۱۸۴) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۱۸۳۔

۱۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
(مَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ
فَاتِمُوا))

[۱۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث
بیان کی، وہ عبدالعزیز بن محمد (الدرادری)
سے، وہ علاء بن عبدالرحمن (بن یعقوب)
سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمن بن یعقوب)
سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں
کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم جو پاؤ پڑھ لو اور جو
تم سے فوت ہو جائے تو اسے پورا کر لو۔

(۱۸۵) (صحیح) یہ روایت علاء بن عبدالرحمن کی سند سے صحیح مسلم (۲/۱۰۰)
ح ۶۰۲/۱۵۲ میں مطولاً موجود ہے۔

۱۸۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَلَالٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
(صَلِّ مَا أَذْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا
فَاتَكَ))

[۱۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عمرو بن منصور (القداح القیسی
البصری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
ابو ہلال (محمد بن سلیم الراسی) نے حدیث
بیان کی، وہ محمد بن سیرین سے، وہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک
نبی ﷺ نے فرمایا: تو (نماز میں سے) جو
پالے پڑھ لے اور جو تجھ سے فوت ہو جائے
اس کی قضا کر لے۔

(۱۸۶) (صحیح) ((اسے امام مسلم نے محمد بن سیرین کی سند سے بیان کیا ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ دیکھئے ح ۱۸۹۔

۱۸۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ:
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَفِي نُسَخَةٍ
فِيهَا سَمَاعُ الشَّيْخِ بَذَلَ هُشَيْمٌ
إِبْرَاهِيمَ/ عَنْ يُونُسَ وَهَشَامٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ
وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَ بِهِ.))

[۱۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم (بن بشیر) نے حدیث بیان کی، وہ یونس (بن عبید) سے بیان کرتے ہیں اور (راوی نے کہا کہ) ایک نسخے میں جس پر (ہمارے) شیخ کا سماع (مکتوب) ہے۔ ہشیم کے بدلے ابراہیم عن یونس (بن عبید) و ہشام (بن حسان) ہے۔ یہ (یونس اور ہشام دونوں) محمد (بن سیرین) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ پس جو پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے آگے گزر جائے اس کی قضا کر لے۔

(۱۸۷) (صحیح) ((دیکھئے ح ۱۸۹، حدیث سابق: ۱۸۶۔

۱۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

[۱۸۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ (حماد (بن سلمه) نے حدیث بیان کی، وہ
وَلْيَقْضِ مَا فَاتَهُ.)) ایوب (بن ابی تمیمہ السخثانی) سے، وہ محمد

(بن سیرین) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ
نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ پس جو
پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے فوت
ہو جائے وہ اس کی قضا کر لے۔

(۱۸۸) (صحیح) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ج ۱۸۶، ۱۸۹۔

۱۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ [حَدَّثَ] * فَضِيلُ
ابْنُ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَمَا
أَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ وَمَا سَبَقَهُ
فَلْيَقْضِ.))
[۱۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں فضیل بن عیاض نے حدیث
بیان کی، وہ ہشام (بن حسان) سے، وہ
(محمد) بن سیرین سے، وہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: پس جو تو پائے تو وہ پڑھ
لے اور جو اس سے پہلے گزر جائے اس کی
قضا کر لے۔

(۱۸۹) (صحیح) اسے امام مسلم (۲/۱۰۰ ج ۱۵۴/۶۰۲) نے فضیل بن
عیاض کی سند سے بیان کیا ہے۔

﴿۱﴾: جزء القراءۃ کی اصل میں ”حدثنا فضیل بن عیاض“ لکھا ہوا ہے جو کہ غلط ہے۔
فضیل مذکور امام بخاری کی ولادت سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ یہاں ”حدث“
فضیل بن عیاض“ ہے۔ یعنی یہ روایت معلق ہے۔ اسے امام مسلم نے سنداً بیان کر دیا ہے۔

* فی الأصل حدثنا، وهو خطأ۔

۱۹۰. وَرَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَمَا أَدْرَكَ فُلَيْصٌ وَمَا سَبَقَهُ فَلْيَقْضِ)). [۱۹۰] اور سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ

ابن رافع عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَمَا أَدْرَكَ فُلَيْصٌ وَمَا سَبَقَهُ فَلْيَقْضِ)). (نفع البصري الصائغ) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: پس جو پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے پہلے گزر جائے تو اس کی قضا کر لے۔

(۱۹۰) صحیح: سعید بن ابی عروبہ کی روایت مسند احمد (۲/۴۸۹) میں ہے اور قتادہ کی متابعت تامہ حسن بصری نے کر رکھی ہے۔ دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۶۴۶)

۱۹۱. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَاحْتَجَّ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ بِحَدِيثِ أَبِي فِي الْقِرَاءَةِ وَلَمْ يَرَأِ ابْنَ عُمَرَ بِالْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ بَأْسًا. [۱۹۱] بخاری نے کہا اور سلیمان بن حرب نے قراءت (خلف الامام) کے بارے میں ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) کی حدیث سے حجت پکڑی ہے۔ (جس میں امام کو لقمہ دینے کا

ذکر ہے) اور (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما (امام کو لقمہ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۹۱) صحیح: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ والی حدیث اس کے متصل بعد آ رہی ہے۔ (۱۹۲) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر مصنف عبدالرزاق (۲/۱۴۲ ح ۲۸۲۶، ۲۸۲۷) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۳۷۷ ح ۲۸۰۲) میں ہے اور صحیح ہے۔ نیز دیکھئے فوائد ح: ۱۹۴

۱۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ الْجَارُودِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بِنٍ [۱۹۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ)

كَعْبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِّنْ قِرَاءَتِي؟)) قَالَ: أَبِي أَنَا، تَرَكَتْ آيَةً كَذًا وَكَذًا فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ إِنَّ كَانَ أَخَذَهَا أَحَدٌ عَلَيَّ، كَانَ هُوَ)).

نے حدیث بیان کی، وہ ثابت (بن اسلم البنانی) سے، وہ جارود بن ابی سبرہ سے، وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے (بھولنے کی وجہ سے) ایک آیت چھوڑ دی (یعنی نہیں پڑھی) پھر آپ ﷺ نے جب اپنی نماز پوری کی تو فرمایا: تم میں سے کسی نے میری قراءت میں سے کوئی چیز (یعنی غلطی) پکڑی ہے۔ ابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے (لقمہ دینے کے لیے پڑھا تھا) آپ نے فلاں آیت چھوڑ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ قراءت میں جس نے میری غلطی پکڑی ہے وہ وہی (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ہے۔

(۱۹۲) (صحیح) اسے احمد بن حنبل، عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۱۴۲/۵) اور عبد بن حمید (المسند: ج ۱۷۴) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً فَقَالَ: ((أَفَى

[۱۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن سعید الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ

الْقَوْمِ أَبِي؟) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ (بن کھیل) سے، وہ ذر (بن عبد اللہ
 ﷺ نَعَمْ أَنَسَخْتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا أَمْ
 نَسِيَتْهَا؟ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((بَلْ
 نَسِيَتْهَا))

ابزی سے بیان کرتے ہیں کہ نبی
 ﷺ نے نماز پڑھی تو ایک آیت (بھول
 کر) چھوڑ دی۔ پھر فرمایا: کیا لوگوں میں ابی
 (بن کعب) ہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں،
 یا رسول اللہ ﷺ! کیا فلاں آیت منسوخ
 ہو گئی ہے یا آپ ﷺ اسے بھول گئے
 ہیں؟ تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: بلکہ میں
 بھول گیا ہوں۔

(۱۹۳) (صحیح) اسے احمد (۴۰۷/۳) اور نسائی (فضائل الصحابة:
 ۱۳۶۲) نے سفیان الثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔ سفیان نے سماع کی تصریح
 کر دی ہے۔

یہی روایت عبد اللہ بن احمد (۱۲۳/۵) اور ابن خزمیہ (۱۶۴۷) نے سفیان الثوری:
 حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ ذَرِّعٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي سَدَسَ بِيَان كِي هِي۔ يَه سَدَسَ صَحِيح هِي۔

۱۹۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ
 مُعَاوِيَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ
 الْكَاهِلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُسَوَّرٌ ۖ

[۱۹۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
 کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن عبد الوہاب ابن
 (الحجی البصری) نے حدیث بیان کی، کہا:
 مجھے مروان بن معاویہ (الفراری) نے

من . ع و جاء فی الأصل : منصور بن یزید

يَزِيدُ الْكَاهِلِيُّ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ يَقْرُوهَا فَقِيلَ لَهُ: آيَةٌ كَذًا وَكَذَا تَرَكَتُهَا فَقَالَ: ((فَهَلَّا ذَكَرْتُمُونِيهَا إِذَا...))

حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن کثیر الکاہلی نے خبر دی، کہا: مجھے مسور بن یزید الکاہلی الاسدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی: میں نبی ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ پس آپ ﷺ نے قرآن پڑھتے پڑھتے ایک آیت چھوڑ دی، تو آپ ﷺ کو کہا گیا: آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم نے مجھے اسی وقت کیوں نہ یاد کرا دیا تھا؟ (التاریخ الکبیر ۸/۴۰ نحو المعنی)

(۱۹۴) ((حسن)) یہ روایت ابوداؤد (۹۰۷) عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۴/۷۷) اور ابن خزیمہ (۱۶۴۸) نے مروان بن معاویہ الفزازی کی سند سے بیان کی ہے، اسے ابن حبان (موارد: ۳۷۸، ۳۷۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔ (یحییٰ بن کثیر وثقہ ابن خزیمہ وابن حبان) رحمہ اللہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔ جس طرح لقمہ دینا انصاف کے حکم کے منافی نہیں ہے اسی طرح سورہ فاتحہ سر اُڑھنا بھی انصاف کے حکم کے منافی نہیں ہے۔

۱۹۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى أَبُو خَلْفٍ الْخَزَّازُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ [۱۹۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مرداس (ابو عبد اللہ الانصاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن عیسیٰ ابو خلف الخزاز نے حدیث بیان کی، وہ یونس (بن عیید) سے، وہ حسن (بصری) سے، وہ ابوبکرہ (نفع بن الحارث

فَسَمِعَ نَفْسًا شَدِيدًا أَوْبَهْرًا مِّنْ خَلْفِهِ
فَلَمَّا قَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الصَّلَاةَ قَالَ: لِأَبِي بَكْرَةَ أَنْتَ صَاحِبُ
هَذَا النَّفْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِدَاكَ خَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي رُكْعَةً
مَعَكَ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(رَأَاكَ اللَّهُ حَرِصًا وَلَا تَعُدَّ صَلَّ
مَا أَذْرُكَتْ وَأَقْضِ مَا سَبَقَ.))

بن کلدہ) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ
بے شک نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی
اور اپنے پیچھے (کسی آدمی کے) شدید
سانسوں یا ہانپنے کی آواز سنی۔ جب آپ
ﷺ نے نماز مکمل کی (تو) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے
کہا (تیز تیز) سانس لینے والے تم ہو؟
انہوں نے کہا: جی ہاں، اللہ مجھے آپ ﷺ
پر قربان کرے مجھے یہ ڈرتھا کہ آپ ﷺ کے
ساتھ میری رکعت فوت ہو جائے گی،
پس اس لیے میں تیز تیز چل کر آیا ہوں تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری حرص
زیادہ کرے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا جو ملے پڑھ
لو اور جو پہلے گزر چکا ہو اسے قضا (یعنی پورا)
کر لو۔

(۱۹۵) (ضعیف) اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو خلف عبد اللہ بن عیسیٰ الخزاعی
ضعیف راوی ہے (تقریب التہذیب: ۳۵۲۴) نیز دیکھئے عام کتب اسماء الرجال۔
یہ روایت مختصر متن اور صحیح سند کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے۔ ح ۱۳۵، اور وہی صحیح
ہے۔ ابو خلف والی روایت کا متن منکر ہے۔

۱۹۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَنبَأَنَا
أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ الثَّقَفِيِّ

[۱۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن

قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْمُغِيرَةِ فَقِيلَ هَلْ أَمَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحَدٌ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَكِبْنَا فَأَذْرَكُنَا النَّاسَ وَقَدْ أُقِيمَتْ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَهُمْ فِي الثَّانِيَةِ فَذَهَبْتُ أَوْذُنُهُ فَهَانِي فَصَلَّيْنَا الرُّكْعَةَ الَّتِي أَذْرَكُنَا وَقَضَيْنَا الرُّكْعَةَ الَّتِي سَبَقْنَا.

ابراہیم عرف ابن علیہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب (بن ابی تمیمہ السخنیانی) نے خبر دی [وہ محمد بن سیرین سے] وہ عمرو بن وہب الثقفی سے بیان کرتے ہیں کہ ہم مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کے پاس تھے کہ کہا گیا کیا نبی ﷺ نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کسی شخص کے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر ہم سوار ہوئے اور لوگوں تک پہنچ گئے اور (نماز کی) اقامت ہو چکی تھی تو عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہ) آگے ہوئے (اور امام بن کر) لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، لوگ دوسری رکعت میں تھے (جب ہم اور رسول اللہ ﷺ پہنچے) میں انہیں (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کو بتانے لگا تھا مگر آپ ﷺ نے مجھے منع کیا۔ تو ہم نے جو رکعت پائی پڑھ لی اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی اسے پورا کر لیا۔

(۱۹۶) (صحیح) یہ روایت احمد (۲۴۴/۴، ۲۴۹) نسائی (السنن الکبریٰ: ۱۶۶) اور ابن خزیمہ (۱۰۶۴) نے إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ کی سند سے بیان کی ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔ السنن الصغریٰ للنسائی (المجتبیٰ: ۱/۱۰۹ ج ۱) میں اس کی دوسری سند ابن سیرین سے موجود ہے۔ وَهُوَ حَدِيثٌ

صَحِيحٌ وَلَهُ شَاهِدٌ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ ج: ٢٤٢ بَعْدَ ج ٢٢١

١٩٧. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
(مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ
الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ
أَذْرَكَهَا.))

[١٩٧] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ (بن المبارک) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن (میسرہ) ابی حفصہ (البصری) نے خبر دی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری سے، وہ ابوسلمہ (بن عبد الرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے، عصر کی ایک رکعت پالے تو اس نے (نماز پالی) (صحیح) یہ روایت صحیح مسلم (٢/١٠٣ ج ١٠٩/٦٠٩) میں زہری کی سند سے مختصراً موجود ہے۔

١٩٨. قَالَ الْبُخَارِيُّ: تَابَعَهُ مَعْمَرٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَ
بُسَيْرٌ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو صَالِحٍ
وَالْأَعْرَجُ وَأَبُو رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[١٩٨] بخاری نے کہا: اس (محمد بن ابی حفصہ) کی متابعت معمر (بن راشد) نے زہری سے کر رکھی ہے اور یہ روایت عطاء بن یسار، (بسر) بن سعید، ابوصالح (ذکوان) (عبد الرحمن بن ہرمز) الاعرج، ابورافع (نفع)، محمد بن ابراہیم اور (عبد اللہ) بن

من - ع۔

عباس (رضی اللہ عنہما) نے عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) عن

النبی ﷺ کی سند سے کر رکھی ہے۔

(۱۹۸) صحیح: ((صحیح)) معمر والی روایت صحیح مسلم میں ہے۔ دیکھئے حدیث

سابق: ۱۹۷۔ دیگر روایات کی تخریج مختصر ادرج ذیل ہے:

عطاء بن یسار: بخاری ۱/۱۵۱ ح ۵۷۹ و مسلم ۲/۱۰۲ ح ۱۶۳/۶۰۸۔ بسر بن سعید:

بخاری ح ۵۷۹ و مسلم ح ۶۰۸ دیکھئے حوالہ سابقہ۔، ابو صالح: احمد ۱/۴۵۹ و

ابن خزیمہ ۹۸۵۔ الاعرج: بخاری ح ۵۷۹ و مسلم ح ۶۰۸ دیکھئے عطاء بن یسار مع التخریج۔

ابورافع: احمد ۲/۲۳۶، ۳۹۰، والنسائی فی الکبریٰ ح ۳۸۹۔ محمد بن ابراہیم: لم اجده (یہ روایت

مجھے نہیں ملی) ابن عباس: مسلم ۲/۱۰۳ ح ۱۶۵/۶۰۸۔

۱۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ

أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَذْرَكَ

رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ

الشَّمْسُ فَلَيْتُمْ صَلَاتَهُ)).

بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

کی کہا ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شیبان (بن

عبدالرحمن النخوی) نے حدیث بیان کی، وہ

یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، وہ ابوسلمہ (بن

عبدالرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: جو شخص نماز عصر میں سے ایک رکعت پا

لے اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو جائے

تو اسے اپنی نماز پوری کرنی چاہیے۔

(۱۹۹) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۴۶)

(۵۵۶ح) میں مطولاً موجود ہے۔

۲۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَيُرْوَى عَنْ عُلْقَمَةَ وَ
نَحْوِهِ أَنَّ قَرَأَ فِي الْأَخْرِيِّينَ وَلَمْ يَقْرَأْ
فِي الْأُولِيِّينَ أَجْزَاءَهُ وَيُرْوَى أَيْضاً
عَنْهُمْ أَنَّهُمْ مَحَوُا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ
الْمُصْحَفِ، هَذَا وَلَا اخْتِلَافَ بَيْنَ
أَهْلِ الصَّلَاةِ أَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
(فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ
الْمَثَانِي)).

[۲۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: علقمہ وغیرہ سے مروی ہے کہ اگر آخری دو رکعتوں میں پڑھے اور پہلی دو رکعتوں میں نہ پڑھے تو نماز جائز ہے اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے (اپنے) قرآن (کے نسخے) سے سورہ فاتحہ کو مٹا دیا تھا اور اس بات میں نماز پڑھنے والوں (یعنی مسلمانوں) کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ قرآن میں سے ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اس کے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور نبی ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ ہی السبع المثنی ہے۔

(۲۰۰) (ضعیف) علقمہ تابعی، علی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن الاسود تابعی (رحمہم اللہ) کے آثار ضعیف سندوں سے پہلے گزر چکے ہیں۔ (دیکھئے حاشیہ حدیث نمبر ۲۰)..... لہذا ”بعض الناس“ کا انہیں ”صحیح سندیں“ قرار دینا غلط ہے۔
① فاتحہ کو قرآن مجید سے مٹانے والی بات کسی معتمد علیہ عالم سے نہیں ملی۔
امام بخاری کے دور کے کسی مجہول جہمی یا رافضی نے یہ کام کیا ہوگا۔ واللہ اعلم۔
② ”فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي“ والی روایت صحیح بخاری (۶/۲۰۷ ح ۴۷۷، ۶/۲۳۱ ح ۵۰۰۶) میں موجود ہے۔

۲۰۱. قَالَ الْبُخَارِيُّ: إِنْ اِعْتَلَّ مُعْتَلٌّ فَقَالَ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) وَلَمْ يَقُلْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قِيلَ لَهُ: قَدْ بَيَّنَّ حِينَ قَالَ إِفْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ [ثُمَّ ارْفَعْ] * ثُمَّ اسْجُدْ ثُمَّ ارْفَعْ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَى هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَانَمَا تُنْقِصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ.

۲۰۲. وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا.

۲۰۱ [بخاری نے کہا: اگر کوئی شخص یہ علت پیش کرتے ہوئے کہے کہ نبی ﷺ نے صرف یہ کہا ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر رکعت نہیں ہوتی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا بیان واضح کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑھ پھر رکوع کر، پھر سجدہ کر، پھر اٹھ، پس تو نے اگر اپنی نماز کو اس طریقے پر پورا کیا تو نماز پوری ہوگئی۔ ورنہ گویا تو اپنی نماز سے نقصان کرے گا۔ نبی ﷺ نے یہ بیان کر دیا کہ ہر رکعت میں قراءت، رکوع، اور سجود ہیں اور اسے (مسی الصلاۃ کو) نماز پوری کرنے کا حکم دیا اس طریقے سے جو آپ ﷺ نے پہلی رکعت کے بارے میں بتایا اور یہ حدیث ساری نماز کے لیے مفسر (و بیان) ہے کسی ایک رکعت کے بارے میں نہیں۔

(۲۰۱) (صحیح) ((دیکھئے حدیث: ۱۰۸۔

۲۰۲ [ابو قتادہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ نبی ﷺ چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے تھے۔

من ع۔

(۲۰۲) (صحیح) دیکھئے ج ۱۹، ۲۳۸، ۲۸۶، ۲۸۸۔

ﷺ اس صحیح حدیث کے خلاف خفیوں کا مسلک یہ ہے کہ آخری دو رکعتوں میں نمازی کو اختیار ہے چاہے قراءت کرے یا چپ رہے۔ دیکھئے الہدایہ (۱/۲۸ باب النوافل) وغیرہ، اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ ”اگر کچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہہ لے تو بھی درست ہے۔ لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکی کھڑی رہے تو بھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔“ (ہشتی زیور، ص ۱۶۳ حصہ دوم، باب فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان، باب ہفتم مسئلہ نمبر ۱)

۲۰۳. فَإِنْ احْتَجَّ بِحَدِيثِ عُمَرَ [۲۰۳] اگر کوئی شخص اس حدیث سے حجت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ لَهُ حَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ أَفْسَرُحِينَ قَالَ: ((أَقْرَأُ ثُمَّ ارْكَعْ)) فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْقِرَاءَةَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَ الْقِرَاءَةَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

[۲۰۳] اگر کوئی شخص اس حدیث سے حجت پکڑے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں قراءت بھول گئے تو آپ نے دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ دوبار پڑھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی حدیث زیادہ مفسر ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھ، پھر رکوع کر، تو نبی ﷺ نے رکوع سے پہلے قراءت کو مقرر فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ رکوع اور سجود کے بعد قراءت کو مقرر کر دے۔

(۲۰۳) (صحیح) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دوسری رکعت میں دوبار سورہ فاتحہ پڑھنا مصنف عبدالرزاق (ج ۲۷۵) میں با سند صحیح مروی ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۴۴۔

۲۰۴. وَكَانَ عُمَرُ يُتْرَكُ قَوْلُهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَنْ اقْتَدَى بِالنَّبِيِّ ﷺ كَانَ مُقْتَدِيًا بِالنَّبِيِّ ﷺ [۲۰۴] اور عمر (رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کے قول کے مقابلے میں اپنا قول چھوڑ دیتے تھے تو جس نے نبی ﷺ کی اقتدا کی اس

وَمُتَّبِعًا لِعُمَرَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَا ذَكَرَ عَنْهُ سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُظْهِرْ لَنَا وَبَانَ لَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَفَعَلْنَا الْإِتِّبَاعُ كَمَا ظَهَرَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾ [النور: ٥٣] فَلَا يَكُونُ سُجُودٌ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَلَا رُكُوعٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ.))

نے نبی ﷺ اور عمر رضی اللہ عنہ (دونوں) کی اقتدا (پیروی) کی۔ اگر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی ﷺ کی کوئی حدیث اس مسئلے کے بارے میں تھی تو انہوں نے اسے ہمارے لیے ظاہر نہیں کیا۔ (یعنی ہمیں معلوم نہیں) ہمیں یہ معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے رکوع سے پہلے قراءت کا حکم دیا ہے۔ پس ہم پر (آپ کی) اتباع لازم ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

پس رکوع سے پہلے سجدے نہیں ہو سکتے اور نہ قراءت سے پہلے رکوع ہو سکتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم وہاں سے ابتدا کریں گے جہاں سے اللہ نے ابتدا کی ہے۔

(۲۰۴) (صحیح)

۲۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

[۲۰۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے،

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ وَهُوَ ابْنُ مَرْثِيٍّ مِنْ عِبَادِ الرَّحْمَنِ سَعَى، وَهُوَ ابْنُ مَرْثِيٍّ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)) (رَبِيعَةُ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔ (۲۰۵) صحیح: یہ روایت موطا امام مالک (۱/۱۰۱ ح ۱۴) میں موجود ہے اور اسے امام مسلم نے امام مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ (۲/۱۰۱ ح ۱۶۱، ۶۰۷) اور امام بخاری بھی اسے امام مالک سے بیان کرتے ہیں، دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۰۶۔

۲۰۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ. [۲۰۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن یوسف (التنسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے اس طرح کی حدیث بیان کی۔

(۲۰۶) صحیح: یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۵۱ ح ۵۸۰) میں موجود ہے۔ اور یہی حدیث آگے تفصیلاً آ رہی ہے: ۲۲۵۔ دیکھئے ح: ۲۰۵۔

۲۰۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ. [۲۰۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے خبر شہاب ”وہی السنۃ“ قَالَ مَالِكٌ: وَعَلَى ذَلِكَ أَدْرَكْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ بِلَدِنَا. دی۔ ابن شہاب (الزہری) نے کہا: اور یہی سنت ہے۔ مالک نے کہا: میں نے اپنے

ملک (مدینہ) میں علماء کو اسی بات پر پایا ہے۔ (۲۰۷) صحیح: یہی قول موطا امام مالک (۱/۱۰۵ ح ۲۳۳) میں

موجود ہے۔

۲۰۸. قَالَ الْبَخَارِيُّ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صَلْبَهُ)) وَأَمَّا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ فَمَجْهُولٌ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حَدِيثِهِ، غَيْرُ مَعْرُوفٍ بِصَحَّةِ خَبَرِهِ مَرْفُوعٍ وَ لَيْسَ هَذَا مِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ أَهْلُ الْعِلْمِ.

[۲۰۸] بخاری نے کہا: اور (عبداللہ) ابن وہب (المصری) نے یحییٰ بن حمید (ابن سفیان المعافری) عن قرۃ (بن عبدالرحمن بن حیویل) عن ابن شہاب (الزہری) عن ابی سلمہ (بن عبدالرحمن) عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا کہ پس امام کے پیچھے سیدھی کرنے سے پہلے اس نے اسے پالیا۔

یحییٰ بن حمید مجہول ہے۔ اس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی مرفوع حدیث کی صحت معلوم نہیں ہے اور ایسی روایت سے علماء حجت نہیں پکڑتے۔

(۲۰۸) صحیح: ((ضعیف)) عبداللہ بن وہب والی یہ روایت صحیح ابن حبان (کتاب الصلوٰۃ لہ اتحاف المھر: ۱/۱ ص ۱۶۱ ح ۱۰۱) و سنن الدارقطنی (۱/۳۲۶، ح ۱۲۹۸) و سنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۸۹) والضعفاء للعقلمی (ج ۴ ص ۳۹۸) والکامل لابن عدی (۲/۲۶۸۲) و صحیح ابن خزیمہ (۱۵۹۵) میں موجود ہے۔

امام ابن خزیمہ نے اس پر سکوت کیا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ یہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہے۔ جو روایت امام ابن خزیمہ اپنی کتاب ”مختصر المختصر من المسند الصحیح“ یعنی صحیح ابن خزیمہ میں، بغیر جرح و انکار کے لاتے ہیں وہ ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے۔ ایسی روایت کے بارے میں صحیح ابن خزیمہ، اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا، لکھنا اور کہنا بالکل صحیح ہوتا ہے۔ علمائے کرام و محدثین عظام کا یہی طریقہ ہے۔ صحیح ابن خزیمہ کی ایک حدیث کے بارے میں

محمد یوسف بنوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ ”وَلَكِنَّهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ فَهُوَ صَحِيحٌ عِنْدَهُ“ اور لیکن ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے وہ اس کے نزدیک صحیح ہے۔ (معارف السنن: ج ۲ ص ۱۵۰) لیکن یہ روایت قول راجح میں ضعیف ہے۔ اس میں علتِ قادحہ یہ ہے کہ: (ا) قرہ بن عبد الرحمن بن حیویل: جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ صحیح مسلم میں اس کی روایت متابعات میں ہے۔ تحریر تقریب التہذیب میں لکھا ہوا ہے کہ بَلْ ضَعِيفٌ يُعْتَبَرُ بِهِ فِي الْمُتَابِعَاتِ وَالشَّوَاهِدِ..... إِنَّمَا رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ مَقْرُونًا بغيره“ (۵۵۴۱) (ب) قرہ بن حیویل نے معمر و مالک و یونس و عقیل و غیرہم کی مخالفت کی ہے۔ لہذا اس کی روایت منکر ہے۔

بعض الناس نے یحییٰ بن حمید کے بارے میں لکھا ہے کہ ”امام حاکم نے اس کو ثقات اہل بصرہ میں شمار کیا ہے۔“ (متدرک حاکم: ۲۱۶/۱) مجھے مستدرک میں یہ توثیق نہیں ملی۔ وہاں ایک دوسرے راوی یحییٰ بن ابی سلیمان کی توثیق لکھی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ جو کہ جمہور کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

۲۰۹. وَقَدْ تَابَعَ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ الْهَادِ وَيُونُسُ وَمَعْمَرُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَذَلِكَ قَالَ عِرَاقُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَوْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَاحِدٌ يَحْكُمُ بِخِلَافِ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ أَوْ ثَرْتًا ثَلَاثَةً عَلَيْهِ فَكَيْفَ

[۲۰۹] مالک (بن انس) والی حدیث میں ان کی متابعت عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید (الانصاری)، (یزید بن عبد اللہ) ابن الہاد، یونس (بن یزید الایلی) نے معمر (بن راشد)، (سفیان) ابن عیینہ، شعیب (بن ابی حمزہ اور) عبد الملک بن عبد العزیز (ابن جریج) نے (زہری سے) کر رکھی ہے اور اسی طرح عراق بن مالک نے عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی ﷺ روایت کیا ہے

من ع. وفی ع ”من هؤلاء واحد لم يحكم“ إلخ

بِاتِّفَاقٍ مَّنْ ذَكَرْنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ
عِرَاقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ وَهُوَ خَيْرٌ مُّسْتَفِیْضٍ عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ بِالْحِجَازِ وَغَيْرِهَا وَقَوْلُهُ "قَبْلَ
أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامَ صَلْبَهُ" لَا مَعْنَى لَهُ
وَلَا وَجْهَ لَزِيَادَتِهِ.

اگر ان لوگوں میں سے ایک بھی یحییٰ بن حمید
کی مخالفت نہ کرتا تو (پھر بھی) اس پر تین
راویوں کی روایت کو ترجیح ہوتی۔ یہاں تو
(اس کے خلاف) سب کا اتفاق ہے۔ جس
کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اسے ابوسلمہ (بن
عبدالرحمن) اور عراق (بن مالک) نے
ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی ﷺ بیان کیا
ہے اور یہ خبر علمائے حجاز وغیرہ کے نزدیک
مشہور (ومتواتر) ہے اور اس (یحییٰ بن حمید)
کا قول: ”امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے
پہلے“ کا کوئی معنی نہیں اور اس کی زیادت کی
کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۲۰۹) صحیح: ((صحیح)) ان روایات کی تخریج مختصر ادرج ذیل ہے۔ عبید اللہ بن عمر:
دیکھئے یہی کتاب ج ۲۱۱ صحیح مسلم (۶۰۷)، یحییٰ بن سعید الانصاری: دیکھئے ج ۲۱۱۔ یزید بن
عبداللہ بن الہاد: دیکھئے ج ۲۱۲، یونس بن یزید: دیکھئے ج ۲۱۱، صحیح مسلم (۶۰۷)، معمر بن
راشد، صحیح مسلم (۶۰۷/۱۶۲) سفیان بن عیینہ: صحیح مسلم (۶۰۷) شعیب بن ابی حمزہ: دیکھئے
ج ۲۱۰، ابن جریج: دیکھئے ج ۲۱۶، عراق بن مالک: دیکھئے ج ۲۱۸۔

۲۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ
الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

[۲۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابوالیمان الحکم بن نافع نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن
ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ (ابن شہاب) الزہری

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ))
 سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ بے شک ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

(۲۱۰) (صحیح) ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔

۲۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بَلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ إِلَّا أَنْ يَقْضِيَ مَا فَاتَهُ)).

[۲۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب بن سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوبکر (عبد الحمید بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان (بن بلال) سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے عبید اللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید (الانصاری) اور یونس (بن یزید الایلی) نے خبر دی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبد الرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے نماز پالی اور یہ کہ جو فوت ہوئی وہ پوری کرے گا۔

(۲۱۱) (صحیح) ((صحیح)) نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۱۰۔

۲۱۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ [۲۱۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
 قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ
 سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ
 عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ
 الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ)).

بیان کرتے ہیں کہ میں نے
 رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے
 فرمایا: جو شخص نماز میں سے ایک رکعت پالے
 تو یقیناً اس نے نماز پالی۔

(۲۱۲) (صحیح) نیز دیکھئے ج ۲۱۰، ۲۱۱۔

تنبیہ بلغ: ”بعض الناس“ نے لکھا ہے کہ ”اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری نہ صرف مدلس
 ہیں بلکہ ان راویوں سے تدلیس کرتے ہیں جو ان کے ہاں صحیح نہیں“ (جزء القراءة
 تحریفات الاوکاروی ص: ۷۲ ح ۲۳۵) حالانکہ امام عراقی نے امام بخاری پر تدلیس کے
 الزام کی سختی سے تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ: ”وَلَيْسَ الْبُخَارِيُّ مُدَلِّسًا“ اور بخاری مدلس
 نہیں ہیں۔ (التقييد والايضاح شرح مقدمة ابن الصلاح: ص ۳۴ نوع اول) امام ابو محمد
 عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی نے لکھا ہے:

”عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ بِالْمَرْوَزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ سَلِيمَانَ
 قَالَ: قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: إِنَّ أَصْحَابِي لَيَلُومُونَنِي فِي الرِّوَايَةِ
 عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَذَاكَ أَنَّهُ أَخَذَ كِتَابَ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي

سُلَيْمَانَ فَرَوَى عَنْ حَمَادٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ“

”احمد بن منصور المروزی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سلمہ بن سلیمان سے سنا، کہا: عبداللہ بن المبارک نے کہا: میرے ساتھی (محدثین) مجھے ابوحنیفہ سے روایت کرنے میں ملامت کرتے تھے۔ یہ اس لیے کہ اس نے محمد بن جابر کی حماد بن ابی سلیمان سے کتاب لے کر حماد سے روایت کر دی اور اسے اس نے حماد سے نہیں سنا تھا۔ [الجرح والتعديل: ۴۵۰/۸]

اس کی سند صحیح ہے۔ احمد بن منصور زاج: ”الامام المحدث الثقه“ ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۳۸۸) سلمہ بن سلیمان المروزی وراق ابن المبارک: ”ثقه حافظ“ ہیں۔ (التقریب: ۲۴۹۳) محمد بن جابر الیمامی خود کہتا تھا کہ: ”سَرَقَ أَبُو حَنِيفَةَ كُتُبَ حَمَادٍ مَنِيَّ“ ابوحنیفہ نے مجھ سے (شنیہ) حماد کی کتابیں چرائی ہیں۔ (الجرح والتعديل: ۴۵۰/۸) وسندہ صحیح (معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ اس وجہ سے مدلس تھے۔ یاد رہے کہ ابن المبارک رحمہ اللہ نے آخری عمر میں امام ابوحنیفہ سے روایت ترک کر دی تھی۔ (الجرح والتعديل: ۴۴۹/۸) اسی لیے کتب ابن المبارک میں ان کی امام ابوحنیفہ سے کوئی روایت موجود نہیں ہے۔

۲۱۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا.))

[۲۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مقاتل (المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن المبارک) نے خبر دی، کہا: ہمیں یونس (بن یزید) نے خبر دی، وہ (ابن شہاب) الزہری سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی، بے شک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز میں

۲۱۴. قَالَ مُحَمَّدٌ الزُّهْرِيُّ وَنَرَى
لَمَّا بَلَّغْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّهُ
مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رُكْعَةً
وَاحِدَةً فَقَدْ أَذْرَكَ.))

[۲۱۴] محمد (بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری
نے کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ
ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جس نے جمعہ کی
ایک رکعت پالی تو اس نے (جمعہ) پالیا۔

صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ ”قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرَى أَنَّ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَدْرَكَ مِنْهَا رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى“ [۱۸۳۹ ج ۱ ص ۳/۳]

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ
قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(ابن شہاب) الزہری سے، وہ ابوسلمہ (بن عبد الرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ (دیکھئے نمبر سابق: ۲۱۴)۔

(۲۱۵) تَحْفِظُ: ((صحيح)) دیکھئے ح ۲۱۰، ۲۱۳۔

۲۱۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَمَعْمَرٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ.

[۲۱۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرزاق (بن ہمام)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالملک
بن عبدالعزیز) ابن جریج نے حدیث بیان
کی، کہا: مجھے ابن شہاب (الزہری) نے
حدیث بیان کی، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمن)
سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ
سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور معمر نے
زہری سے (اسی طرح بیان کیا ہے)۔

(۲۱۶) تَحْفِظُ: ((صحيح)) دیکھئے ح ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۵۔

۲۱۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ
قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ
رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ)).

[۲۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب
اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث
(بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے
یونس (بن یزید) نے حدیث بیان کی، وہ
ابن شہاب (الزہری) سے روایت کرتے
ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) نے خبر
دی، بے شک انہیں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے

خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔

(۲۱۷) (صحیح) ((اس روایت کی سند صحیح ہے۔

نیز دیکھئے ح ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۶۔

۲۱۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْمَصْرِيِّ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَهَا.))

[۲۱۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن سلمہ (المرادی) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ یزید بن ابی حبیب المصری سے، وہ عراق بن مالک سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔

(۲۱۸) (صحیح) ((اسے احمد بن حنبل (۲/۲۶۵ ح ۷۵۸۴) نے محمد بن عبید

سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۲۱۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: مَعَ أَنَّ الْأُصُولَ فِي هَذَا عَنِ الرَّسُولِ ﷺ مُسْتَغْنِيَةٌ عَنْ مَذَاهِبِ النَّاسِ، قَالَ الْحَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ: يُكْثَرُ الْكَلَامُ لِيُفْهَمَ وَيُقَلَّلَ لِيُحْفَظَ.

[۲۱۹] بخاری نے کہا: ساتھ اس کے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں روایت شدہ احادیث، لوگوں کے مذاہب سے غنی کرنے والی ہیں اور خلیل بن احمد (الفراہیدی النخوی) نے کہا: سمجھانے کے

لیے زیادہ کلام کیا جاتا ہے اور یاد کرانے کے لیے تھوڑا کلام کیا جاتا ہے (تاکہ بآسانی یاد ہو جائے)

۲۲۰. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ)) وَلَمْ يَقُلْ مَنْ أَدْرَكَ الرُّكُوعَ أَوِ السُّجُودَ أَوِ التَّشَهُّدَ. [۲۲۰] اور نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس نے رکوع یا سجدہ یا تشہد پالیا (تو اس نے نماز پالی)۔

(۲۲۰) (صحیح) دیکھئے ح ۲۱۷ وغیرہ

کسی صحیح حدیث یا اجماع ثابت سے یہ بات ثابت نہیں کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہوتا ہے ”بعض الناس“ کا اس مسئلے پر علم ہو جانے کے بعد اجماع کا دعویٰ کرنا مردود ہے۔
۲۲۱. وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: فَرَضَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ رُكْعَةً. [۲۲۱] اور اس کی دلیل (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) کی (بیان کردہ) حدیث ہے کہ: اللہ نے تمہارے نبی (ﷺ) کی زبان سے نماز خوف کو ایک رکعت فرض کیا ہے۔

(۲۲۱) (صحیح) یہ روایت آگے آرہی ہے۔ ح ۲۲۶۔

۲۲۲. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخَوْفِ بِهَوْلَاءِ رُكْعَةً وَبِهَوْلَاءِ رُكْعَةً فَالَّذِي يُدْرِكُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَهِيَ رُكْعَةٌ لَمْ يَقُمْ قَائِمًا فِي صَلَاتِهِ أَجْمَعَ وَلَمْ يُدْرِكْ شَيْئًا مِنَ الْقِرَاءَةِ. [۲۲۲] اور (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: نبی ﷺ نے (حالت) خوف میں انہیں ایک رکعت پڑھائی اور انہیں ایک رکعت پڑھائی۔ پس جو شخص نماز خوف سے رکوع یا سجدہ پالے اور وہ ایک رکعت ہے تو اس نے اپنی ساری نماز میں (کوئی) قیام نہیں کیا اور نہ قراءت میں سے اسے کچھ ملا۔

(۲۲۲) ﴿صَحِيحٌ﴾ یہ روایت صحیح بخاری (ج ۲ ص ۱۸ ح ۹۴۴) و سنن النسائی (۱۵۳۴، ۱۵۳۵) وغیرہ میں مطولاً موجود ہے۔

۲۲۳. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ وَلَمْ يَخْصُصْ صَلَاةٌ دُونََ لِعَنِي بَاطِلٌ)) ہے۔ آپ ﷺ نے نمازوں میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ خداج (ناقص صَلَاةٌ)) میں سے کسی خاص نماز کی تخصیص نہیں فرمائی۔

(۲۲۳) ﴿صَحِيحٌ﴾ دیکھئے حدیث سابق: ۸۵، ۱۴۔

۲۲۴. وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: يُقَالُ أَخَذَ جَتِ النَّاقَةِ إِذَا اسْقَطَتْ (مردہ) بچہ گرا دیا۔ السقط اس میت کو کہتے ہیں، جس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

(۲۲۴) ﴿صَحِيحٌ﴾

﴿اللَّهُ﴾ القاموس الوحید میں ہے کہ: ”خَدَجٌ..... خِدَاجٌ“ ناقص ہونا، ادھورا ہونا..... اخذ ج الصلوۃ: اچھی طرح نماز نہ پڑھنا، بعض ارکان میں کمی کرنا“ (ص: ۴۱۳) یہ ظاہر ہے کہ جس نماز کا رکن کم ہو جائے وہ نماز باطل ہوتی ہے۔ ابن عبد البر الاندلسی (متوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا ہے:

”وَالْخِدَاجُ: النُّقْصَانُ وَالْفَسَادُ“ [الاستدکار: ۱/۴۲۸ ح ۱۶۱]

”خداج نقصان اور فساد کو کہتے ہیں“ یہ ظاہر ہے کہ فاسد نماز باطل ہوتی ہے۔

امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ ناقص نماز جائز ہے اور انہوں نے اس قول کو ”تحکم فاسد“ قرار دیا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

معلوم ہوا کہ یہاں نقصان سے مراد نقصان ذاتی ہے۔ جو لوگ اس سے نقصان صفاتی مراد لیتے ہیں ان کی تردید کے لیے دیکھئے توضیح الکلام: ج ۱ ص ۱۷۸، ۱۷۹۔

حدیث سابق (۱۰۸) سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ناقص سے مراد ارکان کا نقصان

ہے جو کہ نماز کے ایسی حالت میں باطل ہونے کی دلیل ہے۔

۲۲۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
(مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ
أَذْرَكَ الصَّلَاةَ) وَعَنْ مَالِكٍ سَمِعَ أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ: ((مَنْ أَذْرَكَ مِنْ صَلَاةِ
الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى))
وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَهِيَ السُّنَّةُ.

[۲۲۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عبد اللہ بن یوسف (التیمیسی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن
انس) نے خبر دی، وہ ابن شہاب (الزہری)
سے، وہ ابو سلمہ (بن عبد الرحمن) سے، وہ
ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ
بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص
نماز سے ایک رکعت پالے تو اس نے نماز
پالی اور مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے
(زہری کو) فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ
کی نماز سے ایک رکعت پالے تو اس کے
ساتھ دوسری رکعت پڑھ لے اور ابن شہاب
(الزہری) نے کہا: اور یہ سنت ہے۔

(۲۲۵) (صحیح) یہ روایت صحیح البخاری (ج ۱ ص ۵۱ ح ۵۸۰) میں اسی سند
کے ساتھ مختصراً موجود ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۶، ۲۰۷۔

۲۲۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ
قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكِيرٌ

[۲۲۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین)

ابْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبد اللہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بکیر بن الاخنس نے حدیث بیان کی، وہ مجاہد (بن جبر) سے، وہ (عبد اللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر حضر (گھر اور اپنے علاقے) میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

(۲۲۶) (صحیح) ((اسے امام مسلم (۲/۴۳۳ ج ۶، ۵/۶۸۷) نے ابو عوانہ الیشکری سے روایت کیا ہے۔

ﷺ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الْمَرْءِ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ إِمَامًا كَانَ أَوْ مَأْمُومًا كَانَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ أَوْ يُخَافُ فَعَلَى الْمَأْمُومِ أَنْ يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِيمَا خَافَتْ الْإِمَامُ أَوْ جَهَرَ، قَالَ الرَّبِيعُ: وَهَذَا آخِرُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ سَمَاعًا مِّنْهُ“ [معرفۃ السنن والآثار: ۲/۵۸۸ ج ۹۲۸]

”ہمیں ابوسعید بن ابی عمرو نے خبر دی! ہمیں ابوالعباس (الاصم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ربیع (بن سلیمان) نے خبر دی، کہا: شافعی نے کہا: کسی آدمی کی نماز جائز نہیں ہے جب تک وہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ نہ پڑھ لے، چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، امام جہری قراءت کر رہا ہو یا سری، مقتدی پر یہ لازم ہے کہ سری اور جہری (دونوں نمازوں) میں

سورۃ فاتحہ پڑھے۔ ربیع (بن سلیمان) نے کہا: یہ امام شافعی کا آخری قول ہے۔ جو ان سے سنا گیا ہے۔“

اس کی سند صحیح ہے۔ ابوسعید محمد بن موسیٰ بن الفضل الصیرفی نیشاپوری: ”الشیخ الثقة المأمون“ ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء: ۱۷/۳۵۰) ابوالعباس (محمد بن یعقوب الاصم) ”الإمام الثقة محدث المشرق“ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۳/۸۶۰ تا ۸۳۵) ربیع بن سلیمان المرادی ”صاحب الشافعی: ثقة“ ہیں۔ [تقریب التہذیب: ۱۸۹۴]

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدُ وَاسْحَاقُ: يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ“ (ح ۳۱۱، وانظر العلل للترمذی: ص ۸۸۹)

اور یہ مالک بن انس، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن راہویہ) کا قول ہے۔ یہ فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں۔

اس کے مقابلے میں بعض الناس نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ النَّاسُ أَنَّ هَذِهِ فِي الصَّلَاةِ. (مسائل ابی داؤد: ص ۳۱)

یعنی ”لوگوں کا اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ یہ نماز کے بارے میں ہے؟“

یہ استفہام انکاری ہے، کیونکہ امام احمد خود فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور روایت اسحاق بن منصور المروزی میں حالت جہر میں قراءت سے پہلے سکتے ہیں فاتحہ خلف الامام کی اجازت دیتے تھے۔ (کتاب مذکور حاشیہ ص ۳۱) فاتحہ خلف الامام کے صحابہ، تابعین، امام شافعی وغیرہم قائل ہیں، لہذا اس کے خلاف اجماع کا دعویٰ غلط ہے۔ اجماع کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک صحیح العقیدہ مسلمان بھی مخالف نہ ہو۔ یہاں تو فاتحہ خلف الامام کی قائل ایک جماعت ہے۔ ابن حزم نے صحیح سند کے ساتھ احمد بن حنبل سے نقل کیا کہ: ”مَنْ ادَّعى الاجماع فهو كاذب لعل الناس اختلفوا“ (المحلی: ج ۱۰ ص ۴۲۲ مسألتہ ۲۰۲۵) یعنی جس نے (مسائل اختلافیہ میں) اجماع کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے، چونکہ فاتحہ

خلف الامام میں علماء کا اختلاف ہے۔ لہذا اس مسئلے میں اجماع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا امام احمد کا قول اسی پر محمول ہے کہ انہوں نے اجماع الناس کہہ کر استنفہام انکاری کیا ہے۔

۲۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ
شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ عَنْ
الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَامَ
النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَبَّرُوا
مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ
سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ
فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا
إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى
فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ
فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
کہا: ہمیں حیوۃ بن شریح نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں (محمد) بن حرب (الابرش الحولانی)
نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن الولید)
الزبیدی سے، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ)
الزہری سے، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ
سے، وہ (عبد اللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے
بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے
اور لوگ (بھی) آپ کے ساتھ کھڑے
ہوئے، لوگوں نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی۔
آپ نے رکوع کیا تو ان میں سے کچھ لوگوں
نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو انہوں
نے سجدہ کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کے
لیے کھڑے ہوئے تو جنہوں نے آپ کے
ساتھ سجدے کئے تھے انہوں نے اٹھ کر اپنے
بھائیوں کا پہرہ دیا۔ دوسرا گروہ آ گیا تو
انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدے
کئے سارے لوگ نماز پڑھ رہے تھے لیکن وہ
ایک دوسرے کا پہرہ (بھی) دے

رہے تھے۔

(۲۲۷) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱۸/۲) میں موجود ہے۔

۲۲۸. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَذَلِكَ يُرْوَى [۲۲۸] بخاری نے کہا: اور اس طرح حذیفہ عَنْ حُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ غَيْرِهِمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِوْلَاءِ رَكْعَةً وَبِهِوْلَاءِ رَكْعَةً. (بن الیمان) اور زید بن ثابت وغیرہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔

(۲۲۸) ﴿صَحِيحٌ﴾: ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:

حذیفہ بن الیمان: ابو داؤد (۱۲۴۶) النسائی (۱۶۷/۳)، ۱۶۸ ح ۱۵۳۰، ۱۵۳۱ (۱۵۳۳) وابن خزیمہ (۱۳۴۳) و احمد (۵ ص ۳۸۵، ۳۹۹) زید بن ثابت: النسائی (۱۶۸/۳) ح ۱۵۳۲ وابن خزیمہ (۱۳۴۳) و احمد (۵/۱۸۳)

۲۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [۲۲۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، وہ (ابو بکر بن ابی الجہم) سے، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ (بن عتبہ بن مسعود) سے، وہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے، وہ نبی ﷺ سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں۔ (دیکھئے نمبر ۲۲۷)

(۲۲۹) ﴿صَحِيحٌ﴾: یہ روایت سنن النسائی (۱۶۹/۳) ح ۱۵۳۴ صحیح ابن خزیمہ

من ع. وجاء في الأصل "سفيان عن أبي سلمة عن أبي الجهم عن عبدة الله"

(۱۳۴۴) صحیح ابن حبان (الاحسان: ۲۹۱۲، ۲۸۶۹) اور مستدرک الحاکم (۱/۳۳۵) میں سفیان الثوری کی سند سے موجود ہے۔ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ والحمد للہ۔

۲۳۰. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبُخَارِيُّ: [۲۳۰] ابوعبداللہ البخاری نے کہا: اور نبی وَفَدَ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ الْوُتْرَ رُكْعَةً. ﷺ نے ایک رکعت وتر پڑھنے کا حکم دیا۔ (۲۳۰) صحیح ((صحيح)) دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۳۱۔

۲۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيُوتِرْ بِرُكْعَةٍ.))

[۲۳۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے (عبداللہ) بن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے عمرو بن الحارث نے خبر دی، وہ عبدالرحمن بن القاسم سے، وہ اپنے ابا (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، وہ (عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ پس اگر (اس نماز سے) لوٹنا چاہے تو ایک رکعت پڑھ لے۔

(۲۳۱) صحیح ((صحيح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح البخاری (۲/۳۰)

ح ۹۹۳ میں موجود ہے۔

۲۳۲. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَهُوَ فِعْلٌ ۲۳۲۔ بخاری نے کہا: اور اہل مدینہ کا یہی

من ع۔

أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَالَّذِي لَا يُدْرِكُ الْقِيَامَ عمل ہے۔ پس جو شخص وتر میں قیام اور قراءت
وَالْقِرَاءَةُ فِي الْوُتْرِ صَارَتْ صَلَاتُهُ نہ پائے تو اس کی نماز بغیر قراءت کے ہوئی
بِغَيْرِ الْقِرَاءَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا اور نبی ﷺ نے فرمایا: سورہ فاتحہ کے بغیر
صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۲) (صحیح) دیکھئے ح ۲۔

عبد اللہ بن عمر المدنی رضی اللہ عنہما نے ایک وتر پڑھا۔ (آثار السنن: ح ۶۰۲ بحوالہ سعید بن
منصور) عثمان بن عفان المدنی رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا۔ (ایضاً ح ۶۰۳) [وقال: إسناده
حسن]..... عامر الشعمی نے کہا کہ: ”كَانَ آلُ سَعْدِ وَآلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَسْلِمُونَ
فِي كُلِّ رَكْعَةِ الْوُتْرِ وَيُوتِرُونَ بِرُكْعَةٍ“ [ابن ابی شیبہ: ۲/۲۹۲ ح ۶۸۱۲ وسندہ صحیح]

یعنی آل سعد اور آل عبد اللہ بن عمر وتر کی ہر رکعت میں سلام پھیرتے تھے اور ایک وتر
پڑھتے تھے۔ (یعنی ہر روز ایک رکعت وتر پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے)

یہ ظاہر ہے کہ عبد اللہ بن عمر المہاجر رضی اللہ عنہما اور ان کی آل وتر پڑھنے کے لیے مدینہ سے
باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ لہذا امام مالک کے اس قول ”وَلَيْسَ عَلَى هَذَا الْعَمَلُ
عِنْدَنَا“ سے مراد خاص ان کے محلے کی مسجد یا محلہ ہے نہ کہ پورا مدینہ، یا ان کی یہ مراد ہے کہ
ایک وتر سے پہلے دو رکعتیں علیحدہ ضرور پڑھنی چاہئیں اور یہی مفہوم رائج ہے کیونکہ امام
مالک ایک وتر کے قائل تھے۔ ترمذی نے کہا: ”وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ
وَإِسْحَاقُ“ (ح ۴۶۱) یعنی اسی بات کے قائل امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن
راہویہ) ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام مالک کے اقوال کی محذوفہ سندیں کتاب العلل
الصغیر کے شروع میں ذکر کر دی ہیں جو کہ صحیح ہیں۔ (طبع دار السلام: ج ۸۸۹) ابن رشد
القرطبی المالکی نے بغیر کسی سند کے لکھا ہے کہ امام مالک تین وتر مستحب سمجھتے تھے جن کے
درمیان میں وہ سلام پھیرتے تھے۔ (بدایۃ المجتہد: ۱/۲۰۰) اس سے بھی سابق مفہوم کی
تائید ہوتی ہے۔

خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”وتر کی ایک رکعت احادیث صحاح میں موجود ہے اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس وغیرہما صحابہ اس کے مقرر اور مالک و شافعی و احمد کا وہ مذہب، پھر اس پر طعن کرنا مؤلف کا ان سب پر طعن ہے، کہ وہ اب ایمان کا کیا ٹھکانا.....“ (براہین قاطعہ: ص ۷)

اب ”بعض الناس“ کی تلبیسات پر مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے:

”اہل مدینہ تین رکعت وتر کو بتیرا یعنی لنڈی نماز کہتے تھے“ (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۹۷/۱ و نسخہ آخری: ۲۸۵/۱) اس میں سفیان بن عیینہ مدلس عن الثقات وعن الضعفاء ہیں۔ لہذا یہ معنعن سند ضعیف ہے۔ بعض الناس نے اس کی تاویل ”تین رکعت وتر کے درمیان سلام پھیرنے“ سے کی ہے جو کہ باطل ہے اور طحاوی کی تشریح کے خلاف بھی ہے۔

”فتہاء سبعہ کہتے تھے اَلْوَتْرُ ثَلَاثٌ لَا يُسَلَّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِ هِنَّ“ (طحاوی: ۲۰۷/۱ و نسخہ: ۲۹۶/۱) اس میں ایک راوی ابوالعوام محمد بن عبداللہ بن عبد الجبار المرادی مجہول الحال ہے۔ کشف الاستار عن رجال معانی الآثار میں ہے کہ ”لم أر من ترجمہ“ (ص: ۹۳) عمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن محمد کے اقوال سے ایک وتر کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی۔ الحمدیث کے نزدیک تین وتر بھی صحیح ہیں اور ایک وتر بھی صحیح ہے۔ قاسم بن محمد نے ”وَإِنَّ كَلًّا لَّوَّاسِعٌ وَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ“ (بخاری بحوالہ آثار السنن: ج ۲۲) کہہ کر ایک اور تین وتر، سب کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ تین رکعت ایک سلام سے پڑھنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ دوسری رکعت میں تشہد کے لیے نہ بیٹھا جائے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۴۶۹) والسنن الکبریٰ للبیہقی [۲۹، ۲۸/۳]

۲۲۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ
قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى
أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ

[۲۳۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسماعیل (ابن ابی اولیس) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مالک (بن انس)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ)) وَيُرْوَى عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

نے حدیث بیان کی، وہ سہی مولیٰ ابی بکر سے، وہ ابوصالح السمان (ذکوان) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غیر المغضوب علیہم ولا الضالین﴾ کہے تو تم آمین کہو اور یہ (روایت) سعید المقبری عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۳) (صحیح) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۸۷ ج ۱۹۲) میں اسی سندو متن سے موجود ہے اور امام مالک کی سند سے اسے امام بخاری (۱/۱۹۸ ج ۸۲، ۶/۲۱ ج ۴۷۵) نے بیان کیا ہے۔

سعید المقبري عن أبي هريرة: لم أجده (مجھے یہ سند نہیں ملی)

۲۳۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْدُ بِهَا صَوْتَهُ آمِينَ إِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

[۲۳۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف (التمیمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن سعید الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ بن کھیل سے، وہ حجر بن عنس سے، وہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا۔ آپ اپنی آواز آمین کے

من ع. وجاء في الأصل "عن ابن حجر بن عنس" وهو خطأ

ساتھ لمبی کرتے تھے، جب آپ ﷺ غیبر
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہتے۔

(۲۳۳) (صحیح) ((ابوداؤد (۹۳۲) اور ترمذی (۲۴۸) نے سفیان
الثوری سے نحو المعنی بیان کیا ہے۔ وقال الترمذی ”حسن“، صحیح الدارقطنی (۳۳۴/۱) و
ابن حجر (النجیص الجبیر: ۲۳۶/۱) علی بن صالح (ثقة علی الرائج) کی روایت میں ہے کہ
”فجهر بآمین“ (ابوداؤد ح ۹۳۳) اس کی سند صحیح ہے۔

اسے یحییٰ بن سعید القطان نے بھی سفیان ثوری سے روایت کیا ہے اور یحییٰ، سفیان
سے صرف وہی روایت بیان کرتے ہیں جس میں سفیان کے سماع کی تصریح ہوتی ہے۔
دیکھئے نور العینین: ص ۱۲۸ طبع قدیم: ص ۱۰۳، والکفایہ: ص ۳۶۲، دوسرے یہ کہ سفیان کی
سلمہ بن کہیل سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ دیکھئے نور العینین: ص ۱۲۸ طبع قدیم:
ص ۱۰۳، والعلل الکبیر للترمذی: ۹۶۶/۲ والتمہید: ۳۴/۱، امام بخاری پر تدلیس کے مردود
الزام کے لیے دیکھئے۔ حدیث سابق (۲۱۲)

۲۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
كَثِيرٍ وَ قَبِيصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ
حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ
وَقَالَ: ابْنُ كَثِيرٍ: رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ.

[۲۳۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں محمد بن کثیر (العبدی) اور قبصہ
(بن عقبہ) نے حدیث بیان کی، (دونوں
نے) کہا: ہمیں سفیان (الثوری) نے
حدیث بیان کی، وہ سلمہ (بن کہیل) سے،
وہ حجر (بن عنبس) سے، وہ وائل بن حجر سے،
وہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان
کرتے ہیں اور (محمد) ابن کثیر کی
روایت میں ہے آپ ﷺ نے اس کے

ساتھ اپنی آواز بلند کی۔

(۲۳۵) ترجمہ صحیح ((صحیح)) اسے ابو داؤد (۹۳۲) نے بھی محمد بن کثیر العبدی سے بیان کیا ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۴ والقول الممتین فی الجہر بالتأمین لراقم الحروف: ص ۲۵۔

اس صحیح حدیث کے خلاف امام شعبہ کی ایک روایت مروی ہے جو کہ شاذ ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۳/۷۳) والقول الممتین، امام مسلم نے لکھا ہے کہ: ”أَخْطَأُ شُعْبَةَ فِي هَذِهِ الرَّوَايَةِ حِينَ قَالَ: وَأَخْفَى صَوْتَهُ“ اور شعبہ کو اس روایت میں غلطی لگی ہے جب انہوں نے کہا: وَأَخْفَى صَوْتَهُ (کتاب الأول من کتاب التمیز: مطبوع ص ۳۹ ح ۳۶) امام مسلم نے مزید فرمایا کہ: ”قَدْ تَوَاتَرَتِ الرَّوَايَاتُ كُلُّهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ بِأَمِينٍ“ (ایضاً: ص ۴۰ ح ۳۸) یعنی آمین بالجہر کی حدیثیں متواتر ہیں۔ والحمد للہ، شرح معانی الآثار (۱/۱۴۰) میں عمر بن عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ وہ اونچی آواز سے آمین نہیں کہتے تھے۔ ملخصاً، یہ سند ضعیف ہے، ابوسعید البقال ضعیف مدلس ہے اور روایت معنعن ہے۔ دوسرا راوی ابوبکر بن عیاش بھی قول راجح میں ضعیف ہے۔ دیکھئے نور العینین: ص ۱۸۱، ۱۸۷ طبع جدید۔

۲۳۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ)).

[۲۳۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو داؤد (سلیمان بن داؤد الطیالسی) نے خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے خبر دی، وہ یعلیٰ بن عطاء سے بیان کرتے ہیں، کہا: میں نے ابو علقمہ الہاشمی (مولیٰ بنی ہاشم، الفارسی المصری) سے سنا، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ: جب امام
ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

(۲۳۶) (صحیح) یہ روایت مسند ابی داؤد الطیالسی (۲۵۷۷) میں موجود ہے
اور اسے امام مسلم (۱۸۳۵/۳۳) نے شعبہ کی سند سے مختصر بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری (کتاب الأذان باب جهر الإمام بالتأمين) (قبل ح ۸۰) وغیرہ
میں ہے کہ ”قَالَ عَطَاءٌ: آمِنُ دُعَاءَ أَمْنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتَّى أَنْ
لِلْمَسْجِدِ لِلْجَنَّةِ“ عطاء نے کہا: آمین دعا ہے، ابن الزبیر اور ان کے مقتدیوں نے
آمین کہی حتیٰ کہ مسجد میں ملی جلی آوازیں بلند ہوئیں۔ معلوم ہوا کہ صحابی رسول عبداللہ بن
الزبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے مقتدی، اونچی آواز سے آمین کہتے تھے اور کسی صحابی نے اس عمل پر
انکار نہیں کیا۔ لہذا آمین بالجہر کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ کہ مسجد میں آمین کی آوازیں
بلند ہونی چاہئیں اور یہ کہ آمین ایسی دعا ہے جسے جہراً پڑھا جاتا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ (۱/۲۸۷ ح ۵۷۲) میں ہے:

”عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَأَمَّنَ
النَّاسُ أَمَّنَ ابْنُ عُمَرَ وَرَأَى تِلْكَ السُّنَّةَ“

”ابن عمر جب امام کے ساتھ (پیچھے) ہوتے (تو وہ امام) سورۃ فاتحہ پڑھتا،

پھر جب لوگ آمین کہتے (تو) ابن عمر آمین کہتے اور اسے سنت سمجھتے تھے۔“

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسامہ بن زید اللیشی حسن الحدیث ہیں۔

سنن ابن ماجہ (۸۵۶ ح) کی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آمین کہنے پر یہودیوں کو بہت
حسد آتا ہے۔ صحیح المنذری والیوسی (القول المتین فی الجہر باتّائین لراقم الحروف:

ص ۴۲) جو لوگ اہل اسلام میں ہونے کے باوجود آمین کہنے سے چڑتے اور حسد

کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام ابن خزیمہ کا فیصلہ ہے کہ ان میں ”شُعْبَةُ مَنْ فِعْلُ
الْبُيُودِ“ (صحیح ابن خزیمہ: ۱/۲۸۷ قبل ح ۵۷۲) یعنی ایسے لوگ یہودیوں کے اس فعل

میں مقلد ہیں۔ ہداهم اللہ تعالیٰ۔

۲۳۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ
عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ
بِهَا وَاسْبِقْهُ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ: وَلَا
الصَّالِّينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ
آمِينَ، مَنْ وَافَقَ ذَلِكَ قَمِنَ أَنْ
يُسْتَجَابَ لَهُمْ.

[۲۳۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور مجھے محمد بن عبید اللہ (بن محمد بن زید بن ابی زید القرشی الاموی ابو ثابت) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبد العزیز بن ابی حازم) نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبد الرحمن) سے، وہ اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ جب امام سورہ فاتحہ پڑھے تو تو اسے پڑھ اور امام سے پہلے ختم کر لے، پس بے شک وہ جب ولا الصالین کہتا ہے، فرشتے آمین کہتے ہیں، جس کی آمین اس سے مل گئی تو وہ اس کے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔

(۲۳۷) (صحیح) ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے، نبوی حنفی نے آثار السنن میں کہا:

”وإسناده حسن“ اور اس کی سند حسن ہے۔ (ح ۳۵۸) نیز دیکھئے ح ۲۸۳۔

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک مقتدی کو فاتحہ خلف الامام ضرور پڑھنی چاہیے اور امام سے پہلے فاتحہ پڑھ کر ختم کر لینی چاہیے مگر ایک گستاخ صحابہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ ”اس طرح جو فاتحہ امام سے پہلے پڑھ لے وہ گدھا ہے۔“ (جزء القراءۃ، تحقیق و تحریفات اوکاڑوی: ص ۷۳ ا) واللہ من ورائہم محیط۔

تنبیہ: سیدنا الفقیہ المجتہد الامام العادل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درج بالا قول سے معلوم ہوا کہ جہری نمازوں میں حالت جہر میں مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے ختم کرنے سے پہلے ختم کر دینی چاہیے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا **أَبَانُ بْنُ**
يَزِيدَ وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى وَ [حَرْبٌ] **أَبْنُ**
شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ
فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةِ
وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَكَانَ
يُسْمِعُنَا الْآيَةَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى
قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بِهِذَا.

ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل البتوزکی) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ)
نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(۲۳۸) **صحیح**: ((صحیح)) اس روایت کی مختصر تخریج درج ذیل ہے۔ ابان بن یزید

❦ فی الأصل ”حدثنا“ وهو خطأ. ❦ من۔ ع۔

الطبار: صحیح مسلم (۲/۳۷۷ ح ۱۵۵/۴۵۱)..... ہمام بن یحییٰ: صحیح مسلم، حوالہ مذکورہ، نیز دیکھئے
آنے والی حدیث: ۲۳۹، ۲۸۸۔ حرب بن شداد: احمد ۳۰۹/۵۔

ﷺ اسے امام بخاری نے یحییٰ بن ابی کثیر کی سند سے اپنی الجامع الصحیح میں روایت کیا
ہے۔ (۱/۱۹۳ ح ۷۶۹)

۲۳۹. قَالَ الْبَخَارِيُّ: وَرَوَى نَافِعُ ابْنُ يَزِيدَ * قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ وَابْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ (إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعْدُوا هَا شَيْئًا) وَيَحْيَى مُنْكَرُ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَجَاءٍ الْبَصْرِيُّ مَنَاكِيرٌ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ سَمَاعُهُ مِنْ زَيْدٍ وَلَا مِنْ ابْنِ الْمُقْبَرِيِّ وَلَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ.

[۲۳۹] بخاری نے کہا: اور نافع بن (یزید) نے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی سلیمان المدنی نے حدیث بیان کی، وہ زید بن ابی عتاب اور (سعید) ابن (ابی سعید) المقبری سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، (وہ) مرفوعاً (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) بیان کرتے ہیں کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور انہیں کچھ شمار نہ کرو (الخ) یحییٰ (بن ابی سلیمان) منکر الحدیث ہے، اس سے ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم اور عبد اللہ بن رجاء البصری نے منکر روایات بیان کی ہیں۔ اس نے زید (بن ابی عتاب) سے سماع کی تصریح نہیں کی اور نہ ابن المقبری سے تصریح کی ہے اور اس کی (روایت) کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

(۲۳۹) (ضعیف) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸، ۲۸۸۔

* من كتب الرجال، وجاء في الأصل، نافع بن زيد، وهو خطأ.

جزء القراءۃ 262

یحییٰ بن ابی سلیمان والی روایت سنن ابی داؤد (۸۹۳) صحیح ابن خزیمہ (۵۸، ۵۷/۳) ح (۱۶۲۲) سنن الدارقطنی (۱/۳۴۷ ح ۱۲۹۹) مستدرک الحاکم (۱/۲۱۶، ۲۷۳) اور اسنن الکبریٰ للبیہقی (۸۹/۲) پر نافع بن یزید کی سند سے موجود ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا:

”فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ فَإِنِّي كُنْتُ لَا أَعْرِفُ يَحْيَى بْنَ أَبِي

سُلَيْمَانَ بَعْدَ الْإِلَةِ وَلَا جَرَحَ -“

”دل اس سند پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ میں یحییٰ بن ابی سلیمان کو جرح یا تعدیل کی رو سے نہیں جانتا۔“

امام حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا اور یحییٰ بن ابی سلیمان پر جرح نہ ہونے کی وجہ سے ثقہ قرار دیا ہے اور ذہبی نے تلخیص المستدرک میں ان کی متابعت کی ہے جبکہ دوسری جگہ حاکم کی مخالفت کرتے ہوئے کہا:

”يَحْيَى هَذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، قَالَهُ الْبُخَارِيُّ“ یہ یحییٰ منکر الحدیث ہے، اسے بخاری نے ایسا کہا ہے، (۵۳۲/۲) ذہبی کے دونوں اقوال متعارض ہو کر ساقط ہو گئے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۵۵۲/۲) ونور العینین (ص ۶۱ و قدیم ص ۴۳)، حافظ ابن حجر یحییٰ مذکور پر امام بخاری کی جرح نقل کر کے لکھتے ہیں:

”وَهَذَا كَافٍ فِي جَرَحِهِ مِنْ مِثْلِ الْبُخَارِيِّ“ اور اس کے مجروح ہونے پر امام بخاری جیسے امام کی یہ جرح کافی ہے۔ (اتحاف المهر: ۱۴۰/۶۴۰، ۶۴۱ ح ۱۸۳۸۹) اور اسی لیے حافظ نے تقریب التہذیب (۷۵۶۵) میں اسے ”لین الحدیث“ لکھا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ روایت یحییٰ بن ابی سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے نیل المقصود (ح ۸۹۳)

یحییٰ بن ابی سلیمان: ضَعْفُهُ الْبُخَارِيُّ وَالْجَمْهُورُ وَلِلْحَدِيثِ شَوَاهِدُ ضَعِيفَةٌ (تلخیص نیل المقصود ص ۸۰ قلمی)

موطا امام مالک (۱/۱۱ ح ۱) تحقیقی (میں بغیر کسی سند کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ ”مَنْ أَدْرَكَ الرُّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ“ اس کی سند بلاغات وانقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض الناس نے ”مَنْ أَدْرَكَ الرُّكُوعَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ“ لکھ کر اس ضعیف روایت کے الفاظ ہی بدل دیے ہیں۔ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ۔

۲۴۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَلَا أُعْطِيكَ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غُفِرَ لَكَ ذَنْبُكَ“ قَالَ: تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ“ فَذَكَرَ صَلَاةَ التَّسْبِيحِ۔

ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن الحکم (بن حبیب) کی، کہا: ہمیں بشر بن الحکم (بن حبیب) النیشاپوری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن عبد العزیز (ابو شعیب القنباری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حکم بن ابان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عکرمہ (مولیٰ ابن عباس) نے حدیث بیان کی، وہ (عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: کیا میں تجھے (ایک چیز) نہ دوں؟ اگر تو اسے کرے تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے، تو چار رکعتیں پڑھ، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھ، پھر نماز تسبیح (والی حدیث) بیان کی۔

(۲۴۰) (حسن) ((اسے ابوداؤد (۱۲۹۷) ابن ماجہ (۱۳۸۷) اور ابن خزیمہ (۱۲۱۶) نے عبد الرحمن بن بشر بن الحکم عن موسیٰ بن عبد العزیز کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ سند حسن لذاتہ ہے اور اس کے قوی شواہد بھی ہیں۔ لہذا یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

دیکھئے محمد بن علی بن طولون الدمشقی (متوفی ۹۵۳ھ) کی مسند کتاب ”الترشیح لیبان صلاة التسبیح“ مع التحقیق، والحمد للہ۔

ﷺ نماز تسبیح جو نفلی نماز ہے۔ جب اس میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے تو فرائض میں سورہ فاتحہ پڑھنا اس سے زیادہ ضروری ہے۔ چاہے امام ہو یا مقتدی یا منفرد، لہذا اس حدیث سے فاتحہ خلف الامام اور فاتحہ فی الصلاۃ پر استدلال بالکل صحیح ہے۔

۲۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ
أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَرْقَمٍ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ
يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿حَافِظُوا عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا
لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ [البقرة: ۲۳۸]
فَأَمْرُنَا بِالسُّكُوتِ.

[۲۴۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ اسماعیل بن ابی خالد سے، وہ حارث بن شبیل سے، وہ ابو عمرو (سعد بن ایاس) الشیبانی سے، وہ زید بن ارقم (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کرتے تھے۔ ہر آدمی اپنے ساتھی سے ضرورت کی باتیں کر لیتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی (حفاظت کرو) اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے ہو جاؤ، تو ہمیں خاموشی کا حکم دے دیا گیا۔

(۲۴۱) صحیح: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (۶/۳۸ ج ۲۵۳۴) میں اسی

وَقُضِيَتْ صَلَاتُكَ . کی نماز پڑھاؤں؟ پس انہوں نے نماز

میں قراءت کی اور ابواسحاق (عمر بن عبد اللہ السبعی) نے حارث (بن عبد اللہ الاعور) سے روایت کیا کہ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا،

اس آدمی کے بارے میں جو (بھول کر) قراءت

نہ کرے تو انہوں نے فرمایا: رکوع اور سجدے

پورے کرے اور اس کی نماز پوری ہو گئی۔

شعبہ (بن الحجاج) نے کہا: ابواسحاق

(السبعی) نے حارث (الاعور) سے صرف

چار حدیثیں سنی ہیں اور یہ ان میں سے نہیں

اور اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

(۲۴۲) ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن سے صحیح بخاری (۲/۸۷۸ ج ۱۲۰۰)

میں مطولاً موجود ہے اور اسے امام مسلم (۲/۵۱۷ ج ۳۵/۵۳۹) نے عیسیٰ بن یونس کی سند

سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۱۔

① براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی روایت مسند احمد (۴/۲۸۸ ج ۳۶/۱۸۷) میں حسن

سند سے موجود ہے۔ ② ابواسحاق السبعی والی روایت مصنف عبد الرزاق (۲/۱۲۵

ج ۲۵۶) و مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۹۷ ج ۴۰۰۹) میں موجود ہے۔ وَأَشَارَ إِلَيْهِ

الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى (۲/۳۸۳) اس کی سند حارث الاعور کی وجہ سے سخت ضعیف

ہے۔ یہ یہ شخص رافضی اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۱/۴۳۵ ت ۱۶۲۷)

وغیرہ، حارث الاعور وغیرہ کی روایات کو بعض الناس کا صحیح یا حسن کہنا غلط ہے۔

۲۴۳. وَيُرْوَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: [۲۴۳] اور ابو سلمہ (بن عبد الرحمن) سے

صَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَقْرَأْ مَرُوى ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور

فَلَمْ يُعِدَّهُ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ لَا يَثْبُتُ. قراءت نہیں کی تو اپنی نماز کا اعادہ نہیں کیا۔
یہ روایت منقطع ہے، ثابت نہیں ہے۔

(۲۳۳) (ضعیف) دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۳۴۷/۳۸۱) و مصنف عبد الرزاق (۲۷۴۸) و مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۹۶ ح ۴۰۰۶) و شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۳۱۱) کُلُّهُمْ أَخْرَجُوهُ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ، إِنَّهُ ضَعِيفٌ لِأَنَّ أَبَا سَلَمَةَ وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكَا عُمَرَ، (المجموع: ۳/۳۳۰) وانظر ص ۳۳۲) وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ: أَبُو سَلَمَةَ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ (تحف المهر: ۱۲/۴۰۶)

۴۴۴. وَيُرْوَى عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ [۲۴۴] اور (زياد بن عياض) الأشعري سے عُمَرَانَهُ أَعَادَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَرُورِي هِيَ كَعَمْرُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) نِي (نماز کا) اعادہ ابْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عُمَرَانَهُ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ كِيَا تها اور عبد الله بن حنظله (بن ابی عامر فِي رَكْعَةٍ مِنَ الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ الراهب) سے مروی ہے کہ عمر (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مغرب کی ایک (پہلی) رکعت میں قراءت بھول گئے تو آپ نے دوسری رکعت میں دو دفعہ (سورہ فاتحہ پڑھی)۔

(۲۴۴) (صحیح) ان روایتوں کی مختصر تخریج و تحقیق درج ذیل ہے: زیاد بن عياض الأشعري: التاريخ الكبير للبخاري (۳/۳۶۵) وعنه البيهقي في السنن الكبرى (۲/۳۸۲)

① مصنف عبد الرزاق (۲۷۵۵) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۹۷ ح ۴۰۱۲) و السنن الکبریٰ للبیہقی میں اس کے متعدد (شواہد) ہیں جس کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔ ابن الترمذی نے ابن عبد البر کی کتاب الاستدکار سے نقل کیا: ”وَالصَّحِيحُ عَنْ عُمَرَانَهُ أَعَادَ الصَّلَاةَ“ (الجوهري: ۲/۳۸۲)

”اور عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح (ثابت) یہ ہے کہ انہوں نے نماز دو بارہ پڑھی۔“
 ⑤ عبد اللہ بن حنظلہ: عبد الرزاق فی المصنف (۲/۱۲۲ ح ۲۷۵۱) وسندہ صحیح، نیز دیکھئے
 حدیث سابق: ۲۰۳۔

۲۴۵. وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ حَدِيثُ زِيَادٍ مَنَاسِبٌ هُوَ جَسٌ مِثْلُ آيَةٍ
 قَرَأَ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا وَلَمْ يَدْعُ فَاتِحَةَ كِتَابٍ. [۲۴۵] اور ابو قتادہ (رضی اللہ عنہ) کی نبی ﷺ سے
 حدیث زیادہ مناسب ہے جس میں آیا ہے
 میں قراءت کی اور سورۃ فاتحہ نہ چھوڑی۔

(۲۴۵) ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸۔
 ۲۴۶. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكُمْ مَا
 اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ. [۲۴۶] اور نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک تم
 جس چیز میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ
 اور محمدؐ کی طرف ہے۔

(۲۴۶) ((ضعیف جداً)) اس روایت کی سند کثیر بن عبد اللہ العوفی کی وجہ سے
 سخت ضعیف ہے۔ کثیر: متهم بالكذب اور متروک راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب
 (۵۶۱۷) مع التحریر (۱۹۳/۳) ومیزان الاعتدال وتہذیب التہذیب وغیرہما۔
 اس روایت کا مفہوم بالکل صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ﴾ [۴۲/الشوری: ۱۰]

”اور جس چیز میں (بھی) تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کی
 طرف ہے۔“

اور اللہ کا یہ بھی فیصلہ ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ [۴/النساء: ۵۹]

”اگر تمہارا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف
 لوٹا دو۔“

معلوم ہوا کہ تمام اختلاف میں اللہ (قرآن) اور رسول محمد ﷺ (حدیث) کی

طرف رجوع کرنا ہی دین اسلام ہے۔

۲۴۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ
الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَقَالَ
الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ
رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَرْكَعُ وَهُوَ
بِالْبَلَاطِ لِيُغَيِّرَ الْقِبْلَةَ حَتَّى دَخَلَ فِي
الصَّفِّ وَقَالَ هَؤُلَاءِ: إِذَا رَكَعَ لِيُغَيِّرِ
الْقِبْلَةَ لَمْ يَجْزِهِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى
وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِيُذَرِكَ [النَّاسُ]
الرُّكْعَةَ الْأُولَى وَلَمْ يَقُلْ يُطِيلُ
الرُّكُوعَ وَلَيْسَ فِي الْإِنْتِظَارِ فِي
الرُّكُوعِ سُنَّةٌ.

[۲۴۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: مجھے ابراہیم بن المنذر (الحزامی)
نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق بن
جعفر بن محمد (العلوی) نے حدیث بیان کی،
کہا: مجھے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو (بن عوف)
نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (عبد اللہ بن
عمرو) سے، وہ ان کے دادا عمرو بن عوف المزنی
رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ
حدیث (سابق: ۲۴۶) بیان فرمائی اور
(عبد الرحمن بن ہرمز) الاعرج نے ابوامامہ
بن سہل (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ میں نے
بلاط (مقام) میں زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ)
کو غیر قبلہ کی طرف رکوع کرتے ہوئے دیکھا
حتیٰ کہ (چل کر) آپ صف میں داخل ہو
گئے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر قبلہ کے بغیر
(دوسری طرف رکوع کرے تو اس کی

من ع۔

نماز) جائز نہیں ہے اور ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نبی ﷺ پہلی رکعت لمبی پڑھتے تھے اور بعض (راویوں) نے کہا تا کہ (بعض لوگ) پہلی رکعت کو پالیں اور یہ نہیں کہا کہ رکوع لمبا کرتے تھے اور رکوع میں انتظار کرتے رہنا سنت نہیں ہے۔

(۲۴۷) (ضعیف) دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۶۔

① زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت کہ انہوں نے غیر قبلہ کی طرف رکوع کیا۔ مجھے نہیں ملی، واللہ اعلم۔ ② جن روایات کی صحیح یا حسن سند نہ ملے وہ مردود کے حکم میں ہوتی ہیں۔ (۳) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ والی روایت آگے آرہی ہے۔ دیکھئے: ۲۴۸

۲۴۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ [عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ] قَزْعَةَ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ فَقَالَ: إِنَّ صَلَاةَ الْأُولَى كَانَتْ تُقَامُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَخْرُجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي مَنْزِلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

[۲۴۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبد اللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن السری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح) نے حدیث بیان کی (وہ ربیعہ بن یزید) سے، وہ قزمہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی نماز کی اقامت ہو چکی ہوتی تو ہم میں سے کوئی آدمی بقیع (کے غیر آباد

من صحیح مسلم (۴۵۴/۱۶۲) وجاء في الأصل "معاوية بن ربيعة عن يزيد بن قزعة" وهو خطأ

جزء القراءة

271

قَائِمًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى. علاقے کی طرف جاتا۔ قضائے حاجت کرتا

پھر اپنے گھر میں آ کر وضو کرتا۔ پھر مسجد آتا

تو رسول اللہ ﷺ کو پہلی رکعت میں کھڑا

پا لیتا تھا۔

(۲۴۸) (صحیح) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۳۸، ۳۹ ح ۱۶۲/۴۵۴) میں

معاویہ بن صالح عن ربعہ (بن یزید) عن قزعة (بن یحییٰ) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند

سے موجود ہے۔

جزء القراءة کی سند میں تصحیف واقع ہوئی ہے جس کی اصلاح صحیح مسلم سے کر دی گئی

ہے۔ والحمد للہ۔

[۲۴۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

کی، کہا: ہمیں ابو الیمان (الحکم بن نافع)

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن

ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ زہری (ابن

شہاب) سے روایت کرتے ہیں، (انہوں

نے) کہا: ہمیں سعید بن المسیب اور ابوسلمہ

بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، بے

شک ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

جماعت والی نماز (ایکلی نماز پر) پچیس گنا زیادہ

فضیلت والی ہے اور رات و دن کے فرشتے صبح

۲۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: ((تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ

بِخَمْسٍ وَعَشْرِينَ جُزْءًا أَوْ يَجْتَمِعُ

مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي

صَلَاةِ الْفَجْرِ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ:

إِقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْآنَ

الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ

من-ع۔

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿﴾
[بنی اسرائیل : ۷۸]
کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فرماتے: اگر تم چاہو تو پڑھو اور صبح کا
قرآن، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ
ہوتا ہے۔

(۲۳۹) صحیح بخاری (۱/۱۶۶ ح ۶۳۸) میں اسی سند و متن
سے موجود ہے اور اسے امام مسلم (۲/۱۳۲ ح ۲۳۶/۶۳۹) نے ابوالیمان کی سند سے مختصراً
بیان کیا ہے۔

۲۵۰. وَتَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.
[۲۵۰] اس (شعیب بن ابی حمزہ) کی
متابعت معمر (بن راشد) نے عن الزہری عن
ابی سلمہ وابن المسیب عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ)
عن النبی ﷺ کر رکھی ہے۔

(۲۵۰) صحیح بخاری (۱/۱۶۶ ح ۶۳۸) میں موجود ہے، دیکھئے حدیث
سابق: ۲۳۹۔

۲۵۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
أَسْبَاطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَقُرْآنَ
الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ
مَشْهُودًا﴾
قَالَ: ((يَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَ
.....
من ع۔

مَلَائِكَةُ النَّهَارِ)) (اللہ کے) قول ﴿اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ کیا جاتا ہے﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں (اور مشاہدہ کرتے ہیں)

(۲۵۱) (صحیح) سے ترمذی (۳۱۳۵) ابن ماجہ (۶۷۰) اور النسائی (الکبریٰ: ۱۱۲۹۳) نے عبید بن اسباط اور احمد (۴/۲ ح ۱۰۱۳۷) نے اسباط بن محمد کی سند سے روایت کیا ہے۔ وقال الترمذی ”حسن صحیح“ (صحیح ابن خزیمہ (۴/۱۷۷) واستغبرہ) والحاکم (۲۱۱/۱) علی شرط الشيخین ووافقه الذہبی۔ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۲۵۲. وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ [۲۵۲] اور شعبہ (بن الحجاج) نے (یہ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ. روایت) سلیمان (بن مهران الأعمش) عن ذكوان (ابی صالح) عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) کی سند سے بطور ان کا قول بیان کیا۔

(۲۵۲) (ضعیف) یہ قول مجھے باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔ ۲۵۳. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَفْصُ وَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابی صالح عن ابی سعید (الخدری) و ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہما) عن النبی ﷺ (یعنی مرفوعاً) بیان کیا۔

(۲۵۳) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۱، علی بن مسہر کی روایت سنن الترمذی (۳۱۳۵) میں موجود ہے۔

۳: . بَابُ لَا يُجْهَرُ خَلْفَ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ

امام کے پیچھے قراءت بالجہر نہیں کرنی چاہیے

۲۵۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَنَبَانَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ)) وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا)).

[۲۵۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مقاتل (المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نصر (بن شمیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن اسحاق) نے خبر دی، وہ ابو اسحاق سے، وہ ابو الاحوص سے، وہ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو (امام کے پیچھے) قرآن جہر سے پڑھ رہے تھے ”تم نے مجھ پر قرآن (کی قراءت) کو خلط ملط کر دیا“

اور ہم نماز میں (زبان سے) سلام (وجواب) دیتے تھے۔ پھر ہمیں کہا گیا: بے شک نماز میں مشغولیت ہے۔

(۲۵۴) (حسن) یہ روایت مختصر اُجد، سنن ابن ماجہ (۱۰۱۹) میں نصر بن شمیل کی سند سے موجود ہے۔ اسے احمد (۱/۵۱۱ ح ۴۳۰۹) نے یونس بن ابی اسحاق سے روایت کیا ہے اس کی سند ابو اسحاق السبعمی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم دوسری روایات سے ثابت ہے۔ لہذا یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔

روایت مذکور صحیح سند کے ساتھ سنن الدارقطنی (۱/۳۴۱ ح ۱۲۷۶) میں بحوالہ النصر

بن شمیم موجود ہے۔ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ)) وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا)).

۲۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
يُوسُفَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((اتَّقِرُّوْا وَنَ فِي
صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟)) فَسَكَتُوا
فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ
قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا
وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي
نَفْسِهِ.))

ہے؟ پس وہ خاموش رہے تو آپ ﷺ نے یہ
سوال تین دفعہ کیا۔ ایک آدمی یا کئی لوگوں نے کہا:
بے شک ہم ایسا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے
فرمایا: پس ایسا نہ کرو اور تم میں سے ہر آدمی کو سورہ
فاتحہ اپنے دل میں (سرّاً) پڑھنی چاہیے۔

(۲۵۵) (صحیح) (۱/۳۴۰ ج ۳ ح ۱۲۷) اور بیہقی

(کتاب القراءة ص ۲۷۲ ح ۱۴۰ وَ أَشَارَ إِلَى هَذِهِ الرَّوَايَةِ ص ۸۲ ح ۱۷۵) نے یحییٰ بن یوسف الزمی کی سند سے روایت کیا ہے اور بیہقی (السنن الکبریٰ ۲/۱۶۶) ابن حبان (موارد: ۴۵۸، ۴۵۹) وابو یعلیٰ (المسند: ۵/۱۸۷، ۱۸۸ ح ۲۸۰۵) نے عبید اللہ بن عمرو الرقی کی سند سے بیان کیا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ﴾ اس روایت کی سند اصول حدیث کی رو سے بالکل صحیح ہے۔ الرقی مذکور جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ابو قلابہ التابعی کا مدلس ہونا ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے الکواکب الدرر (ص ۲۳) البحر والتعذیل (۵/۵۸) حافظ ابن حبان نے اسے محفوظ اور پیشی نے ”رجالہ ثقات“ (مجمع الزوائد: ۲/۱۱۰) قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۶۷

یہ روایت ایک راوی نے کاٹ کر آدھی بیان کی ہے۔ (وَأَنْظُرُ اتَّخَافُ الْمَهْرَةَ ۲/۷۶ وَ قَالَ: وَ حَذَفَ قَوْلَهُ: وَلَيَقْرَأُ إِلَى آخِرِهِ) جس کی سند کے بارے میں متعصب حنفی عینی نے کہا ”صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ“ (دیکھئے امانی الاحبار ۳/۱۴۷) حالانکہ یہ سند ”عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ“ مروی ہے (امانی الاحبار شرح معانی الآثار: ۱/۲۱۸) جب اہل حدیث یہی سند ”عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ“ فاتحہ خلف الامام کی مشروعیت پر پیش کرتے ہیں تو پھر منکرین فاتحہ خلف الامام کے نزدیک عبید اللہ مذکور ”وہی وخطا کار“ اور ابو قلابہ مدلس بن جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قوم شعیب علیہ السلام کی طرح ان لوگوں کے لینے اور دینے کے پیمانے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۲۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ * أَيُّوبَ عَنْ * أَبِي قِلَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَيَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ ایوب (الاستثنائی) سے، وہ ابو قلابہ

* فی الأصل ”حماد بن أيوب“ وهو خطأ.

(عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ نبی ﷺ سے

بیان کرتے ہیں کہ سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

(۲۵۶) (صحیح) ((اے بیہقی (السنن الکبریٰ) (۱۶۶/۲) نے ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابو قلابہ نے فاتحہ خلف الامام کی ایک روایت محمد بن ابی عائشہ سے سنی ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی) (۱۶۶/۲) والتاریخ الکبیر للبخاری: (۱/۲۰۷) حدیث سابق: ۲۵۵، اس کا بہترین شاہد ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۶۷۔

تنبیہ: مصنف ابن ابی شیبہ: (۳/۳۷۷ ح ۳۷۷) میں ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت میں آیا ہے کہ: ”إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعْلَيْنِ فَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ“ یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ”إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعْلَيْنِ“ کے الفاظ منکر ہیں اور ”فَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ“ شواہد کی رو سے صحیح ہے۔ والحمد للہ۔

یوسف بن عدی کی روایت کی بعض اسانید میں آخری ٹکڑا محذوف ہے لیکن یہی روایت سنن الدارقطنی (۱/۳۴۰ ح ۱۲۷) میں موجود ہے۔ وقال الدارقطنی (نحوہ لفظ حدیث الفارسی) الفارسی کی حدیث کے آخر میں وہ ٹکڑا موجود ہے جس سے فاتحہ خلف الامام کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یوسف بن عدی کی روایت میں بھی یہی ٹکڑا موجود ہے۔

۲۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ

[۲۵۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن (ابی) عدی نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت

من ع۔

قَالَ: فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَقَالَ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ قُلْنَا: أَجَلُ

(رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پرقراءت بھاری ہوگئی۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.))

پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ (عبادہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے کہا: جی ہاں

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم نہ کرو، سوائے سورۃ فاتحہ کے، کیونکہ جو شخص یہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۵۷) (صحیح) یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث سابقہ ۶۴۔

۲۵۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ)) قُلْنَا: إِي وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا.))

[۲۵۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن ابراہیم عرف ابن راہویہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدہ (بن سلمان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن اسحاق بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن الربیع الانصاری (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پرقراءت بھاری ہوگئی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا، کہا: بے شک میں دیکھتا ہوں

کہ تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟
ہم نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے
رسول ﷺ! اللہ کی قسم! ہم یہ (قراءت)
کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس
سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھو کیونکہ اس
کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۵۸) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۷ ح ۶۴۔

ﷺ: اس حدیث کے بارے میں پرائمری ماسٹر محمد امین اوکاڑوی (دیوبندی) نے صاف
صاف اور علانیہ تسلیم کیا ہے:

”اس حدیث کا مطلب ہے کہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے
تو نماز نہیں ہوتی، مگر امام مالک اس کے خلاف باب باندھتے ہیں.....“ (جزء القراءۃ
ص ۱۸۵)

معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حدیث مذکورہ جو قراءت کی دلیل نہیں ہے ان کا
قول باطل ہے۔

بعض لوگوں نے فضول شرائط گھڑ کر یہ مطالبہ کر رکھا ہے کہ ”صحاح ستہ میں سے کسی
ایک کتاب میں یہ ترتیب دکھا دیں کہ پہلے قراءت خلف الامام کے مکروہ ہونے کا باب ہو اور
اس کے بعد اس کے وجوب کا باب ہو“ اس کا جواب یہ ہے کہ اوکاڑوی نے خود لکھا ہے کہ:
”مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکر و عمر فاروق کی
حدیث دکھاؤ، یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ، یہ محض دھوکا اور فریب ہے.....“
(مجموعہ رسائل: طبع اولیٰ ج ۱ ص ۱۹۷ و تحقیق مسئلہ رفع یدین: ص ۲۱)

۲۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا [۲۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ بِيَانٍ کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا قَضَى قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَالَجَنِيهَا)).

کی، کہا: ہمیں حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن اوفیٰ العامری الحرشی) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر جب نماز پوری کی، فرمایا: تم میں سے کس نے پڑھا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہو گیا تھا کہ ایک آدمی (میرے ساتھ) اس میں منازعت کر رہا ہے۔

(۲۵۹) صحیح: دیکھئے حدیث سابق: ۹۰۔

۲۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ * عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ فَقَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ (بَسْبَحَ)؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَنِيهَا)).

[۲۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن اوفیٰ) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی ہے؟، ایک آدمی

من۔ع

نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا:
میں نے جان لیا تھا کہ کوئی آدمی میرے
ساتھ منازعت کر رہا ہے۔

(۲۶۰) (صحیح) دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۹ و ۹۰۔

۲۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ
قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا فَهْيَ
خَدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ))
فَقَالَ أَبِي لَأَبِي هُرَيْرَةَ: فَإِذَا كُنْتُ
خَلْفَ الْإِمَامِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ: يَا
فَارِسِيُّ! أَوْيَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَأْ فِي
نَفْسِكَ.

[۲۶۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں عمرو بن علی (الفلاس) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن
ابی عدی نے حدیث بیان کی، وہ شعبہ (بن
الحجاج) سے، وہ علاء بن عبد الرحمن سے، وہ
اپنے ابا (عبد الرحمن بن یعقوب) سے، وہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز جس میں
(فاتحہ کی) قراءت نہ کی جائے وہ خداج
(باطل) ہے، مکمل نہیں ہے۔

تو میرے ابا نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے
کہا: پس اگر میں امام کے پیچھے ہوں تو؟
(کہا) انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے
فارسی زادے، اپنے دل میں پڑھ۔

(۲۶۱) (صحیح) اسے احمد (۲/۴۵۷، ۴۷۸) اور ابن خزیمہ (۴۹۰) نے

شعبہ سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۔

۴: باب: مَنْ نَازَعَ الْإِمَامَ الْقِرَاءَةَ فِيمَا جَهَرَ لَمْ يُؤْمَرْ بِالْإِعَادَةِ

جس شخص نے جہری نماز میں امام کے ساتھ قراءت میں منازعت کی، اسے (نماز کے) اعادے کا حکم نہیں دیا گیا۔

۲۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِيَ آفَافًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا زَعُ الْقُرْآنِ))

[۲۶۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، وہ مالک (بن انس) سے، وہ ابن شہاب (الزہری) سے وہ ابن اکیمہ اللیثی سے وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر کے ساتھ قراءت کی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ میرے ساتھ کیوں قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے؟

(۲۶۲) ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۹۵۔

۲۶۳. قَالَ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

[۲۶۳] بخاری نے کہا: سلیمان التیمی اور عمرو بن عامر نے قتادہ (بن دعامہ) عن یونس بن جبیر عن حطان عن ابی موسیٰ الاشعری

حَطَّانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ لُبَّيًّا حَدَّثَنِي فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَبِيٌّ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ إِذَا قَرَأَ فَأَنْصَتُوا وَلَمْ يَذْكُرْ سُلَيْمَانُ فِي هَذِهِ الزِّيَادَةِ سَمَاعاً مِنْ قَتَادَةَ وَلَا قَتَادَةَ مِنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ. (سَمَاعٌ) كَمَا هُوَ.

(۲۶۳) ((صحیح)) ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے: سلیمان التیمی: صحیح مسلم (۱۴/۲، ۱۵، ۱۶/۲) وھو حدیث صحیح عمرو بن عامر: سنن الدارقطنی (۱/۳۳۰ ح ۱۲۳۵)، کتاب القراءة للبیہقی: ص ۳۰ ح ۳۱۰۔

﴿اللَّهُ﴾ تنبیہ بلغ: یہ روایت ”إِذَا قَرَأَ فَأَنْصَتُوا“ منسوخ ہے۔ دلیل یہ ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جہری نمازوں میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم (بعد وفات نبوی ﷺ) دے رکھا ہے۔ دیکھئے یہی کتاب ح ۳، ۷، ۲۳۷ و مسند الحمیدی (۹۸۰ تحقیق) و مسند ابی عوانہ (۱۲۸/۲) و السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۷، ۳۸/۲) وغیرہ اور وہ اس حدیث کے خود راوی ہیں۔ دیکھئے یہی کتاب ح ۲۶۵۔

حنفیہ اور الدیوبندیہ کا یہ اصول ہے کہ راوی اگر اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دے یا عمل کرے تو یہ بات اس روایت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ دیکھئے شرح معانی الآثار للطحاوی: ج ۱ ص ۲۳ باب سورۃ الکلب، و آثار السنن مع التعلیق: ج ۲۰ و توضیح السنن: ج ۱ ص ۱۰۷ و عمدۃ القاری للعینی: ج ۳ ص ۴۱، خزائن السنن: ج ۱ ص ۱۹۱، ۱۹۲، و نقل عن صدیق حسن خان من دلیل الطالب لہ: ص ۶۷، حقائق السنن: ج ۱ ص ۴۰۵ و تقریر ترمذی لحسین احمد ٹانڈوی: ص ۲۱۰ (طبع مجیدیہ ملتان) و الجامع لعبد القادر القرشی الحنفی: ۲/۴۲۷ و امام الکلام: ص ۱۷۵، ۱۷۶ و توضیح الکلام: ۲/۳۵۵، ۳۵۶۔ جن محدثین کرام نے

﴿اللَّهُ﴾ فی الأصل ”عطاء“ وھو خطأ۔

روایت مذکورہ کو منسوخ نہیں سمجھا وہ اسے ماعد الفاتحہ پر محمول کرتے ہیں۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۶۴۔

جزء القراءة کے اصل نسخے میں حطان کے بجائے عطاء ہے جو کہ کاتب یا نسخ کی غلطی ہے۔ جس کی اصلاح صحیح مسلم وغیرہ سے کردی گئی ہے۔

۲۶۴. وَرَوَى هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَ هَمَّامٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ سَعِيد (بن ابی عروہ) ہمام (بن یحییٰ) الْعَطَّارُ * وَ غُبَيْدَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِذَا قَرَأُوا فَانْصَتُوا وَلَوْ صَحَّ لَكَانَ يَحْتَمِلُ سِوَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ الْعَتَمِيُّ (الازدی) نے قتادہ سے یہ روایت بیان کی اور ”إذَا قَرَأُوا فَانْصَتُوا“ کے الفاظ بیان نہیں کئے اور اگر یہ الفاظ صحیح ثابت ہو جائیں تو انہیں سورۃ فاتحہ کے علاوہ پر محمول کیا جائے گا اور یہ کہ امام کے سکتوں میں قراءت کی جائے۔ رہا مسئلہ ترک قراءت کا تو یہ اس حدیث سے واضح (اور ظاہر) نہیں ہے۔

(۲۶۴) (صحیح)

تنبیہ: امام احمد سے منسوب کتاب الصلوٰۃ ان سے باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ: وَكِتَابُ الرِّسَالَةِ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ: هُوَ مَوْضُوعٌ عَلَى الْإِمَامِ.

[سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۳۳۰]

”اور نماز کے رسالے والی کتاب، میں کہتا ہوں کہ یہ امام (احمد) پر موضوع

* في الأصل ”عطاء“ وهو خطأ.

ہے۔ (یعنی افتر ہے)“

راقم الحروف نے نماز نبوی کے مقدمہ تحقیق میں لکھا تھا کہ ”ائمہ مسلمین نے نماز کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی ہیں مثلاً ابو نعیم الفضل بن دکین (متوفی ۲۱۸ھ) کی، کتاب الصلوٰۃ وغیرہ (قلمی ص: ۱)

جبکہ دارالسلام کے مطبوعہ نسخے میں ”اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱) کی کتاب الصلوٰۃ وغیرہ“ کے اضافے کے ساتھ یہ عبارت چھپ گئی (نماز نبوی: ص: ۱۸) جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے دارالسلام والوں کے پاس سخت احتجاج کیا کہ میں نے یہ عبارت قطعاً نہیں لکھی تو حافظ عبدالعظیم اسد، مدیر دارالسلام لاہور نے اپنے لیٹر پیڈ پر اپنے قلم اور دستخط کے ساتھ لکھا:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم اور امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱) کی ”کتاب الصلوٰۃ“ مذکورہ بالا عبارت: نماز نبوی طبع دارالسلام کے مقدمہ تحقیق صفحہ (۱۸ سطر ۱۱) میں تسامح کی وجہ سے چھپ گئی ہے۔ جس پر ادارہ مقدمہ تحقیق کے مؤلف سے معذرت خواہ ہے۔ ۲۰۰۰/۸/۱۸“ اصل معذرت نامہ میرے پاس محفوظ ہے۔ واللہ الحمد۔

۲۶۵. وَرَوَى أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ [۲۶۵] اور ابو خالد (سلیمان بن حیان) عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ الاحمر نے (محمد) بن عجلان عن زید بن اسلم او اَوْغَيْرِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي غَيْرِهِ عن ابی صالح (ذکوان) عن ابی ہریرۃ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ)) زَادَ فِيهِ ((وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصَتُوا.)) اس کی اقتدا کی جائے اور یہ الفاظ زیادہ

(بیان) کئے کہ اور جب وہ پڑھے تو تم

خاموش ہو جاؤ۔

(۲۶۵) صحیح: اسے ابو داؤد (۶۰۴) ابن ماجہ (۸۴۶) اور نسائی

(۱۴۱/۲ ح ۹۲۲) نے ابو خالد الاحمر کی سند سے بیان کیا ہے اور محمد بن سعد الانصاری نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ [سنن النسائي: ۱۴۱/۲ ح ۹۲۲]

یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے لیکن راوی کے فتویٰ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۶۳۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾: محمولہ بالا کتابوں میں ”او غیرہ“ کے الفاظ نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۶۶. وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [۲۶۶] اور عبد اللہ (بن صالح کاتب الیث) عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَحْمَدٍ وَ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (بن لیث (بن سعد) سے، انہوں نے (محمد) بن عجلان سے، انہوں نے مصعب بن محمد، قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم سے، انہوں نے (تینوں) نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے

نبی ﷺ سے (اس روایت کو) بیان کیا ہے۔

(۲۶۶) ((صحیح)) یہ روایت الکافی للبخاری (ص ۳۸) پر ابو صالح (عبد اللہ بن صالح کاتب الیث) کی سند سے منقول ہے۔ جبکہ امام بیہقی کا یہ خیال ہے کہ عبد اللہ سے مراد عبد اللہ بن یوسف ہے۔ دیکھئے کتاب القراءة (ص ۳۳۳ ح ۳۱۲) واللہ اعلم۔
تنبیہ: احادیث نمبر ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲۔ امام بیہقی کی کتاب القراءة (ص ۳۳۳، ۳۱۲ ح ۳۱۲) میں بحوالہ بخاری منقول ہیں۔

۲۶۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [۲۶۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَحْمَدٍ وَ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (بن لیث (بن سعد) سے، انہوں نے (محمد) بن عجلان سے، انہوں نے مصعب بن محمد، قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم سے، انہوں نے (تینوں) نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾: وجاء في الأصل ”عن الليث بن عجلان“، وهو خطأ

وَلَمْ يَذْكُرُوا فَأَنْتَضُوا وَلَا يُعْرَفُ
هَذَا مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ
أَلَا حَمَرٍ، قَالَ أَحْمَدُ: أَرَاهُ كَانَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے بیان کرتے ہیں۔

ان (سب) نے ”فأنضوا“ ذکر نہیں کیا
اور یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت ابو خالد الاحمر کی
صحیح حدیثوں میں سے ہے۔ احمد (بن
حنبل) نے کہا: میرا خیال ہے کہ وہ ابو خالد
تدلیس کرتا تھا۔

(۲۶۷) (صحیح) ((صحیح)) یہ روایت ابو الزناد کی سند سے صحیح بخاری (۱/۱۸۷)
ح ۴۳۲ (صحیح مسلم (۲/۱۹۱۶/۸۱۴) میں ابو الزناد کی سند سے موجود ہے۔
یاد رہے کہ بہت سے راویوں کا عدم ذکر روایت کے ضعیف ہونے کی دلیل نہیں ہے
جبکہ صحیح روایت میں اس کا ذکر آجائے۔ عدم ذکر صرف وہاں مضمر ہوتا ہے جہاں سرے سے
کسی روایت میں اس بات کا ذکر ہی نہ ہو۔ یہ بات یاد رکھیں کیونکہ بہت اہم ہے۔
۲۶۸. قَالَ: أَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: [۲۶۸] ابوالسائب نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)
إِقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ.
سے روایت کیا کہ اسے اپنے دل میں
(سراً) پڑھ۔

(۲۶۸) (صحیح) ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۷۲، ۷۳۔
۲۶۹. وَقَالَ: عَاصِمٌ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: إِقْرَأْ
سے روایت کیا کہ جہری (نماز) میں (بھی)
قراءت کر۔

(۲۶۹) ﴿ضعیف﴾: یہ روایت اس متن کے ساتھ نہیں ملی۔
 ﴿کتاب القراءۃ للبیہقی﴾ (ص ۹۹ ج ۲۲۱، ۲۲۲) میں عاصم بن ابی الجوز عن
 ابی صالح عن ابی ہریرہ وعائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

”أَنَّهُمَا كَانَا يَأْمُرَانِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ
 وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: يُقْرَأُ فِي الْآخِرَتَيْنِ
 بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“

یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ حدیث: ۳۰ کی تخریج میں تفصیلاً گزر چکا ہے۔
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جہری نمازوں میں سورۃ فاتحہ خلف الامام کا حکم دیتے تھے۔ دیکھئے
 ج ۳، ۲۳۷۔

۲۷۰. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ”كَانَ
 النَّبِيُّ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَ
 الْقِرَاءَةِ فَإِذَا قَرَأَ فِي سَكَنَةِ الْإِمَامِ لَمْ
 يَكُنْ مُخَالَفًا لِحَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ لِأَنَّهُ
 يَقْرَأُ فِي سَكَنَاتِ الْإِمَامِ فَإِذَا قَرَأَ
 أَنْصَتَ.
 [۲۷۰] ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نبی
 ﷺ تکبیر اور قراءت کے درمیان سکتہ
 کرتے تھے، پس اگر امام کے سکتے میں قراءت
 کرے تو ابو خالد کی (بیان کردہ) حدیث
 کے مخالف نہیں ہوگا کیونکہ اس نے امام کے
 سکتوں میں پڑھا ہے۔ پس جب اس
 (امام) نے قراءت کی تو یہ خاموش رہا۔

(۲۷۰) ﴿صحیح﴾: دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۸۰ و حدیث سابق: ۳۵۔

﴿ابو خالد الاحمر کی حدیث کے لیے دیکھئے ج: ۲۶۵۔﴾
 ۲۷۱. وَرَوَى سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: وَلَمْ يَقُلْ
 مَا زَادَ أَبُو خَالِدٍ.
 [۲۷۱] اور سہیل (بن ابی صالح ذکوان) نے
 اپنے ابا (ذکوان ابو صالح) سے، انہوں نے
 ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے نبی ﷺ

سے یہ روایت بیان کی، لیکن ابو خالد والی
زیادت بیان نہیں کی۔

(۲۷۱) (صحیح) ((صحیح)) یہ روایت سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ
صحیح مسلم (۲/۲۰۷ ح ۸۷/۴۱۵) میں موجود ہے۔

۲۷۲. رَوَى أَبُو سَلَمَةَ وَهَمَّامٌ وَ [۲۷۲] ابوسلمہ (بن عبد الرحمن بن عوف) ہمام
أَبُو يُونُسَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (بن منبہ)، ابو یونس (سلیم بن جبیر مولیٰ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَمْ يُتَابِعْ أَبُو خَالِدٍ ابی ہریرہ) وغیرہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (عن
النبی ﷺ) یہ روایت بیان کی، (لیکن)
فی زیادۃ۔

ابو خالد (والی روایت) کی زیادت میں
متابعت نہیں کی گئی۔

(۲۷۲) (صحیح) ((صحیح)) ان روایات کی مختصر ترجیح درج ذیل ہے:

ابوسلمہ: ابن ماجہ (۱۲۳۹) دارمی (۱۳۱۷) واحد (۲/۲۳۰، ۴۱۱، ۴۳۸، ۴۷۵)
ہمام: صحیح بخاری (۱/۱۸۲ ح ۸۲۲) صحیح مسلم (۲/۲۰۷ ح ۸۶/۴۱۴) ابو یونس: صحیح مسلم
(۲/۲۱۷ ح ۸۹/۴۱۷)



۵: مَنْ قَرَأَ فِي سَكَنَاتِ الْإِمَامِ وَإِذَا كَبَّرَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ
جو شخص سکنات امام، تکبیر (اولی) کے وقت اور رکوع کے وقت قراءت کرے

۲۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ:
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ *
قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَقْرَأَ خَلْفَ
الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ سَمِعْتَ قِرَاءَتَهُ،
إِنَّهُمْ قَدْ أَحَدْتُوا مَا لَمْ يَكُونُوا
يَصْنَعُونَهُ إِنَّ السَّلَفَ كَانَ إِذَا أَمَّ
أَحَدُهُمُ النَّاسَ كَبَّرَ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى
يَظُنَّ أَنَّ مَنْ خَلْفَهُ قَدْ قَرَأَ فَاتَّحَةَ
الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْصَتُوا، وَقَالَ
الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ: أَبَدْرُهُ وَأَقْرَأُهُ.

[۲۷۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں صدقہ (بن الفضل) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن رجاء
(المکی) نے حدیث بیان کی، وہ عبداللہ بن
عثمان بن حثیم سے بیان کرتے ہیں: میں
نے سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) سے کہا: کیا میں
امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے
فرمایا: جی ہاں اور اگرچہ تو اس کی قراءت سن
رہا ہو۔

ان لوگوں نے ایک بدعت نکال لی ہے جو
(پہلے لوگ) نہیں کرتے تھے۔ سلف
(صالحین) میں سے اگر کوئی شخص لوگوں کو نماز
پڑھاتا، تکبیر کہتا، پھر خاموش ہو جاتا، حتیٰ کہ
جب وہ گمان کر لیتا کہ اس کے پیچھے (نماز
پڑھنے والے) لوگوں نے فاتحہ پڑھ لی ہے۔
پھر وہ قراءت کرتا اور وہ خاموش ہو جاتے۔
حکم بن عتیبہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا:

من ع۔

اسے (فاتحہ کو) امام سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

(۲۷۳) (حسن) دیکھئے حدیث سابق: ۳۴۔

ﷺ اس اثر کی سند حسن لذاتہ ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ جلیل القدر ثقہ تابعی تھے، وہ تمام سلف صالحین کا یہی طریقہ نقل کرتے ہیں کہ وہ حالتِ جہر میں بھی سکتاتِ امام میں (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”اگر سکتات میں پڑھا جاوے تو مضائقہ نہیں“ [سبیل الرشاد: ص ۱۶ و تالیفات رشیدیہ: ص ۵۱۱]

گنگوہی نے مزید لکھا ہے کہ: ”پس جب اس کو اس قدر خصوصیت بالصلوٰۃ ہے تو اگر سکتات میں اس کو پڑھ لو تو رخصت ہے اور یہ اس قدر قلیل آیات ہیں محلِ ثنائیں ختم بھی ہو سکتی ہیں اور خلطِ قرأتِ امام کی نوبت نہیں آتی“ [ایضاً: ص ۵۱۲]

معلوم ہوا کہ سکتات کے قائل کو بدعتی قرار دینا باطل و مردود ہے۔ اجماع کی بحث

کے لیے دیکھئے حدیث سابق (۲۲۶)

۲۷۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: لِلْإِمَامِ سَكَّتَانِ فَأَغْنِمُوا الْقِرَاءَةَ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۲۷۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیشی) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبد الرحمن) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: امام کے دو سکتے ہوتے ہیں، پس ان میں سورۃ فاتحہ کی قراءت کو غنیمت سمجھو۔

(۲۷۴) (صحیح) اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۰۴ ح ۲۳۸) نے حماد بن

سلمہ سے مطولاً بیان کیا ہے۔ اس کی سند حسن لذاتہ ہے، کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۴ ج ۲۳۹) میں اس کا ایک حسن شاہد بھی ہے۔ لہذا یہ اثر صحیح ہے۔

۲۷۵. وَزَادَ هَارُونُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [۲۷۵] اور ہارون (بن الاشعث الہمدانی ابو عمران البخاری) نے زیادہ روایت بیان کی، (کہا) ہمیں ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم (عبدالرحمن بن عبد اللہ بن عبید البصری، نزیل مکہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (اللیثی) سے، وہ ابو سلمہ (بن عبدالرحمن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (یہی روایت: ۲۷۴) بیان کرتے ہیں۔

(۲۷۵) صحیح (حسن)) اس روایت کی سند حسن ہے۔ ہارون بن الاشعث، امام بخاری کے استاد ہیں۔ تہذیب الکمال للمزی (۱۸۸/۱۹) میں ہارون بن اسحاق الہمدانی کا ذکر بھی ہے جس سے امام بخاری جزء القراءۃ خلف الامام میں، بقول امام مزی، روایت کرتے ہیں۔
 بعض الناس نے لکھا ہے کہ: ”اس پر مدینہ میں کوئی عمل ثابت نہیں“ تو عرض ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ المدنی رضی اللہ عنہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمن التابعی المدنی رضی اللہ عنہ، کیا یہ عمل مدینہ سے باہر جا کر کرتے تھے؟؟

۲۷۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ: يَابُنِي أَقْرَأْ وَافِيَمَا يَسْكُتُ. [۲۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی،

الإِمَامُ وَاسْكُتُوا فِيمَا جَهَرَ وہ ہشام (بن عروہ) سے، وہ اپنے ابا (عروہ بن الزبیر) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اے بیٹو! بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا جب امام سکتہ کرے تو (فاتحہ کی) قراءت کرو اور جب وہ جہر سے پڑھے تو خاموش ہو جاؤ اور نماز چاہے فرض و مکتوب ہو یا نفل و مستحب سورہ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ چاہے فرض ہو یا مستحب، پس جس کی مرضی ہے وہ زیادہ پڑھے۔ فصاعداً

(۲۷۶) (صحیح) سے پہنچنے والے امام بخاری کی سند سے روایت کیا ہے (کتاب القراءة ص ۱۲۷ ح ۳۰۳) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۴۶، کتاب القراءة (ص ۱۰۴ ح ۲۳۸) میں اس کی دوسری سند حماد بن سلمہ عن ہشام عن ابیہ سے مروی ہے۔

۲۷۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَذَاكُرَ سَمْرَةَ وَعِمْرَانُ فَحَدَّثَتْ سَمْرَةُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَكَّتَيْنِ: سَكَّتَةً إِذَا كَبَّرَ وَ سَكَّتَةً إِذَا فَرَعَ مِنْ قِرَاءَتِهِ، فَأَنْكَرَ عِمْرَانُ فَكَتَبَا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَ كَانَ فِي كِتَابِهِ أَوْ فِي رَدِّهِ إِلَيْهِمَا: حَفِظَ سَمْرَةَ. [۲۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید (بن سمرہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید (بن سمرہ) نے حدیث بیان کی، وہ قنادہ (بن عروہ) نے حدیث بیان کی، وہ قنادہ (بن دعامہ) سے، وہ حسن (بصری) سے روایت کرتے ہیں کہ سمرہ (بن جندب) اور عمران (بن حصین رضی اللہ عنہما) نے مذاکرہ کیا تو سمرہ (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی

کہ انہیں نبی ﷺ کے دو سکتے یاد ہیں۔
ایک سکتہ آپ تکبیر (تحریمہ) کے وقت اور
دوسرا سکتہ قراءت سے فارغ ہونے کے
بعد کرتے تھے تو عمران (رضی اللہ عنہ) نے اس کا
انکار کیا۔ پس دونوں نے ابی بن کعب
(رضی اللہ عنہ) کی طرف (تحقیق کے لیے) خط
لکھا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب
دیا کہ سمرہ بن جندب نے یاد رکھا ہے (یعنی
ان کی حدیث صحیح ہے)

(۲۷۷) (صحیح) یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی سند کے ساتھ سنن ابی داؤد
(۷۷۹ عن مسدد، ۷۸۰) سنن ابن ماجہ (۸۴۴) و سنن الترمذی (۲۵۱) میں اور یزید بن
زریج کی سند سے صحیح ابن خزیمہ (۱۵۷۸) میں موجود ہے۔

اسے یونس بن عبید، منصور بن المعمر، حمید الطویل اور اشعث بن عبد الملک نے حسن
بصری سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۳۳۔
راقم الحروف نے نیل المقصود میں بعض تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ حسن بصری کی
سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت صحیح ہوتی ہے کیونکہ وہ سمرہ رضی اللہ عنہ کی کتاب سے روایت
کرتے ہیں۔ لہذا ”حسن عن سمرہ“ کے سلسلہ سند میں حسن بصری کا عنعنہ چنداں مضرب نہیں
ہے۔ دیکھئے نیل المقصود: ج ۳۵۴۔

اثر سابق (حدیث ۲۷۷) کی رو سے ان دونوں سکتوں میں سورہ فاتحہ پڑھ لینی چاہیے۔
۲۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَ
مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ
[۲۷۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابو الولید (ہشام بن

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ
سَكَّتَانِ سَكَّتَهُ حِينَ يُكَبِّرُ وَ سَكَّتَهُ
حِينَ يَفْرُغُ مِنْ قِرَاءَتِهِ، زَادَ مُوسَى
فَأَنْكَرَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوا
إِلَى أَبِي بِنٍ كَعْبٍ فَكَتَبَ أَنَّ صَدَقَ
سَمُرَةَ.

عبدالملک الطیلسی (بن اسماعیل) اور موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ حمید (الطویل) سے، وہ حسن (البصری) سے، وہ سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سکتے کرتے تھے۔ ایک سکتہ (شروع والی) تکبیر کہتے وقت اور (دوسرا) سکتہ قراءت سے فارغ ہونے کے بعد کرتے تھے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے، پس عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

(۲۷۸) (صحیح) ((یکھئے حدیث سابق: (۲۷۷) اسے احمد (۵/۲۰، ۲۱) اور دارمی (۱۲۳۶) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۷۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ:
أَبْنَانَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثَلَاثٌ قَدْ
تَرَكَهُنَّ النَّاسُ مَا فَعَلَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ، كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَامَ

[۲۷۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (الضحاک بن مخلد النبیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن عبدالرحمن) بن ابی ذئب نے خبر دی، وہ سعید بن سمعان سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)

إِلَى الصَّلَاةِ وَيَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تین وَالْقِرَاءَةِ وَيَسْأَلُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَكَانَ کام کرتے تھے جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا يَكْبِرُ فِي خَفْضٍ وَرَفْعٍ ہے۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے (۲) تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ سکتہ کرتے۔ اور اللہ سے فضل کی دعا مانگتے (۳) اور ہر اونچے نیچے پر آپ تکبیر کہتے۔

(۲۷۹) (حسن) اسے ابوداؤد (۷۵۳) ترمذی (۲۴۰) نسائی (۱۲۴/۲ ح ۸۸۴) احمد (۴۳۴/۲، ۵۰۰) اور ابن خزیمہ (۴۵۹، ۴۶۰، ۴۷۳) نے ابن ابی ذئب کی سند سے بیان کیا ہے۔ صحیح ابن حبان (الاحسان: ۱۷۷۴) والحاکم (۱۳۴/۱) ووافقه الذہبی، اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۲۸۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ إِسْكَاتَةً عِنْدَ تَكْبِيرَةٍ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ.

[۲۸۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرہ بن القعقاع سے، وہ ابو زرعہ (بن عمرو بن جریر) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ تکبیر افتتاح کے بعد تھوڑی دیر سکتہ کرتے تھے۔

۲۸۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ
قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا
كَبَّرَ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ﴿الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

رب العالمين ﴿

۲۸۲. قَالَ الْبَحَارِيُّ: تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَ
أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.
[۲۸۲] بخاری نے کہا: اس کی (غندر کی)
متابعت معاذ (بن معاذ) اور ابو داؤد

(سلیمان بن داؤد الطیلسی) نے شعبہ (بن الحجاج) سے کر رکھی ہے۔

۲۸۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ
الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبِقْهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ
إِذَا قَضَى السُّورَةَ قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَتِ
الْمَلَائِكَةُ: آمِينَ. فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُكَ
قَضَاءَ الْإِمَامِ أَمْ الْقُرْآنِ كَانَ قِيمًا أَنْ
تُسْتَجَابَ.

المغضوب عليهم ولا الضالين ﴿٦٠﴾ تو فرشتے کہتے ہیں: آمین، پس اگر تمہاری بات، امام کی فاتحہ پوری ہونے کے ساتھ مل جائے تو یہ اس کے زیادہ مستحق ہے کہ قبول کی جائے۔

(۲۸۳) مَحْجُوز: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۷۔

اس کی سند صحیح ہے۔ بعض الناس نے جدید دور میں بغیر کسی دلیل کے اسے ”شاذ“ قول“ قرار دیا ہے جو کہ ان کے اکابر علماء کی تحقیق کی رو سے بھی غلط ہے۔

۲۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْخَارِئِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ
[۲۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

1 من ع۔

مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
 مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا
 أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا لَمْ تَعْتَدْ
 بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ.

کی، کہا: ہمیں معقل بن مالک نے حدیث
 بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (وضاح بن
 عبد اللہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن
 اسحاق (بن یسار) سے، وہ عبد الرحمن (بن
 ہرمز) الاعرج سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)

سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:
 جب تو لوگوں کو رکوع میں پائے تو اس
 رکعت کو شمار نہ کر۔

(۲۸۴) (حسن) دیکھئے حدیث سابق: ۱۳۱۔
 محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ج ۱۳۲۔



۶. بَابُ: الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا

ظہر (اور عصر) کی تمام: چاروں رکعتوں میں قراءت

۲۸۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ.

[۲۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اسماعیل (بن ابی اویس) نے کہا: مجھے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، وہ ابو نعیم وہب بن کیسان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایسی رکعت پڑھے جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوئی، الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔

(۲۸۵) ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۸۴ ح ۱۸۴) میں موجود ہے اور امام مالک کی سند سے امام ترمذی (۳۱۳) نے اسے بیان کیا ہے۔ ”وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۸۷۔

۲۸۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةِ وَ فِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذَلِكَ .

[۲۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (ضحاك بن مخلد النبیل) نے حدیث بیان کی، وہ (عبد الرحمن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا

(ابوقنادہ الانصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی (پہلی) دو
رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت
پڑھتے تھے۔

(۲۸۶) ترجمہ صحیح ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸، اسے امام نسائی (۱۶۲/۲)
۹۷۶ نے اوزاعی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۲۸۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ
قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ: يُقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَةٍ وَ فِي
الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .
وَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ
إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

[۲۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین) نے
حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسعر (بن کدام)
نے حدیث بیان کی، وہ یزید الفقیر سے
بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن
عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: پہلی دو
رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی
جائے اور دوسری (آخری) دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ
پڑھی جائے اور ہم (آپس میں) باتیں کرتے تھے
کہ کوئی نماز بھی سورہ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔

(۲۸۷) ترجمہ صحیح ((صحیح)) اسے ابن ابی شیبہ (۳۸۱/۱ ح ۳۷۷) نے مسعر سے
آخر میں ”نمازاد“ کے اضافے کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ (۸۴۳) میں یہی
روایت شعبہ عن مسعر بن کدام کی سند کے ساتھ درج ذیل الفاظ میں موجود ہے:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ

من ع۔

الإمام في الركعتين الأولىين بفاتحة الكتاب وسورة وفي
الأخرين بفاتحة الكتاب

وقال البوصيري: "هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات"

﴿٢٨٨﴾: "فَمَا زَادَ" اور "فَصَاعِدًا" کا ایک ہی حکم ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۴۔

۲۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ:
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي
الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَ
يُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَيَطْوِلُ فِي الرَّكْعَةِ
الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا
فِي الصُّبْحِ.

بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور (کبھی کبھار) ہمیں ایک آیت سنا دیتے۔ آپ پہلی رکعت اتنی لمبی کرتے تھے کہ دوسری رکعت اتنی لمبی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح عصر کی نماز پڑھتے تھے اور صبح کی نماز بھی اسی طرح (پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس سے کم) پڑھتے تھے۔

(۲۸۸) ((صحيح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۹۔

۲۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
[۲۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبَادِ بْنِ الْعَوَامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ ﴿سَبِّحْ اسْمَ﴾
 بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، وہ عباد بن العوام سے، وہ (سفیان بن حسین) سے، وہ ابو عبیدہ (المذحجی حاجب سلیمان) سے، وہ انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر (کی نماز) میں ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی۔

(۲۸۹) (صحیح) نیز دیکھئے حدیث: ۲۹۱۔

الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مِقْدَارِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ نَضَرَ بْنَ أَنَسٍ أَوْ أَحَدَ بَنِيهِ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ فَقَرَأَ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ، وَوَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾
 بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن عبد الرحیم المزہار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عفان (بن مسلم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلکین بن عبد العزیز (بن قیس العبدی) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ثنی (بن دینار) الاحمر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبد العزیز بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا: ہم انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے تو ان سے نبی ﷺ کی نماز کی مقدار کے بارے میں

من هاشم ع وجاء في الاصل "سعيد بن جبير" والله اعلم. من ع.

پوچھا تو انہوں نے نصر بن انس یا اپنے کسی بیٹے کو
حکم دیا۔ اس نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔
پس انہوں نے ﴿والممرسات﴾ اور
﴿عم يتساء لون﴾ (دوسورتیں) پڑھیں۔

(۲۹۰) ﴿تَجْعَلُ﴾ ((ضعیف))

① یہ سند ضعیف ہے۔ ثنی بن دینار الاحمر لین الحدیث ہے۔ (تقریب التہذیب:
۶۳۶۸) عبدالعزیز بن قیس العبدي البصري: مجہول الحال ہے، اسے صرف ابن حبان ہی
نے ثقہ قرار دیا ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۱/۵۲۳) وقال ابو حاتم: مجہول
② امام بخاری یہ روایت صحیح احادیث کی تائید میں لائے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں
قراءت کی جاتی ہے۔ یہ ان لوگوں پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ نماز بغیر قراءت کے صرف قیام
کے ساتھ بھی ہو جاتی ہے۔

۲۹۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ * قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ * عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ * بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى *
[۲۹۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں سعید بن سلیمان نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں عباد (بن عوام) نے
حدیث بیان کی، وہ (سفیان بن حسین)
سے، وہ ابو (عبید) سے، وہ انس (رضی اللہ عنہ)
سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی
ﷺ نے ظہر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ
الْأَعْلَى﴾ پڑھی۔

* جَاءَ فِي الْأَصْلِ "سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ" وَأَنْظُرُ الْحَدِيثَ السَّابِقَ: ۲۸۹ * أَنْظُرِ الْحَدِيثَ
السَّابِقَ (۲۸۹) وَجَاءَ فِي الْأَصْلِ "حَدَّثَنِي أَبُو عَوَّانَةَ" وَهُوَ خَطَأٌ.

(۲۹۱) ترمذی: ((صحیح)) دیکھے حدیث سابق: ۲۸۹۔

ﷺ: اصل نسخے میں ”سفیان بن حسین“ کے بدلے ”سعید بن جبیر“ ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔

۲۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍِ الْحَنْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا
كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ
خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ
يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَيُحَرِّكُ
شَفَتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُحَرِّكُ
شَفَتَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ.

۲۹۲ [ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو بکر (عبد الکبیر

بن عبد المجید البصری) الحنفی نے حدیث

بیان کی، کہا: ہمیں کثیر بن زید نے حدیث

بیان کی، وہ مطلب (بن عبد اللہ بن

خطب) سے، وہ خارجہ بن زید سے بیان

کرتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ)

نے حدیث بیان کی،

کہا: نبی ﷺ ظہر میں لمبی قراءت کرتے

تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے رہتے تھے تو میں

یقیناً جانتا تھا کہ آپ ﷺ ہونٹ صرف

اس لیے ہلا رہے ہیں کہ آپ قراءت کر

رہے ہیں۔

(۲۹۲) ترمذی: ((حسن)) اسے احمد (۱۸۲/۵) نے کثیر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے۔

ﷺ: مطلب بن عبد اللہ بن خطب مدلس ہے اور یہ روایت معنعن ہے۔ لہذا سند اضعیف ہے، لیکن اس کے معنوی شواہد موجود ہیں، جن کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔

۲۹۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ:
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ
عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَزَرْنَا قِيَامَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ
قَدَرِ ثَلَاثِينَ آيَةً وَ قِيَامَهُ فِي
الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ
وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْعَصْرِ فِي
الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ
الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْأُخْرَيَيْنِ مِنَ
الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ.

[۲۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم (بن بشیر) نے حدیث بیان کی، وہ منصور بن زاذان سے، وہ ابو الصدیق الناجی (بکر بن عمرو) سے، وہ ابو سعید الخدری (سعد بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ تیس آیات کے برابر اور آخری دو رکعتوں میں ان کے آدھے (پندرہ آیات) کے برابر لگایا اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کے قیام کا اندازہ ظہر کی آخری رکعتوں (یعنی پندرہ آیات) جتنا لگایا اور آخری دو رکعتوں میں ان کا آدھا (یعنی سات آیات) تھا۔

(۲۹۳) (صحیح) ((اسے امام مسلم (۲/۳۷۷/۱۵۶/۴۵۲) نے ہشیم عن منصور عن ولید بن مسلم ابی بشر البجیبی عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابو عوانہ نے ہشیم کی متابعت کر رکھی ہے۔ (حوالہ مذکورہ: ج ۱۵۷/۴۵۲) ﷺ منصور اور ابو الصدیق کے درمیان ولید بن مسلم البجیبی کا واسطہ جزء القراءۃ سے گر گیا ہے۔

۲۹۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۲۹۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

البخاری قال: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مَرَّةٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن عبد اللہ (المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید بن حباب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو الزاہریہ (حدیر بن کریب) نے خبر دی، کہا: مجھے کثیر بن مرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو الدرداء (عویمر بن عجلان رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

(۲۹۴) (صحیح) یہ حدیث پہلے تین دفعہ گزر چکی ہے۔ دیکھئے ۸۳، ۱۶، ۱۷۔

۲۹۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خُبَابًا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا بَأْيَ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابٍ لِحَيْتِهِ.

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے ابا حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مہران) الاعمش نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمارہ (بن عمیر) نے حدیث بیان کی، وہ ابو معمر (عبد اللہ بن سخرہ الازدی) سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہم نے خباب (بن

من ع. وجاء في الأصل "عمران"!

الارت رضى الله عنه سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم ظہر وعصر (کی نمازوں) میں قراءت
کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم
نے کہا: آپ کو اس (قرأت) کا پتا کس
طرح چلتا تھا؟ کہا: آپ کی داڑھی
(مبارک) کے حرکت کرنے کی وجہ سے۔

(۲۹۵) (صحیح) یہ روایت صحیح البخاری (۱/۱۹۲ ح ۷۶۰) میں اسی سند و متن
سے موجود ہے۔

۲۹۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ
وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَ
نَحْوَهُمَا مِنَ السُّورِ.

[۲۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی،
کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ
سماک (بن حرب) سے، وہ جابر بن سمرہ
(رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم ظہر وعصر میں ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾
﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ﴾ اور ان
جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

(۲۹۶) (صحیح) اسے ابو داؤد (۸۰۵) ترمذی (۳۰۷) نسائی (۱۶۱/۲)
ح ۹۸۰ دارمی (۱۲۹۳) اور احمد (۱۰۳/۵، ۱۰۶، ۱۰۸) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت
کیا ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔ سماک بن حرب نے یہ روایت اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔

۲۹۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَنْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۲۹۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں علی (بن عبد اللہ المدینی) نے

كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ
خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ
يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ
يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا
يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوبکر الحنفی
(عبدالکبیر بن عبدالجید) نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں کثیر بن زید (الاسلمی المدنی)
نے حدیث بیان کی، وہ مطلب (بن عبداللہ
بن حطب) سے، وہ خارجہ بن زید (بن
ثابت) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے زید بن
ثابت (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: نبی
ﷺ ظہر اور عصر میں لمبی قراءت کرتے
تھے اور ہونٹ ہلاتے تھے یقیناً میں جانتا تھا
کہ آپ ہونٹ نہیں ہلا رہے ہیں مگر یہ کہ
آپ قراءت کر رہے ہیں۔

(۲۹۷) (حسن) دیکھئے حدیث سابق: ۲۹۲۔

۲۹۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ خَالَسَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، صَلَّى لَنَا الظُّهْرَ فَقَرَأَ ﴿بِالنَّجْمِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ ثُمَّ قَالَ: مَا أَلُوْا أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ هَذَا كَذَابٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِي الْمُخْتَارَ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

[۲۹۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن ابی ہاشم (عبید اللہ بن طراخ) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ایوب بن جابر (بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ بلال بن المنذر (الحنفی الکوفی) سے، وہ عدی بن حاتم (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو سورہ نجم اور السماء والطارق (دوسورتیں) پڑھیں، پھر فرمایا: میں تمہیں نبی ﷺ کی

ہی نماز پڑھاتا ہوں۔

اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ
یعنی مختار (بن ابی عبید) جھوٹا ہے۔ یہ بات
آپ نے تین دفعہ کہی، پھر اس کے تین دن
بعد فوت ہو گئے۔ (رضی اللہ عنہ)

(۲۹۸) (ضعیف) (صحیح) ایوب بن جابر بن یسار: ضعیف ہے (تقریب التہذیب:
۶۰۷) اور بلال بن المنذر: مجهول الحال ہے۔ وَقَالَ فِي التَّقْرِيبِ: مَجْهُولٌ (۷۸۴)
اس روایت کی ایک باطل سند معجم الکبیر للطبرانی (۱۰۱/۱۷، ۱۰۲، ۱۰۳) میں ”عَنْ
إِسْحَاقَ بْنِ إِدْرِيسَ الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
بِلَالِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ“ مروی ہے۔ اسحاق مذکور کذاب متروک
ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (۳۵۲/۱)

۲۹۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ:
(لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ.) (کتاب)
[۲۹۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان
کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث
بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے
حدیث بیان کی، وہ زہری سے، وہ محمود (بن
الربیع رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت
(رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی
ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا
اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۹۹) (صحیح) (صحیح) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے

حدیث: ۲۔

۳۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا
 الْبَخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: (ابن اسحاق الخزازي)
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ (امام بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں
 بَيْعِ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ (امام بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ (الثوری نے حدیث بیان کی، وہ جعفر بن
 أَنْادِي: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ (ابوعلی) بیع الانماط سے، وہ ابو عثمان
 الْكِتَابِ فَمَا زَادَ)) (عبدالرحمن بن مل النہدی) سے، وہ ابو ہریرہ
 (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ
 نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر
 نماز نہیں ہوتی۔ پس جو زیادہ کرے۔

(۳۰۰) (ضعیف): یہ روایت شروع میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۷
 اصل نسخے میں ”قبیصہ“ کے بجائے ”قتیبہ“ ہے۔ واللہ اعلم۔
 (۱۹۰/۱) سے احمد اور ابوداؤد کے علاوہ دارقطنی (۱/۳۲۱ ح ۱۲۱۱) عقیلی (الضعفاء: ۱۹۰/۱)
 ابن الجارود (المنتقى: ۱۸۶ ح ۱۸۶) ابن حبان (موارد الظمان: ح ۴۵۳) حاکم (المستدرک:
 ۱/۲۳۹) وَقَالَ: ”صَحِيحٌ لَا غَبَارَ عَلَيْهِ“ وَوَأَفَقَهُ الدَّهْلِيُّ (بیہقی ۲/۳۷۷)
 (۳۷۵) اور ابونعیم الاصبہانی (حلیۃ الاولیاء: ۷/۱۲۴) نے جعفر بن میمون کی سند سے بیان کیا
 ہے۔ جعفر بن میمون ضعیف ہے۔ جیسا کہ حدیث: ۷ کے حاشیے پر گزر چکا ہے۔ ابن الترمذی
 حنفی نے اس روایت پر جرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ”مَعَ ضَعْفِ جَعْفَرٍ هَذَا قَدْ اخْتَلَفَ
 عَلَيْهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا يَتَغَيَّرُ بِهِ الْمَعْنَى“ (الجوہر النقی: ۲/۳۷۵) یعنی اس
 جعفر کے ضعیف ہونے کے ساتھ اس حدیث میں اس سے بہت زیادہ اختلاف مروی ہے جس
 سے معنی بدل جاتا ہے۔ (یعنی ابن الترمذی کے نزدیک یہ حدیث مضطرب ہے۔)
 جزء القراءۃ کا ترجمہ و تحقیق اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد سے مکمل ہوا۔ والحمد للہ (دسمبر ۲۰۰۳ء)

اطراف الحديث

٢٣٤	آمين .
١٠٠	إِبْدَأْ فَكَبِّرْ وَ تَحْمَدِ اللَّهَ وَ تَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ .
٦٤	أَتَقْرَأُ وَنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟
٢٥٥	أَتَقْرَأُ وَنَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟
٢٢٢	أَخَذَجَتِ النَّاقَةُ إِذَا اسْقَطَتْ .
٩٩	أُخْرِجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ .
١٦٢	إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا .
٢٨٢	إِذَا أَذْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا لَمْ تَعْتَدَ .
١٠٨	إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ .
٢١	إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ .
١١٣	إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ .
١٦٩	إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوها تَسْعَوْنَ .
٢٢	إِذَا ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .
١٥٨	إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ .
٢٣٩	إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَ نَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا .
٩٤	إِذَا حَدَّثْتَ فَبَيْنَ كَلَامِكَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ .
١٣٨	إِذَا خَالَفَ مَنْ لَيْسَ بِدُونِهِ .
١٣٠	إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ .
٢٣٦، ٢٣٣	إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ .
٢٨٣، ٢٣٤	إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَأَقْرَأْ بِهَا .

٢٦٣	إِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا.
١٥٦	إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ.
١٠٤	إِذَا كَانَ الْإِمَامُ يُجْهَرُ فَلْيَبْأَدِرْ.
١	إِذَا لَمْ يُجْهَرِ الْإِمَامُ.
٣٢	إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ.
٥٨	إِذَا نَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.
١٠٠	إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ.
١٦٠، ١٥٩	أَصَلَّيْتُ؟
١٩٣	أَعْتَقَهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.
٨٣	أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟
٣٢، ٢٥	أَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ؟
٢٤٣، ٣٥	
٢٨	إِقْرَأْ فِي الصَّلَاةِ.
٣٤	إِقْرَأْ بِالْحَمْدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
٤٢	إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ.
١٣٢، ٤٢	إِقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيَّ فِي نَفْسِكَ.
٢٥	أَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ.
٤٢	أَقْرَأْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.
٢٦٩	أَقْرَأْ فِيمَا يُجْهَرُ.
٢٦٨	إِقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ.
٢٩٥	أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟
٢٢٢	أَلَا أَصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

- ٢٢٠ أَلَا أُعْطِيكَ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ.
- ١٢٩ أَمْ الْقُرْآنُ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي.
- ٢٢١ أَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ فِي الصَّلَاةِ.
- ٢٣٠ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُتْرَ رُكْعَةً.
- ١٢٢ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَدِّ قُورًا عَلَيْهِ.
- ١٠٢ أَمَرْنَا نَبِيَّنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
- ٨٢ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ.
- ٢٨ أَنْصَتُ لِلْإِمَامِ.
- ٩٠ أَنْ رَجُلًا خَالَجْنِيهَا.
- ٩٨ أَنْ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
- ٩٥ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ يُجْهَرُ.
- ٤٠ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَجِلُ فِيهَا شَيْءٌ.
- ٢٢٨ إِنَّ الصَّلَاةَ الْأُولَى كَانَتْ تُقَامُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
- ٢٠٢ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.
- ٤ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ فَنَادَى.
- ٩٣ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَأَ جُلًّا.
- ٢٢٨ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ لَاءَ رُكْعَةً.
- ٨٢ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِأَصْحَابِهِ.
- ٩١ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ.
- ٢٠٩ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ.
- ١٩٥ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ.
- ٩٢ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ.

- ٢٨٩ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ.
- ٢٩١ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ.
- ٢٨٠ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ إِسْكَاتَةً.
- ١٥٣ أَنَّ هَذَا فِي الصَّلَاةِ إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ.
- ٢٣٦ إِنَّكُمْ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ.
- ١٣٣ إِنَّمَا أَجَازَ إِذْرَاكَ الرُّكُوعَ.
- ٢٦٥ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ.
- ٦٨ إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ.
- ٢٩ إِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ٢٤٤ إِنَّهُ حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَكَّتَيْنِ.
- ٢٣٠ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا.
- ٢١٣ أَنَّهُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ.
- ٢٣٣ أَنَّهُ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِي رُكْعَةٍ.
- ٢٥٨ إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَأُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ.
- ٩٠ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا زَعُ الْقُرْآنِ؟
- ٢٦٢، ٩٨، ٩٦ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي؟
- ٢٥٤ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَأُونَ وَخَلْفَ إِمَامِكُمْ.
- ١٩٢ أَيُّكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ قِرَاءَتِي؟
- ٨٨ أَيُّكُمْ الْقَارِئُ بِسَبْحٍ؟
- ٢٥٩ أَيُّكُمْ قَرَأَ؟
- ٩٠ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبْحٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا.
- ٢٦٠، ٩٣، ٩١ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى.

- ٤١ أَيُّمَا صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
- ٨٠ أَيُّمَا صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ.
- ٤٠ أَيْنَ اللَّهُ؟
- ٢٢٥ تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.
- ٦٣ تَقْرَأُ وَنَ خَلْفِي؟
- ٦٦ تَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ إِذَا كُنْتُمْ مَعِيَ.
- ٢٤٩ ثَلَاثٌ قَدْ تَرَكَهِنَّ النَّاسُ مَا فَعَلَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.
- ١٠٩ جَاءَ رَجُلٌ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.
- ١٦٠ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ.
- ١٩ جُعِلْتُ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا.
- ٢٢١ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
- ٢٩٣ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.
- ١٠٠ ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ﴾
- ٢٥٢ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ.
- ١٣٥ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.
- ١٩٥ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا.
- ١٨ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟
- ١٠٥، ٥٤ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ؟
- ٥١ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ خَطَّابٍ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟
- ٣٩ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ.
- ١٦ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟
- ٢٩٢، ٤١ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟

جزء الثماني

317

- ٩٦ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا.
- ٥٥ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ٦٢ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً.
- ٦٠ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
- ٢٣٢ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْدُبُهَا صَوْتَهُ آمِينَ.
- ٦٥ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ.
- ١٩٢ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً.
- ٢٣١ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.
- ١٣٤ صَلَّى قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا.
- ١٨٦ صَلَّى مَا أَذْرَكْتَ وَأَقْضِ مَا فَاتَكَ.
- ٢٥٨ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ.
- ٢٢٢ صَلَّى عُمَرُ وَلَمْ يَقْرَأْ.
- ٢٥٤ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ.
- ٢٦٠، ٩٠ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيْ الْعِشِيِّ.
- ١٩٣، ١٩٢ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً.
- ٩٨، ٩٦، ٦٢ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ جَهْرٍ فِيهَا.
- ٢٥٤ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ.
- ٢٩٨ صَلَّى لَنَا الظُّهْرَ فَقَرَأَ النَّجْمَ.
- ١٤٥ صَلُّوا مَا أَذْرَكْتُمْ وَأَقْضُوا مَا سَبَقْتُمْ.
- ١١٩، ١١٦ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.
- ١١٨ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
- ١٣٠ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ.

- ٢٨١ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَلَمَّا كَبَّرَ سَكَتَ.
- ١٢٦ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَفْتَسِحُونَ بِالْحَمْدِ.
- ١٢٤ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ.
- ١٢٨ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.
- ٤٠ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ.
- ٦٩ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ.
- ٢٠٠ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي.
- ١٥١، ١٨ ﴿فَافْرَأْ وَمَا تَيْسَّرَ مِنْهُ﴾
- ٢٢٦، ٢٢١ فَرَضَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ.
- ١٦٣ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.
- ٢٩٠ فَصَلَّى بَنَا الظُّهْرَ أَوْ الْعَصَرَ فَقَرَأَ.
- ٢٠٨ فَقَدْ أَذْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ.
- ١٨٨، ١٨٤، ١٦٦ فَلْيُصَلِّ مَا أَذْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ.
- ٢٦، ٢٣ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ.
- ٢٠٩ فَلَوْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَاحِدٌ يَحْكُمُ بِخِلَافِ يَحْيَى.
- ١٩٠، ١٨٩ فَمَا أَذْرَكَ فَلْيُصَلِّ.
- ١٦٥ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا.
- ١٥ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ.
- ١٣ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا.
- ٤٢ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي.
- ٢٢٤ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ.

١٦٥	قَالَ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا.
٢٠٩	قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صَلْبَهُ.
٤١	فَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي.
٢٦	كَانَ رَجَالٌ أَئِمَّةٌ يَقْرَأُونَ.
٢٣٨	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.
٣١	كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْرَأُ.
٣٥	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ.
١٢٢	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.
٤٠	كَانَ نَبِيٌّ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ.
٢٢٤	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى.
٢٤٠	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ.
٢٠٢، ١٩	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ.
٢٩٤، ٢٩٢	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ.
٢٤٨، ٣٣	كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكَّتَانِ.
٥٢	كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
٦١	كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ.
٢٨٦	كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ.
٢٨٨	كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ.
٢٩٦	كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ.
٢٤٩	كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ.
٣٠	كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ.
١٢٢	كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ.

١٢٦	كَانُوا يَفْتَتِحُونَ بِالْحَمْدِ.
١١٤	كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ.
١٢١، ١١٨	كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ.
١٢٥	كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ.
١١٦	كَانُوا يَقْرَأُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ.
٢٢٣	كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
١٣	كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا.
٢٦١	كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا فَهِيَ خِدَاجٌ.
٨٥	كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ.
١٠	كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يَقْرَأُ فِيهَا.
٩	كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا.
١٠١	كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.
١٩٦	كُنَّا عِنْدَ الْمُغِيرَةِ فَقِيلَ: هَلْ أَمَّ النَّبِيُّ ﷺ أَحَدًا غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ.
١٩٦	كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ.
٣٣١	كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ.
٢٥٣	كُنَّا نَسْلِمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا.
١١٠	كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.
١٠٩	كَبَّرْتُ ثُمَّ أَقْرَأُ.
١١٠	كَبَّرْتُ ثُمَّ أَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ.
١١٣	كَبَّرُوا وَأَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ.
١١٥	كَبَّرُوا وَأَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ.
٥٩	لَا تُزَكُّوا صَلَاةَ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطُهُورٍ.

جزء القراءة

321

١٣٢	لَا تَعْتَدُ بِهَا حَتَّى تُدْرِكَ الْإِمَامَ.
٢٠	لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ.
٢	لَا تَقْطَعُ الْيَدَ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ.
٢٢	لَا تَلَاَعُنُوا بِلُغَةِ اللَّهِ.
١٢٨	لَا تَقْرَأْهُ حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَاوَكَذَا.
٢٣٢، ٢٠١، ٨١	لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
٣٦	لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ.
١٠٠، ١٩	لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ.
٨٢، ١٥٣، ٣٠٠	لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ.
٢٩٨	لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
٦٤، ٣، ٢	لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ.
٢٠	لَا صَلَوةَ وَلَمْ يَقُلْ لَا يُجْزِئُ.
٢١	لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ.
١٣٣	لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ.
١٠٦	لَا يَرْكَعَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
١٣١	لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا.
١٣٢	لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ.
٦٥	لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ إِذَا جَهَرَ.
٢٣	لَا يَقْرَأَنَّ إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ.
٢٣	لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ.
٢٩٨	مَا أَلُوْا أَنْ أَصْلِيَ بِكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ.
١٢٢، ١٦٤	مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا.

جزء القراءة 322

١٢٦، ١٢٧، ١٢٨،
١٨٥، ١٨٣، ١٢٢

مَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

٢١٢، ٢٠٥

مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ.

٢١٢

مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ.

٢١٨، ٢١٣، ٢١٠،
٢٢٥، ٢١٩

مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً.

١٩٩، ١٩٤

مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

٤٦، ٢٨٥

مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ.

١١٥، ١١، ٤٨

مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ.

٤٣، ٤٣، ٢٢، ٢٢

٤٢

مَنْ صَلَّى صَلَاةً.

٣٨

مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ.

٢٥

مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ.

٩٨

مَنْ قَرَأَ مَعِيَ؟

٢٢

مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ.

١٥٢

مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا.

١٨

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ﴾

٣٢

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾.

٣٩

وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

٢١

وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي.

٢٣٩

﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ﴾.

٤٣

وَيْلَكَ يَا فَارِسِي إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ.

٢٤٦

يَا بُنَيَّ اقْرَأْ وَأَفِيئَا يَسْكُتُ الْإِمَامُ.

١٦١

يَا سُلَيْكُ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

323 جزاء القارة

٨	يُجْزَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.
٥٢	يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ.
٢٦	يُسَبِّحَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ.
٢٤	يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.
٢٨٤	يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ.
٥٠	يُنْصِتُ لِلْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ.



فهرست الرواة

١٢٦، ١٣٩، ٥٢	آدم بن أبي أياس
٢٦٢، ٢٣٨، ٦٩، ١٠	أبان بن يزيد
١٣٨	إبراهيم؟
١٢٢، ١٠١	إبراهيم بن حمزة
١٢٢، ١٨٠، ٢، ٣	إبراهيم بن سعد
٢٣٤، ١٣٥، ١٢٣	إبراهيم بن المنذر
٢٨٩، ٢٢٢	إبراهيم بن موسى
١٥	إبراهيم بن ميمون الصائغ
٢١	إبراهيم بن يزيد النخعي
٢٨٣، ٤٢	عبد العزيز
٥٢، ١	عبيد الله
١٦١، ٨٥	محمد
٢٦٢، ٩٨، ٩٦، ٩٥	ابن أكيمة الليثي
٢١٦، ٢٠٩، ١٣٠، ١٠٤، ٤٥، ٨	ابن جريج عبد الملك بن عبد العزيز
٢٢٤	ابن حرب محمد
٣٢	ابن خثيم عبد الله بن عثمان
٢٥	ابن سعد موسى
٦٥	ابن ربيعة الأنصاري
٦٠	ابن سيف
١٣٠، ١١٦	ابن عبد الله بن مغفل

١٩٦، ١٣٦، ١٣٩، ٥٨	إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ	ابْنُ عَلِيَّةَ
٣٦، ٣١	عَبْدُ اللَّهِ	ابْنُ عَوْنٍ
٢٣١، ٢٨	عَبْدُ اللَّهِ	ابْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ
٢٥٣		أَبُو الْأَحْوَصِ
١٢٨	حَازِمُ بْنُ حُسَيْنِ الْمِصْرِيِّ	أَبُو إِسْحَاقَ
١٣٤		أَبُو أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ
٢٢٩		أَبُو بَكْرٍ الْجَهْمِيُّ
٢١١، ١٦٩، ١٠٢	عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ	أَبُو بَكْرٍ
٢٩٤، ٢٩٢	عَبْدُ الْكَيْبَرِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْبَصْرِيِّ	أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ
١٩٥، ١٣٥	نُفَيْعٌ	أَبُو بَكْرَةَ
٣٩	عِيسَى بْنُ مَاهَانَ	أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِي
٣١		أَبُو حَيَّانَ
٨٤	مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ	أَبُو حَمْزَةَ
٢٦٥	سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ	أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ
١٩٥	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى	أَبُو خَلْفٍ الْخَزَّازُ
٨٣، ١٨، ١٤، ١٦	عُويَيْرُ بْنُ عَجَلَانَ	أَبُو الدَّرْدَاءِ
٥٣	عَبْدُ اللَّهِ	أَبُو رَافِعٍ
١٩٨، ١٩٠	نُفَيْعُ الْبَصْرِيِّ الصَّائِغِ	أَبُو رَافِعٍ
٨٣، ١٤، ١٦	حَدِيرُ بْنُ كُرَيْبٍ الْحَمَصِيِّ	أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ
١٩٥، ٢٣	مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ تَدْرِسٍ الْمَكِّيِّ	أَبُو الزُّبَيْرِ
٢٨٠	بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ	أَبُو زُرْعَةَ

جزء القراءة 326

أَبُو السَّائِبِ	رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ١٠٠
أَبُو السَّائِبِ	مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ ٤٥، ٤٣، ٤٢
أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ	سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ١٢، ٢١، ٢٥، ٥٤، ١٠٣، ١٠٥، ١٠٦، ١٣٣، ١٥١، ١٦٢، ٢٢٨، ٢٩٣، ٢٥٣
أَبُو سَعِيدٍ	مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ٢٤٥
أَبُو سَلَمَةَ	بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ٣٦، ٨٦، ١٦٩، ١٤٠، ١٤١، ١٤٢، ١٤٥، ١٤٦، ١٤٧، ١٤٨، ١٤٩، ١٨٠، ١٨٢، ١٩٤، ١٩٩، ٢٠٥، ٢٠٨، ٢١٥، ٢١١، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٠، ٢١٦، ٢١٧، ٢٢٠
أَبُو سِنَانٍ	٥٣
أَبُو صَالِحِ السَّمَانِ	ذُكْوَانُ ٨٤، ١٦١، ١٩٨، ٢٢٣، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٦٥
أَبُو صَدِيقِ النَّاجِي	أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو ٢٩٣
أَبُو عَاصِمٍ	الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ١٢١، ٢٤٦، ٢٤٩
أَبُو الْعَالِيَةِ	الْبَرَاءُ الْبَصْرِيُّ ٣٨
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ	مُحَمَّدُ بْنُ مَرْدَاسٍ ١٩٥
أَبُو عُبَيْدِ الْمَدْحِيِّ	حَاجِبُ سُلَيْمَانَ ٢٨٩
أَبُو عُبَيْدٍ	الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ ٢٢٣
أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَلٍ ٨٣، ٩٩، ٣٠٠
أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ	سَعْدُ بْنُ أَيَّاسٍ ٢٣١، ٢٣٢
أَبُو عَلْقَمَةَ	مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ٢٣٦ الْفَارِسِيُّ الْمِصْرِيُّ

أَبُو عَوَانَةَ	الْوَضَّاحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ	٨٩، ٩١، ١٢٢، ١٣٠، ٢٢٦، ٢٩١، ٢٨٢، ٢٦٢
أَبُو فَرْوَةَ الْكُوفِي	مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ النَّهْدِيُّ الْجَهَنِيُّ	٥٢
أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ		٢٥٦، ٢٠٢، ١٩
أَبُو قِلَابَةَ	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْجُرُمِيِّ	٢٥٥، ٢٥٦، ٦٤
أَبُو مِجْلَزٍ	لَا حِقَّ بْنَ حَمِيدٍ	٢٦
أَبُو مَرْيَمَ	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادِ الْأَسَدِيِّ	٥٥، ٢٤
أَبُو مَعْمَرٍ		٢٩٥
أَبُو الْمُغِيرَةَ	عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَذِيلِ الْكُوفِيُّ	٥٣
أَبُو الْمَلِيحِ	بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عَمِيرٍ	٢٦
أَبُو نَضْرَةَ	الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ الْبَصْرِيِّ	١٠٥، ١٠٢، ٥٤، ١٢
أَبُو النُّعْمَانِ	مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السُّدُوسِيِّ	١٦٠
أَبُو نُعَيْمٍ	الْفَضْلُ بْنُ ذَكَّيْنِ الْكُوفِيُّ	١٩٣، ١٦٥، ١٠٨، ٩٠، ٨١، ٢٨
		٢٨٤، ٢٢٩، ١٩٩
أَبُو نُعَيْمٍ	وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ	٢٨٥
أَبُو هُرَيْرَةَ		٤٢، ٤١، ٣٥، ٣٣، ١٥، ١١، ٨، ٤، ٤٢، ٤١، ٤٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧، ٣٦، ٣٥، ٣٤، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٨، ٢٧، ٢٦، ٢٥، ٢٤، ٢٣، ٢٢، ٢١، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥، ١٤، ١٣، ١٢، ١١، ١٠، ٩، ٨، ٧، ٦، ٥، ٤، ٣، ٢، ١، ٠، ٩٩، ٩٨، ٩٧، ٩٦، ٩٥، ٩٤، ٩٣، ٩٢، ٩١، ٩٠، ٨٩، ٨٨، ٨٧، ٨٦، ٨٥، ٨٤، ٨٣، ٨٢، ٨١، ٨٠، ٧٩، ٧٨، ٧٧، ٧٦، ٧٥، ٧٤، ٧٣، ٧٢، ٧١، ٧٠، ٦٩، ٦٨، ٦٧، ٦٦، ٦٥، ٦٤، ٦٣، ٦٢، ٦١، ٦٠، ٥٩، ٥٨، ٥٧، ٥٦، ٥٥، ٥٤، ٥٣، ٥٢، ٥١، ٥٠، ٤٩، ٤٨، ٤٧، ٤٦، ٤٥، ٤٤، ٤٣، ٤٢، ٤١، ٤٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧، ٣٦، ٣٥، ٣٤، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٨، ٢٧، ٢٦، ٢٥، ٢٤، ٢٣، ٢٢، ٢١، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥، ١٤، ١٣، ١٢، ١١، ١٠، ٩، ٨، ٧، ٦، ٥، ٤، ٣، ٢، ١، ٠، ٩٩، ٩٨، ٩٧، ٩٦، ٩٥، ٩٤، ٩٣، ٩٢، ٩١، ٩٠، ٨٩، ٨٨، ٨٧، ٨٦، ٨٥، ٨٤، ٨٣، ٨٢، ٨١، ٨٠، ٧٩، ٧٨، ٧٧، ٧٦، ٧٥، ٧٤، ٧٣، ٧٢، ٧١، ٧٠، ٦٩، ٦٨، ٦٧، ٦٦، ٦٥، ٦٤، ٦٣، ٦٢، ٦١، ٦٠، ٥٩، ٥٨، ٥٧، ٥٦، ٥٥، ٥٤، ٥٣، ٥٢، ٥١، ٥٠، ٤٩، ٤٨، ٤٧، ٤٦، ٤٥، ٤٤، ٤٣، ٤٢، ٤١، ٤٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧، ٣٦، ٣٥، ٣٤، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٨، ٢٧، ٢٦، ٢٥، ٢٤، ٢٣، ٢٢، ٢١، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥، ١٤، ١٣، ١٢، ١١، ١٠، ٩، ٨، ٧، ٦، ٥، ٤، ٣، ٢، ١، ٠، ٩٩، ٩٨، ٩٧، ٩٦، ٩٥، ٩٤، ٩٣، ٩٢، ٩١، ٩٠، ٨٩، ٨٨، ٨٧، ٨٦، ٨٥، ٨٤، ٨٣، ٨٢، ٨١، ٨٠، ٧٩، ٧٨، ٧٧، ٧٦، ٧٥، ٧٤، ٧٣، ٧٢، ٧١، ٧٠، ٦٩، ٦٨، ٦٧، ٦٦، ٦٥، ٦٤، ٦٣، ٦٢، ٦١، ٦٠، ٥٩، ٥٨، ٥٧، ٥٦، ٥٥، ٥٤، ٥٣، ٥٢، ٥١، ٥٠، ٤٩، ٤٨، ٤٧، ٤٦، ٤٥، ٤٤، ٤٣، ٤٢، ٤١، ٤٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧، ٣٦، ٣٥، ٣٤، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٨، ٢٧، ٢٦، ٢٥، ٢٤، ٢٣، ٢٢، ٢١، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥، ١٤، ١٣، ١٢، ١١، ١٠، ٩، ٨، ٧، ٦، ٥، ٤، ٣، ٢، ١، ٠، ٩٩، ٩٨، ٩٧، ٩٦، ٩٥، ٩٤، ٩٣، ٩٢، ٩١، ٩٠، ٨٩، ٨٨، ٨٧، ٨٦، ٨٥، ٨٤، ٨٣، ٨٢، ٨١، ٨٠، ٧٩، ٧٨، ٧٧، ٧٦، ٧٥، ٧٤، ٧٣، ٧٢، ٧١، ٧٠، ٦٩، ٦٨، ٦٧، ٦٦، ٦٥، ٦٤، ٦٣، ٦٢، ٦١، ٦٠، ٥٩، ٥٨، ٥٧، ٥٦، ٥٥، ٥٤، ٥٣، ٥٢، ٥١، ٥٠، ٤٩، ٤٨، ٤٧، ٤٦، ٤٥، ٤٤، ٤٣، ٤٢، ٤١، ٤٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧، ٣٦، ٣٥، ٣٤، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٨، ٢٧، ٢٦، ٢٥، ٢٤، ٢٣، ٢٢، ٢١، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥، ١٤، ١٣، ١٢، ١١، ١٠، ٩، ٨، ٧، ٦، ٥، ٤، ٣، ٢، ١، ٠، ٩٩، ٩٨، ٩٧، ٩٦، ٩٥، ٩٤، ٩٣، ٩٢، ٩١، ٩٠، ٨٩، ٨٨، ٨٧، ٨٦، ٨٥، ٨٤، ٨٣، ٨٢، ٨١، ٨٠، ٧٩، ٧٨، ٧٧، ٧٦، ٧٥، ٧٤، ٧٣، ٧٢، ٧١، ٧٠، ٦٩، ٦٨، ٦٧، ٦٦، ٦٥، ٦٤، ٦٣، ٦٢، ٦١، ٦٠، ٥٩، ٥٨، ٥٧، ٥٦، ٥٥، ٥٤، ٥٣، ٥٢، ٥١، ٥٠، ٤٩، ٤٨، ٤٧، ٤٦، ٤٥، ٤٤، ٤٣، ٤٢، ٤١، ٤٠، ٣٩، ٣٨، ٣٧، ٣٦، ٣٥، ٣٤، ٣٣، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ٢٨، ٢٧، ٢٦، ٢٥، ٢٤، ٢٣، ٢٢، ٢١، ٢٠، ١٩، ١٨، ١٧، ١٦، ١٥، ١٤، ١٣، ١٢، ١١، ١٠، ٩، ٨، ٧، ٦، ٥، ٤، ٣، ٢، ١، ٠، ٩٩، ٩٨، ٩٧، ٩٦، ٩٥، ٩٤، ٩٣، ٩٢

أبو هلال	محمد بن سليم الراسي	١٨٦
أبو الهيثم		١٣٢
أبو وائل	شقيق بن سلمة	٢٨
أبو الوليد	هشام بن عبد الملك	٢٤٨، ٩٨، ٩٢، ١٢
أبو اليمان	الحكم بن نافع	٢٣٩، ٢١٠، ١٢٩
أبو يونس	سليم بن جبير مولى أبي هريرة	٢٤٢
أبي بن كعب		١٩٢، ٥٣، ٥٢، ٣٢، ٢٥
أحمد بن حنبل		١٣٦
أحمد بن خالد		٦٣
إسحاق بن جعفر بن محمد		٢٣٤
إسحاق بن راشد		١
إسحاق بن راهويه		١٨٤، ١١٥، ١١٢، ٩٩، ٣
إسحاق بن سليمان الرازي		٥٣
إسحاق بن عبد الله	بن أبي طلحة	١٢٠، ١١٠ (مولى زائدة: ١٨٣)
إسراييل بن يونس	بن أبي إسحاق	٦٠
إسماعيل بن أبان		٥٥
إسماعيل بن أبي أويس		٩٥، ١٠٢، ١٤٠، ١٨٢، ١٩٦، ٢٨٥، ٢٣٣
إسماعيل بن أبي خالد		٢٣١
إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير		١٢٦، ٤٦
إسماعيل بن عياش		٦٦
أشعث بن أبي الشعثاء		٥٥

٣٨	أَصْبَهَانِي
٤٤، ١١	أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ
١٢٢، ١٢١، ١١٩، ١١٨، ١١٤، ١٢٦	أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
١٢٤، ١٢٣، ١٢٥، ١٢٦، ١٢٧	
٢٢٥، ١٦٨، ١٦٦، ١٦٤، ١٢٨	
٢٩١، ٢٩٠، ٢٨٩	
٢٥٥، ١٩٦، ١٨٨، ١٢٤	أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِي
٢٩٤	أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ
٢١١	أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ يَلَالٍ
٢٢٠	بَشْرُ بْنُ الْحَكَمِ
٢٢٨، ٨٣، ١٦	بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ
٢٦٤، ١٠٠	بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
١١٢	بَكْرُ بْنُ مُضَرٍّ
٢٢٦	بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ
٢٢٢	بِرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
٢٩٨	بِلَالُ بْنُ الْمُنْذِرِ
١٩٢، ١٢٢	ثَابِتُ بْنُ أَسْلَمَ الْبُنَانِي
٢٩٦	جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ
٢٨٤، ٢٨٥، ٢٢٤، ١٦٠، ٢٠	جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
٢٣	جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِي
١٩٢	جَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ
١٣٣، ١٠٦	جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ
٣٠٠، ٩٩، ٨٢، ٤	جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ

٥١	جَوَّابُ التَّيْمِي
١٠١	حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
١٣	حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ
٤٠	حَجَّاجُ بْنُ الصَّوَّافِ
١٢٣، ١١٠، ٦١، ٥	حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ
٢٣٥، ٢٣٢	حَجَرُ بْنُ عَنَسٍ
٢٢٨، ٥٦، ٢٢، ٢٥	حَذِيفَةُ بْنُ يَمَانَ
٢٢٢، ٢٢١	حَارِثُ بْنُ شُبَيْلٍ
٦٥	حَرَامُ بْنُ حَكِيمٍ
١٥٠	حَرَامُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
٢٢٢، ١٩٥، ١٣٥، ٥٩، ٣٢، ٣٠	الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ
٢٨	حَسَنُ بْنُ الْحَسَنِاءِ
١٢٨، ١٠٢	حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ
٢٣	حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ
٩٦	حَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ
١٢	حُسَيْنُ بْنُ ذُكْوَانَ الْمُعَلِّمِ
٦٠	حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
٢٥٩	حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
٢٥٣، ١١٢	حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ
١١٢	حَمَادُ بْنُ أَسَامَةَ
٢٢	حَمَادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ
١٦٠، ١٢٦	حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ

٢٢٨، ١٦٤، ١٦٦، ١٢٦	حُمَيْد الطَّوِيل
١٣١	حَنْظَلَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ
٢٢٤	حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ
٦٤	خَالِدُ الْحَدَّاءِ
٢٩٥	خَبَّابٌ
٣١	خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى
٩٢	خَلِيفَةُ بْنُ خَيْطٍ
٢١٩	خَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ النَّحْوِيِّ
١٥	دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ
١٩٣	ذُرْبُنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْهَبِيِّ
١٠٩، ١٠٨، ٣٩	دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ
أَبُو صَالِحٍ	ذُكْوَانٌ
٩٤	رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّائِي
٢٣٨	رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ
١٥٠	رَجَاءُ بْنُ حَيَّوَةَ
١١٢، ١١١، ١٠٩، ١٠٨	رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ
٤٤، ١١	رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ
٨٢، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٢	زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى
٢٦٠، ٢٥٩، ١٠٠، ٩٣، ٩٣	
٥٩	زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْجَصَّاصِ
١٣٥	زِيَادُ بْنُ حَسَّانَ الْبَاهِلِيِّ الْأَعْلَمِ
٥٢	زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيِّ

جزء القراءة

٢٢٢	زِيَادُ بْنُ عِيَّاضٍ الْأَشْعَرِي
٢٣٩	زَيْدُ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ
٢٢١	زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ
٢٦٤، ٢٦٥	زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ
٢٩٤، ٢٩٢، ٢٢٨، ١٣٢، ٢٥، ٢١	زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
٣٤، ٣٦، ٣٢، ٣١، ٣٠، ٢٩، ١٤	زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ
٦٥	زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ
١٥٩، ٥٠	سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
١٣٠، ١١٦	سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ الْجَرِيرِي
٢٩١	سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِي
٢٤٩	سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ
١٩٣	سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْنَى
١٨٠، ١٩٠، ١٢١، ٩٢، ٢٦	سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ
٢٤٤، ٢٦٢، ١٨١	
١٣٨، ١١٥، ١١٢، ١١٣	سَعِيدُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُقْبَرِي
٢٥٠، ٢٣٩، ١٨١، ١٨٠، ٩٦، ٢٦	سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
١٩٣، ٨٢	سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ الثَّوْرِي
٥٢، ٢٤	سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ
٤٩، ٤١، ٥٦، ٥١، ٨، ٥، ٢	سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
١٤٨، ١٦٢، ١٢٤، ١٢٦، ٨١	
١٩٣، ٢٣٥، ٢٣٢، ٢٢٩	
٣٠٠، ٢٩٩، ٢٨٠	
٢٩٠	سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِي
٢٣٥، ٢٣٢، ١٩٣، ٢١	سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ

١٦١	سُلَيْكُ الْعُطْفَانِي
٥١	سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ فَيَرُوزُ الشَّيْبَانِي
٢٥٢، ٢١١، ١٤٠، ١٠٢	سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
٢٦٣	سُلَيْمَانُ التَّيْمِي
١٩١، ٨٨	سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
١٤٥	سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ
١٩١، ٨٤	سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ الْأَعْمَشُ
٢٤٨، ٢٤٤، ٣٣	سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ
٢٤١	سَهْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ
٦٣	شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ
٥٥	شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
١١٤، ٩٣، ٩٢، ٨٨، ٨٢، ٥٢	شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ
٢٨٢، ٢٨١، ١٣٦، ١١٨	
٢٣٩، ٢١٠، ٢٠٩، ١٦٩	شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ
١٩٩، ١٦٥	شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَوِيِّ
٢٤٣	صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ
٢٤٣، ٦٥	صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ
١٣٢، ٦٢، ٣٠، ٢٣، ٢١، ٩	عَائِشَةُ
٢٦	عَامِرُ بْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيِّ
١٠	عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْأَحْوَلِ
٢٩١، ٢٨٩	عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ
٨١، ٦٦، ٢٥، ٢٢، ٢٣، ٦، ٥، ٢٤، ٣، ٢	عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ
٢٩٩، ٢٥٨، ٢٥٤، ١٥٠	

٤٣، ٢	الدَّوْرِي	عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ
٤٣		عَبْدُ اللَّهِ عَلِيٌّ
٢٨٨، ٢٨٦، ٢٣٨، ١٦٥		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ
١٠٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ
٢٤٣		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيِّ
٢٢٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْظَلَةَ
٣٤، ٣٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ
١٠٠		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُؤَيْدٍ
٢٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ
٢١٤، ٢١٢، ١٤٩، ١٤٣، ١٤١، ١٦٤، ١٣٢، ٦		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ
٢٢٩، ٢٢٤، ٢٢٦، ٢٢٢، ٢٢١، ٢٢٣، ١٨		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ
١٩٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
٨٤، ٦٤		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ: عَبْدَانِ
١٢٠، ٢٩، ٢٨، ٢٣، ٢١		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ
٦٠		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
٢١٣، ١٩٤، ١٦٣، ١٠٩، ٢٩		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارَكٍ
٢١٢، ١٦٢، ٩٦، ٨٣، ٤٩، ١٦		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيِّ
٥٥، ٢١، ٢٨، ٢٤		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
١٤٢، ٤٢		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
٦١		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ
٦٢، ٥٩		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ
١١٥		عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ

٥٣	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْلِ
٢٦	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ
٢٢٥، ٢٠٤، ٢٠٦، ١٨٣	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ
١٣٢، ١٣١، ١٣٩، ١٣٨، ٢	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ الْمَدَنِيِّ
٢٩	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ
١٦٣، ١٢٠، ١١٩، ٢٦	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ
٢٣١	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
٢٨١، ١٣٣، ١٣٢، ١٣١، ١٠٦	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ
٤١	عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَرَقِيِّ
٢١٦، ١٨١، ١٠٤، ٤٥	عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامِ الصَّنَعَانِيِّ
٢٨٣، ٢٤٣، ٤٢	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ
٤٨	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيِّ الْمَدَنِيِّ
١٦٤	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ
٢٩٠	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ
١٨٥، ٤٨	عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَّازِيِّ
٥٨	عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ
١٢٦	عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ
٢٥٠	عُبَيْدُ بْنُ أَصْبَاطٍ
٣٨، ١	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ
٢٢٩، ٢٢٤، ٢٦	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
٢١١، ١١٥، ١١٢، ١١٣	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ
٢٥٥، ١	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الرَّقِيِّ

٥٣	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى
١٣٦، ١٣٢	عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ يَعِيشَ
٦٦	عُتْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
٢٦٤، ١	عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ
٢١٥	عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ
٢٩٨	عُدِي بْنُ حَاتِمٍ
٢١٨، ٢٠٩	عُرَاكُ بْنُ مَالِكٍ
٣٦	عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
١٠٤، ١٥، ١٣، ٨	عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ
٤٠، ٦٩، ٦٨	عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ
٢٩٠، ١٣٠	عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ
١٢٢، ١٢٣، ١٢٢	عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ
٦٣	عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
٤٨، ٤٤، ٤٦، ٤٢، ٤٢، ٤١	عَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
١٨٥، ١٨٣، ٤٩	عَلْقَمَةُ
٢٠٠	
٥٢، ٣٨، ٢٥، ١	عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
٢٩٤	عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ
١٠٩، ١٠٢	عَلِيُّ بْنُ خَلَادٍ
٣٨	عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ الْأَنْصَارِيِّ
١٣٤، ١٣٣، ١٢٤، ١٢٦، ٤١، ٤٢	عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ
١١٢، ١١١، ١٠٨، ١٠٣، ١٠١	عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَادِ الْمَدِينِيِّ
٢٩٥، ٢٨٠	عَمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ

١٣	عَمْرَةَ بْنِ مَيْمُونٍ
٦١	عُمَرَ بْنِ أَبِي سُحَيْمٍ الْهَزِيِّ
٢٢٢، ٢٠٢، ٢٠٣، ١٢٠، ٥١، ٢٥	عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
٢٩٥، ١٢١	عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ
١٢٢	عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ
١٢٣	عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ
٢٥	عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ
٩٢، ٩١، ٩٠، ٨٩، ٨٨، ٨٣، ٥٩ ٢٦٠، ٢٥٩، ١٠٠، ٩٢، ٩٣	عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ
٢٣١	عُمَرَ بْنَ حَارِثٍ
١٦٠	عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ
٦٣	عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ
٦٦، ٦٣، ١٢، ١٠	عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ
٨٥	عُمَرُو بْنُ عَلِيِّ الْفَلَّاسِ
١١٨، ٨١	عُمَرُو بْنُ مَرْزُوقٍ
١٨٦	عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ
٢٥	عُمَرُو بْنُ مُوسَى
١٩٦	عُمَرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ
١٠٠	عِيَّاشُ بْنُ عِيَّاشِ الْقَتَبَانِيِّ الْمِصْرِيِّ
٤٣	عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ
١٦٢	عِيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
١٠٥، ٥٤	عَوَّامُ بْنُ حَمَزَةَ الْمَازِنِيِّ

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

جزء القراءة 339

٢٠٥، ١٨٢، ١٨٣، ٩٤، ٩٥، ٤٢، ٢٦	مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
٢٨٥، ٢٢٥، ٢٠٤، ٢٠٦،	
مبشر بن اسماعيل: ٩٦	١٢٨ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ
٢٩٠	مَثْنَى بْنُ دِينَارٍ
٢٦٢	مَجَاعَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْعُتْكِيُّ أَبُو عُبَيْدَةَ
٢٣٦، ٦٠، ٥٨، ٢٣، ٣٢	مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرِ
١٩٨	مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
١٩٤	مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ
٦٤	مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ
٢	مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلَّاحِمِي أَبُو نَصْرٍ
١٣٢، ١٣١، ٤٣، ٦٢، ٦٢، ٩	مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ
٢٨٢، ٢١٨	
٢٨١	مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: بُنْدَارٍ
٢٨١	مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: غُنْدَرٍ
١١٦	مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ
٢١٨	مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِي
١٨٩، ١٨٤، ١٨٦	مُحَمَّدُ بْنُ سَيْرِينَ
٩	مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِي
٢٤٩، ١٢٩	مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُنَبٍ
محمد بن عبد الرحمن بن زرارعة: ٢٨١	٤٢ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارَبِيِّ
٢٦٦، ٢٦٥، ١١٣، ١١٢، ١١١، ١٠٣، ١٠٢، ١٠١	مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ
٢٤٥، ٢٤٢، ٨٦، ٨٥	مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو اللَّيْثِي

١٢٥	مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ
٢٣٥، ١٤٥	مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
٩٥، ٥٢، ٥٠، ٢٤، ٦، ٥، ٢، ٣، ٢، ١ ١٢٠، ١٦٩، ١٢٢، ١٣١، ٩٨، ٩٤، ٩٦ ١٢٩، ١٤٤، ١٤٦، ١٤٥، ١٤٢، ١٤١ ٢٠٤، ٢٠٥، ١٩٤، ١٨٢، ١٨١، ١٨٠ ٢١٦، ٢١٥، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٢، ٢١١، ٢١٠، ٢٠٨ ٢٩٩، ٢٥٠، ٢٣٩، ٢٢٤، ٢٢٥، ٢١٤	مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ
٢١٣، ١٩٤، ١٠٩	مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلِ الْمَرْوَزِيِّ
١٢٠	مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ
١٩٤	مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو حَفْصَةَ
٢٢٤	مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ
١١٩، ٥٦، ٥١، ٤٨ ٢٥٤، ١٥٠، ٨١، ٦٢، ٦، ٥، ٢، ٣، ٢ ٢٩٩، ٢٥٨	مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ
٢١٦، ٤٥	مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ
٣٨	مُخْتَارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
١٩٢	مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ
١٣١، ١١٣، ١١١، ١٠٥، ٩٣، ٨٩، ٤٠، ٥٤، ٤٤ ٢٩٣، ١٩٦	مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ
٢٨٤	مُسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ
١٢٥	مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ
١٩٢	مُسَوَّرُ بْنُ يَزِيدَ
٢٦٦	مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ
٢٣٨، ٢٩٤، ٢٩٢، ١٦٣	المُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَلٍ
٢٨٢	مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ

جزء القارة 341

٤٠، ٦٩، ٦٨	السُّلَمِي	مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَم
٢٩٢، ٨٣، ١٤، ١٦	الْحَضْرَمِي	مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِح
٢٨٢، ١٣١		مَعْقِلُ بْنُ مَالِك
٢٥٠، ٢١٦، ٢٠٩، ١٩٨، ١٨٢، ٨١، ٢		مَعْمَرُ بْنُ رَاشِد
١٩٦		مُعِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ
٢٥٨، ٢٥٤، ١٥٠، ٦٥، ٦٢، ٢٦		مَكْحُولُ الشَّامِي
٢٩٣		مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ
١٩٢		مَنْصُورُ بْنُ يَزِيدَ (صَوَابُهُ: مَنْصُورُ بْنُ يَزِيدَ)
١٢٢، ٨٩، ٨٦، ٦٩، ١٥، ١٣، ١٠	أَبُو سَلَمَةَ	مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
١٨٨، ١٦٨، ١٥٩، ١٣٥، ١٣١		
٢٨٨، ١٩٢		
١٨١		مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ
٢٢٠		مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
١٣٩	الزَّمْعِي	مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ
٣٦، ٣٠		مَيْمُونُ بْنُ مَهْرَانَ
٢٦		نَافِعُ بْنُ جُبَيْرَ
٦٥		نَافِعُ بْنُ مُحَمَّدٍ
٢٣٩		نَافِعُ بْنُ زَيْدَ
١٢٠		نَافِعُ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ
٢٩٠		نَضْرُ بْنُ أَنَسَ
٢٥٢		نَضْرُ بْنُ شَمِيلَ
٦٣	الْيَمَامِي	نَضْرُ بْنُ مُحَمَّدَ
٢٤٥	الْهَمْدَانِي	هَارُونُ بْنُ الْأَشْعَثِ

جزء الثماني 342

١٢٥	الدستوائي	هشام بن أبي عبد الله
١٨٩، ١٨٤		هشام بن حسان
١٢٨		هشام بن عروة
٢٩٣، ١٨٤		هشيم بن بشير
٦٩، ٦٨		هلال بن أبي ميمونة
٦٨، ١٢		هلال بن بشر
١٣٥، ١٢٣، ١١٠، ١٠٢، ١٢		همام بن يحيى
٢		هشيم بن كليب
٢٣٥، ٢٣٢		وائل بن حجر
١٢٠		وليد بن مسلم
١٦٣		وهب بن زمعة المروزي
١٣٠		وهيب بن خالد
٦١		يحيى بن أبي إسحاق
٢٣٩		يحيى بن أبي سليمان المدني
١٩٩، ١٦٥، ٤٠، ٦٩		يحيى بن أبي كثير
١٤٢، ١٠٦		يحيى بن بكير
٢٠٨	المعافري	يحيى بن حميد
٢١١، ١٤٠	الأنصاري	يحيى بن سعيد
١١٣، ١١١، ١٠٥، ٩٣، ٤٠، ٥٤، ٤٤	القطان	يحيى بن سعيد
٢٣١		يحيى بن سليمان
٦٨		يحيى بن صالح
٦٢، ٩		يحيى بن عباد

٢٠٥	يَحْيَىٰ بْنِ قَزَعَةَ
١٩٢	يَحْيَىٰ بْنِ كَثِيرٍ الْكَاهِلِي
٢٩	يَحْيَىٰ بْنِ مُسْلِمٍ الْبَكَّاءَ
١٢٦	يَحْيَىٰ بْنِ مَعِينٍ
٢١٨	يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمَصْرِي
٢٢٨	يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ
١٥٩	يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
٢٢٢، ١٢٦، ٩٢، ٢٢٢، ١١، ٩	يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
٥١	يَزِيدُ بْنُ شَرِيكَ
٢١٢، ١٢١	يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ
٢٨٢	يَزِيدُ بْنُ الْفَقِيرِ
١١٦، ٦٢، ٥٩، ٩	يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
٢٣٦	يَعْلَىٰ بْنُ عَطَاءٍ
٢٠٣	يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
١٢	يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّلْعِي
٢١٥، ٢١٣، ٢١١، ١٢٩، ٩٦، ٦	يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِي
٢٥٢، ٢١٢	
١٢١، ١٣٢	يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ
٢٦٣	يُونُسُ بْنُ جَبْرِ
١٩٥، ١٨٢	يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ

